www.novelsclubb.com
قرمز
عین الحیات
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

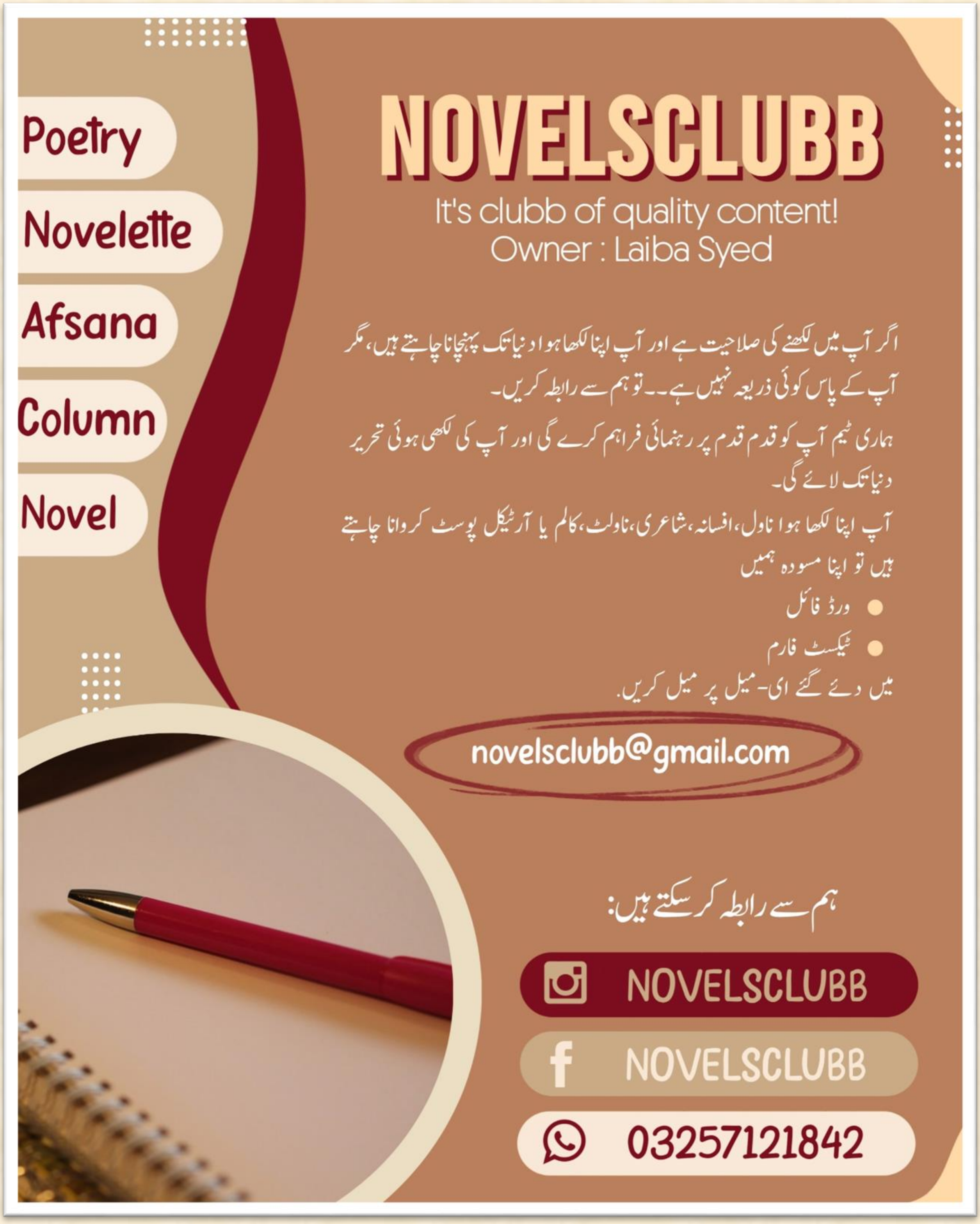

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

قرمز

از قلم

عین الحیات

Clubb of Quality Content!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرمز

از قلم عین الحیات

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایک طلسماتی دنیا،

دو دشمن ریاستیں،

آگ اور آب کی بساط،

سیاہ و سفید کا سنگم،

حق و باطل کی جنگ،

اور اسی جنگ کے سائے میں جنم لینے والی ایک ممنوعہ محبت کی داستان۔

ماضی کے اوراق:

اس کتاب کے نئے صفحے کو پلٹانے کے بجائے اب کے ہم کچھ دیر کے لئے پچھلے اوراق دوبارہ کھول کر ماضی میں جھانکیں گے۔

اُس روز میں، جس روز لییتح عوف کی ایلِف کے گاؤں آمد ہوئی تھی۔

اُسی روز شام کے سمے وہ اپنی وقتی رہائش گاہ کے برآمدے میں لگی میز کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھا ساتھ کھڑے ضیغم کو کوئی ہدایت جاری کر رہا تھا۔

"ہم جب تک یہاں ہے، تم ہمہ وقت لینہ یارا کے اطراف سائے کی طرح موجود رہنا۔ مجھے ان تینوں کے تمام معاملات کی اطلاع چاہیئے۔"

ہاتھ میں تھامی چائے کی پیالی کو وقفے وقفے سے لبوں تک لے کر جاتا، وہ اس قدر سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا کہ اس کی آنکھوں سے سرد سا تاثر جھلکنے لگا تھا۔

مگر اس کے اس مبہم جملے پر ضیغم کچھ الجھن کا شکار ہوا تھا۔کیوں کہ اس جملے میں لینہ کو الگ سے شامل کیا گیا تھا۔

"شہنشاہ آپ۔۔۔صرف شہزادی کی معلومات چاہتے ہیں یا اُن۔۔۔تینوں کی؟"

ضیغم نے آنکھوں کو قدرے چھوٹا کرتے تذبذب کے عالم میں اسے دیکھا۔اور لبوں تک پیالی لے جاتا لیتح کا ہاتھ پل بھر کے لئے تھما۔

پھر اس نے ایک اور گھونٹ بھر کر پیالی دوبارہ میز پر رکھی اور رخ موڑ کر ضیغم کی جانب ان نظروں سے دیکھا کہ ضیغم نے فوراً ہی خشک لبوں پر زبان پھیرتے گردن جھکا دی۔

"مم۔۔۔معذرت شہنشاہ!"

"لینہ یار ایہاں کیا کرتی ہے اس سے مجھے کوئی سروکار نہیں۔مجھے ان تینوں کا لائحہ عمل جاننا ہے بس۔"

وہ کرسی کے اطراف پھیلی اپنی قبا سمیٹتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"بہتر۔"

Clubb of Quality Content

ضیغم نے جھٹ سمجھ کر سر ہلایا۔

جبکہ اپنے کمرے کی طرف جاتا لیتھ کسی خیال کے تحت پل بھر کے لئے ٹھہر کر دوبارہ اس کی جانب گھوما تھا۔

”کتنا بھی اہم معاملہ کیوں نہ ہو، معلومات اکٹھی کرنے کی خاطر ان کے گھر کے اندر داخل مت ہونا۔اُس مکان میں دو عورتیں تنہا رہتی ہیں۔ تمہارا چھپ کر وہاں جانا مناسب نہیں ہو گا۔“

وہ متانت سے کہتا پلٹ گیا۔

اور پیچھے کھڑے ضیغم کی نظریں اس جملے پر بے ساختہ اٹھیں۔

مگر اس نے بنا کچھ کہے سعادت مندی سے گردن اثبات میں ہلا دی۔

پھر دن یوں ہی گزرتے رہے اور ہر روز وہ اسی طرح شام کے وقت اپنی اکٹھی کی گئی معلومات لیتھ تک پہنچاتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک دن۔۔۔

Clubb Quality Content ناولز کلب

"وہ لوگ استا ئجین کی حالیہ پناہ گاہ کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں شہنشاہ۔ کیا ہمیں انہیں بتانا چاہیئے کہ۔۔۔"

"کچھ پہیلیاں لوگوں کو خود سلجھانی ہوتی ہیں۔ ویسے بھی عازسنان کے پاس کافی ذرائع ہیں استا ئجین کی معلومات نکلوانے کے لئے۔"

ضیغم ابھی اپنی بات مکمل کرتا کہ اُس نے درمیان ہی میں اس کی بات کاٹ دی۔ وہ آج بھی پچھلے چند روز کی طرح اس سمے برآمدے میں موجود میز کے ساتھ رکھی کرسی پر براجمان تھا۔

"اب ہمیں ان کا لائحہ عمل معلوم ہے تو کیا ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے؟"

ضیغم کے دماغ میں جو پہلا خیال آیا تھا وہ اس نے لبوں سے باہر نکالا۔ اور اس بات پر لیتیح نے تیزی سے گردن پھیر کر اسے دیکھا تھا۔

"جب تک عازسنان، لینہ یارا کے آس پاس موجود ہے تب تک یہاں سے جانے کا سوچنا بھی مت۔"

وہ یک دم ہی تیزی سے کہتا، اپنی نشست چھوڑ کر اٹھا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔ البتہ پیچھے چھوٹ گئے ضیغم کا دماغ گویا ہل کر رہ گیا تھا۔

”کبھی کہتے ہیں مجھے شہزادی سے کوئی سروکار نہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ عازسنان کے ساتھ اسے تنہا ہرگز نہیں چھوڑنا۔ آخر شہنشاہ چاہتے کیا ہیں؟“

وہ خود کلامی کرتا آگے بڑھنے لگا۔ پھر یک دم ہی کسی خیال کے تحت جھٹکے سے رکا۔

”کیا شہنشاہ یہاں اس لئے تو نہیں آئے کہ وہ شہزادی کو ولی عہد کے ساتھ تنہا نہیں بھیجنا چاہتے تھے؟“

وہ آپ ہی آپ کہتا کچھ سوچ کر مسکرانے لگا تھا۔

”ضیغم، اگر تمہاری فضول حرکات ختم ہو گئی ہیں تو اپنے کام پر لگو جا کر۔“

اسی پل عقب سے آتی لیتھ کی گرج دار آواز پر وہ ہڑبڑا کر سیدھا ہوتا تقریباً بھاگتا ہوا وہاں سے نکلا۔

اب۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جہاں عاز، لینہ اور ایلِف اسٹا ئجین کے بارے میں معلومات نکلوانے کے لئے سر گرم تھے تو وہیں دوسری جانب ضیغم ان کی تمام حرکات کی اطلاع لیتیح تک پہنچانے کے لئے کوشاں۔

اسی ادھیڑ بن میں بلآخر وہ دن آ پہنچا تھا جب ضیغم اپنے کام میں معمولی سی چوک کے بعد لیتیح کے سامنے کسی مجرم کی مانند سر جھکائے کھڑا تھا۔

”مجھے نہیں پتہ یہ سب کیسے ہوا؟ پر میری غفلت ہے۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ جو سزا دیں گے مجھے قبول ہو گی۔“

وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا گردن جھکائے ہوئے تھا۔ جب کہ اس کے ٹھیک مقابل کھڑے لیتیح کے بے تاثر چہرے سے اس کے اگلے ردِ عمل کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔

”تم کہہ رہے ہو کہ جب تم وہاں پہنچے تو تمہیں داخلی گیٹ کے پار باغیچے میں ایلِف خاتون بے ہوش دکھائی دیں۔“ وہ ضیغم کا کچھ دیر قبل کہا گیا جملہ دہرا رہا تھا۔ ”اُس وقت (توقف کیا) کیا لینہ یارا وہاں موجود تھی؟“

اس کا چہرہ ہر تاثر سے عاری تھا مگر آنکھوں کی ساخت پر معمولی سی سرخی پھیلی ہوئی تھی۔

”نہیں۔۔۔ نہیں شہنشاہ، شہزادی مجھے وہاں کہیں نہیں دکھائی دیں۔“

ضیغم نے ذہن میں اُس منظر کو دوبارہ دہراتے ٹھہر ٹھہر کر کہا تھا۔

اور مقابل کھڑا لییتح پھر مزید کچھ بھی سوچ نہ پایا تھا۔اس نے اپنی زمین کو چھوتی قبا کو مخصوص انداز میں جھٹکا اور اس عمل کے بعد وہ دیکھتے ہی دیکھتے ضیغم کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔

پیچھے چھوٹ گیا ضیغم حیران پریشان سا اپنی جگہ سے اٹھا اور پھر فوراً ہی لییتح کے پیچھے روانہ ہوا۔ کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ لییتح اس وقت کہاں گیا ہو گا۔

اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں ایلِف کے مکان کے باغیچے میں موجود تھے۔اس طرح کہ لییتح عوف ایلِف کے نزدیک پنجوں کے بل بیٹھا اپنا ہاتھ اس کے چہرے پر یوں پھیر رہا تھا کہ اس کا ہاتھ ایلف کے چہرے کو چھو نہیں رہا تھا بلکہ اس کے چہرے سے کچھ فاصلے پر ہوا میں معلق تھا۔

لییتح کے اس عمل سے ایک سیاہ روشنی سی پھوٹی اور اگلے ہی لمحے ہوش و خرد سے بیگانہ ایلِف نے آنکھیں کھول دیں۔

"لینہ!"

یہ پہلا نام تھے جو ہوش میں آنے کے بعد اس کے لبوں سے برآمد ہوا تھا۔اور اسی کے ساتھ وہ تیزی سے اٹھ بیٹھی تھی۔ لیتیح بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ دیکھ سکتا تھا کہ ایلِف زخمی ہے۔

”وہ اسٹا نُجین کے لوگ تھے۔وہ اسے لے گئے ہیں۔“

ایلِف اپنے زخم یکسر فراموش کئے اسی تیزی سے اٹھ کر، مضطرب سی لیتیح کے مقابل آ کھڑی ہوئی تھی۔

اس کی گردن پر آئے زخم سے بہتا خون جم چکا تھا۔بازو کے گھاؤ کے باعث آستین خون میں رنگی ہوئی تھی۔مگر فی الحال اسے پرواہ تھی تو بس لینہ کی۔

”شہنشاہ، لینہ یارا کو اسٹا نُجین نے اغوا کرلیا ہے۔وہ لوگ اسے لے گئے ہیں۔“

بے بسی سی بے بسی تھی کہ اس کی آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی۔اور اس جملے پر مقابل کھڑا مرد اپنی جگہ ٹھہر گیا۔ہاں البتہ اس کی آنکھوں کی ساخت پر پھیلی سرخی کی لکیر میں کچھ اور اضافہ ہوا تھا۔

Clubb of Quality Content

"تمہیں یقین ہے وہ اسٹا ئجین کے کارندے تھے؟"

ایلِف کے آخری جملے پر اس نے استفہامیہ انداز میں ابرو اچکائے۔

"میں پُر یقین ہوں، کیوں کہ مجھے زخمی کرنے کے لئے جس خفیہ ہتھیار کا انہوں نے استعمال کیا تھا۔ وہ تنظیمِ قاتلان کا خاص ہتھیار ہے۔ ایسا ہتھیار جو وقتی طور پر انسان کی جادوئی طاقتوں کو مفلوج کر دیتا ہے۔"

وہ سختی سے لب کاٹتی دونوں ہاتھوں کو آپس میں مسل رہی تھی۔ جیسے اپنے اضطراب پر قابو پانا چاہتی ہو۔ اور لیتیح بغور اس کا ایک ایک تاثر دیکھ رہا تھا۔

"اسٹا ئجین کی لینہ سے کیا دشمنی؟"

جانچتی نظروں سے اسے تکتا وہ بولا اور اس سوال پر ایلِف نے رک کر اس کی جانب نگاہیں اٹھائیں، جو اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا۔

کیا وہ مضطرب تھا؟

Clubb of Quality Content

کیا جلد بازی میں تھا؟

کیا فکر مند تھا؟

اندازہ لگانا مشکل تھا۔ کیوں کہ وہ اپنے تاثرات چھپانے میں ایسی مہارت رکھتا تھا کہ جب تک وہ خود نہ چاہے کوئی بھی اس کے احساسات سمجھنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا۔

"لینہ سے نہیں، مگر ولی عہد سے ضرور ہے۔" ایلِف نے نگاہیں پھیر کر دور خلا میں دیکھتے کہنا شروع کیا۔ "کچھ روز قبل ہمارے علم میں یہ بات آئی تھی کہ میرے بابا کے قاتل کا تعلق اسٹاٹجین سے ہے۔ ولی عہد کا کہنا تھا کہ اسٹاٹجین کے سردار کو ہر قتل کی معلومات ہوتی ہیں۔ اسی لئے کل رات وہ ہمیں اس خطرناک سفر سے روک کر تنہا اسٹاٹجین کے علاقے تک جانے کے لئے نکل پڑے تھے۔ مجھے لگتا ہے وہ لوگ ولی عہد کی آمد سے واقف ہیں اور ولی عہد کو پھنسانے کی خاطر انہوں نے لینہ کو نشانہ بنایا ہے۔"

وہ بنا کچھ چھپائے صاف گوئی سے بولی تھی۔

"اسٹاٹجین عام طور پر اپنے خفیہ راز افشا ہونے پر علاقہ تبدیل کر لیتے ہیں۔ ایسے میں کسی ایسی حرکت کا ان سے سرزد ہونا خلافِ توقع ہے۔"

لیتح ہنوز سنجیدہ اور پر سکون تھا۔ مگر اس کی آنکھوں کی ساخت پر پھیلی سرخی میں رفتہ رفتہ

اضافہ ہونے لگا تھا۔

نجانے یہ سرخی بڑھتی کیوں جا رہی تھی؟

"کک۔۔۔ کیا مطلب؟"

ایلِف کا سانس تک رک گیا۔

جبکہ مقابل کھڑا لیتح اب کی بار خاموش رہا۔

ایلف کی بے چینی حد سے سِوا ہوئی۔

"ولی عہد یہاں نہیں ہیں۔ مجھے نہیں پتہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ برائے مہربانی میری مدد کریں۔

میں آپ کے اس احسان کا بدلہ ایک دن ضرور چکاؤں گی۔"

اس کی خاموشی پر الجھن کا شکار ہوتی وہ التجائی لہجے میں بولی۔

دوسری جانب، لیتح کے تاثرات میں معمولی سی تبدیلی آئی۔ وہ ایک قدم آگے بڑھا اور ایلِف

کے چہرے پر نظریں گاڑتا ہوا بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”عازسنان اسٹائجین کے علاقے تک پہنچ چکا ہوگا، تمہیں نہیں لگتا کہ وہ لینہ یار اکو بچا لے گا؟ ویسے بھی میں لیتج عوف ہوں۔ تمہارے مطابق، لینہ کا جانی دشمن لیتج عوف۔“

وہ کیا کہہ گیا تھا۔

ایلِف اپنی جگہ کچھ شرمندہ سی ہوگئی۔

”میری غلطی ہے۔“ پر وہ مزید اس کی کوئی خطا یا گستاخی درمیان میں لاتا کہ وہ فوراً ہی بول اٹھی۔ ”میں نے آپ کو غلط سمجھا۔ میں معذرت خواہ ہوں۔“

اپنی انا کو ایک طرف کرتی وہ لینہ کی خاطر روانی میں معذرت کر گئی تھی۔ لیتج اسے دیکھتا رہا بہت دیر تک، پھر یوں ہی نظروں کا زاویہ بدلتا پلٹا اور ضیغم کو ایک اشارہ کیا۔

اس اشارے پر اگلے ہی لمحے ضیغم نے اپنے کمر بند کے ساتھ لگی ایک چھوٹی پوٹلی سے کوئی شیشی نکال کر ایلِف کی جانب بڑھائی تھی۔

”یہ آلتھس کے جنوبی صحرا میں اُگنے والے سبز پھول سے بنا مرہم ہے۔ یہ زخموں کو جلد بھر دیتا ہے۔ اسے اپنے زخموں پر لگا لیجیے گا۔ شہنشاہ نے ایک بار شہزادی۔۔۔“

"اہمممم!"

ابھی ضیغم اپنی تفصیلی بات سے لیتیح کو کسی شرمندگی کی کیفیت سے دوچار کراتا کہ لیتیح کے غصے سے کھنکھارنے کی آواز نے اسے ہوش دلایا اور اس کی زبان تالو سا جا لگی۔

جبکہ ایلِف جو جانتی تھی کہ ضیغم آگے کیا کہنے والا ہے۔اس کی یک دم خاموش ہوتی زبان اور خوف زدہ چہرے کو دیکھ کر رہ گئی۔

"شکریہ!"

البتہ وہ شیشی اس نے ضیغم کے ہاتھ سے ضرور لے لی تھی۔ مگر اظہارِ تشکر لیتیح کی جانب دیکھ کر کیا تھا۔اور جواباً لیتیح نے اسے جن نظروں سے دیکھا تھا ان نظروں نے ایلِف کی رگوں میں دوڑتے لہو کی گردش تیز کی تھی۔

وہ یہاں آنے سے قبل اپنے مقابل کھڑے اس شخص سے خوف زدہ تھی۔ پچھلے چند دن سے وہ اس کے لئے اپنے اندر غصہ محسوس کر رہی تھی۔

اور آج؟

آج، اسے نہیں معلوم تھا وہ کیسا محسوس کر رہی ہے۔ اس شخص نے اس کی جان بچائی تھی۔ وہ ناصرف اسے بے ہوشی کی کیفیت سے نکال چکا تھا بلکہ اس کی گردن اور بازو کے زخموں کے لئے اسے آلتھس کے خاص سبز پھول سے بنا مرہم بھی فراہم کر چکا تھا۔ اور اب ایلف سمجھنے سے قاصر تھی کہ وہ اس سے کس طرح پیش آئے۔

"کیا آپ استا ئجین۔۔۔؟"

"استائجین کی تنظیم میرے لئے چیونٹیوں کے ایک گروہ کی مثل ہے۔ پر مجھے کب، کس کے لئے، کیا کرنا ہے یہ میں خود طے کرتا ہوں۔"

ایلِف ابھی کوئی سوال پوچھنا چاہتی ہی تھی کہ وہ اپنے ازلی پراسرار لہجے میں کہتا سیکنڈ کے ہزاوریں حصے میں اس کی نظروں سے اوجھل ہوا۔

اور پیچھے ایلِف اس کے جملے میں الجھ کر رہ گئی۔

نجانے وہ لینہ کی مدد کرنے والا تھا یا نہیں؟

یہ سوال اس کے ذہن کے دریچوں سے اندر داخل ہوا۔

اور اسی کے ساتھ اس کے کندھوں پر ڈھیر سارا بوجھ آن گرا۔

☆☆☆☆☆☆☆

شہ مات:

محبت کی دنیا میں چار سو پھیلے قرمزی رنگ نے اس نئے ابھرنے والے منظر کو بھی قرمزی رنگ میں رنگ دیا تھا۔

کیسا قرمزی؟

محبت کے مقامِ عروج سے چھلکتا اور ایثار و قربانی کے جذبات میں لپٹا قرمزی۔

ایک ایسا ایثار جو بہت جلد اس منظر میں داخل ہونے والے پہلے شخص کے حصے میں آنے والا تھا۔

اور ایک ایسا مقامِ عروج جو اس کے اپنے قلب کے لئے زوال بننے والا تھا۔

تو آیئے، دیکھتے ہیں کون ہے وہ پہلا شخص۔

(جمانہ خاتون کے پیغام پر عازرات ہی میں لینہ اور ایلف کو اس خطرناک سفر سے روک کر خود تنہا نکل پڑا تھا۔اس بات سے انجان کہ اس کے پیچھے کیسی اَنہونی سرزد ہونے والی ہے۔

استانجین کا علاقہ ان کی حالیہ رہائش گاہ سے کئی میلوں کے فاصلے پر تھااور اسی باعث وہ وہاں پہنچنے کے لئے اپنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے والی جادوئی تکنیک (ٹیلی پورٹیشن) کا استعمال نہیں کر سکتا تھا۔کیوں کہ ایسا کرنا اس کی اندرونی طاقتوں کو ضرورت سے زیادہ خرچ کرتا اور دشمن سے سامنا کرنے کے لئے اس کی طاقتیں وقتی طور پر ناکافی ہو جاتیں۔ کیوں کہ عالمِ طلسمات میں ہر جادو کی ایک حد مقرر تھی اور اس حد سے تجاوز کرنا انسان کے لئے نقصان دہ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس لئے اس سفر کے لئے اس نے ایک اعلیٰ پائے کے گھوڑے کا استعمال کیا تھا۔

مگر، ہوا یہ کہ آدھے ہی راستے میں ملے ایک بیمار شخص کو دارالشفا پہنچانے کی خاطر اس کے ساتھی کو اپنا گھوڑا فراہم کر دینے کی وجہ سے اسے اپنے مطلوبہ پتے پر پہنچنے میں ضرورت سے زائد وقت لگا۔

اور اس سب کے بعد، جب وہ گھوڑے پر سوار دشمن کے علاقے میں داخل ہوا تو دوسرے روز کا سورج ڈوبنے کے قریب تھا۔

اس کے مقابلے پر اسٹاٹجین کے وہ چار کارندے جنہوں نے لینہ کو اغوا کیا تھا۔اپنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے والی طاقت کو اس طرح استعمال میں لائے تھے کہ ان چاروں نے اپنی اندرونی طاقتوں کا معمولی حصہ اس کام میں یک بارگی صَرف کیا تھا۔اور چار لوگوں کی مشترکہ طاقت نے نا صرف ان کے جادو کو کم خرچ کیا بلکہ عاز کی آمد سے پہلے لینہ یار اکو اسٹاٹجین کے علاقے تک بھی پہنچا دیا۔

اب دیکھنا یہ تھا کہ لینہ یارا کی اسٹاٹجین کے علاقے میں موجودگی، عازسنان پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے؟)

وقت تھارات کا۔

(گہری اور معمہ خیز رات)

اور علاقہ تھا اسٹاٹجین کا۔

(تاریکی اور وحشت کا گڑھ)

اسی تاریکی کے گڑھ میں اس سمے عازسنان اسٹا ئجین کے کارندوں کے مخصوص لباس میں ملبوس، چہرہ سیاہ کپڑے سے ڈھکے، چھپتا چھپاتا سردار کے مکان کے باہر پہنچ چکا تھا۔

اطراف کا پورا علاقہ اس پل خاموشی اور اندھیرے کے حصار میں تھا۔

یہاں تک کہ تمام مکانات کے باہر لگی قندیلیں بھی بجھی ہوئی تھیں۔

بس دور کسی سوکھے درخت کی ٹہنی پر بیٹھے کوّے کی کڑک دار اور کھردری سی کاں کاں کی آواز اس پاکیزہ خاموشی کو وقفے وقفے سے چیر رہی تھی۔

ایسے میں عازسنان محتاط انداز میں یہاں وہاں دیکھتا پھرتی سے آگے بڑھ رہا تھا۔

یہاں تک کہ وہ سردار کے مکان کے پچھلے حصے تک جا پہنچا۔

اس حصے تک جہاں کھڑی گھر کی عقبی دیوار پر وہ اپنی اڑنے کی صلاحیت کو استعمال کر کے با آسانی چڑھ گیا تھا۔

اسی دوران کہیں دور سے آتی کوّے کی دہشت ناک آواز میں اضافہ ہوا۔

Clubb of Quality Content

مگر عاز سنان اس آواز کی مسلسل تکرار کو یکسر فراموش کئے اپنے کام میں منہمک تھا۔

اور اب کے اس سیاہی مائل رات میں، سیاہ لباس میں ملبوس اس دیوار پر چڑھا وہ خود بھی کسی سیاہ سائے کی مانند ہی معلوم ہو رہا تھا۔

اس نے گردن کچھ آگے کو کر کے اندر جھانکا۔ یہاں سے اس مکان کا کھلا صحن اور صحن میں پہرہ دیتے افراد بہ خوبی دکھائی پڑ رہے تھے۔

عاز چند لمحات تک ان کی ایک ایک حرکت کو بغور دیکھتا رہا، پھر اس نے اپنا دایاں ہاتھ ہوا میں بلند کیا۔ اسی پل اس کے ہاتھ سے ایک نیلی روشنی سی پھوٹی جو سیاہی کے اس سیلاب کے بیچ کچھ انوکھی سی معلوم ہو رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے اس نے اس نیلی روشنی کے نشانے پر ان تمام پہرے داروں کو رکھا۔

ایک پل، دوسرا پل، تیسرا پل۔۔۔

اور ابھی عاز اپنا جادوئی وار ان تک پہنچاتا کہ یک دم ہی اس کا ہاتھ جھٹکے سے رکا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنا ہاتھ دوبارہ پیچھے کر لیا۔

اور اب کے وہ کسی خیال کے تحت آنکھیں کچھ چھوٹی کئے بغور اس منظر کو جانچنے لگا تھا۔

کہیں کچھ غلط تھا۔

اسٹائجین کے علاقے میں داخلے سے لے کر اس کا اب تک کا یہ سفر کافی آسان رہا تھا۔ اسے اس پورے راستے میں کہیں بھی کوئی پہرہ دکھائی نہ دیا تھا۔

آخر کیوں؟

اس کے دماغ نے ایک سوال آزاد کیا۔ اور اسی پل، بس اسی پل اس کا دل بے ہنگم دھڑکا۔

دور کسی درخت پر بیٹھے کوّے کی بھدی سی آواز میں بھی مزید شدت آئی۔

اور دوسری جانب، وہ جس تیزی سے دیوار پر چڑھا تھا اسی تیزی سے نیچے اتر کر مخالف سمت کی جانب بھاگا، یہاں تک کہ وہ اس حصے میں جا پہنچا جہاں درمیان میں چلنے کی طویل اور چوڑی روش اور دونوں اطراف قطار در قطار مکانات بنے تھے۔

یہاں پہنچتے ہی اس نے اپنی رفتار سست کی تھی۔ اور خود کو انجان ظاہر کرتا، ایک طرف کو ہو کر مضبوط مگر متوازن چال چلتا آگے بڑھنے لگا تھا۔

پر ابھی وہ اس قطار کے پہلے ہی مکان کے نزدیک پہنچا تھا کہ۔۔۔

اس مکان کی قندیلیں یک دم ہی روشن ہوئیں۔

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہر مکان کے باہر لگی قندیلیں اور مشعلیں جل اٹھیں۔اور کچھ دیر پہلے تاریک اور ویران پڑا یہ علاقہ آباد اور منور ہو گیا۔

"خوش آمدید ولی عہدِ آشائن! آپ کی آمد ہمارے لئے باعثِ شرف ہے۔"

اسی پل ایک پراسرار سی آواز اس کی سماعت میں گونج بن کر ابھری اور اس کے چلتے قدم زنجیر ہوئے۔

نا صرف قدم بلکہ آنکھوں کی پتلیاں بھی ساکت ہوئی تھیں۔کیوں کہ اس کی نظروں کے ٹھیک سامنے درمیانی روش پر دور ایک تخت بچھا تھا۔اسٹا نُجین کے بہت سے کارندے قطار بنائے اس تخت کے دائیں اور بائیں کھڑے تھے۔اور اس تخت پر براجمان تھا اِسٹا نُجین کا سردار۔

پوری کروفر اور تمکنت کے ساتھ۔

اور اس کے ٹھیک ساتھ موجود تھا اس کا مشیر۔

وہ تمام پہلے وہاں نہیں تھے۔ عاز کو یقین تھا۔ مگر یقین تو اسے سردار کے گھر میں باآسانی گھس جانے کا بھی تھا۔

وہ ان تمام کو دیکھتا رہا اور دیکھتا رہا۔ پھر کچھ سوچ کر اپنا ہاتھ چہرے پر ڈلے سیاہ کپڑے تک لے کر گیا اور اس کپڑے کو کھینچ کر اتار دیا۔

اب کے اس کا چہرہ مقابل پر بالکل واضح تھا۔

”کیسے آنا ہوا ولی عہد؟“

وہ قدم قدم چلتا سردار کی جانب بڑھ رہا تھا۔ سردار کے اطراف کھڑے تمام کارندے چونکنا ہوئے تھے۔ جبکہ سردار اسی پراسرار مسکان کے ساتھ اسے تکتا رہا تھا۔

”تو تمہیں معلوم تھا کہ میں یہاں آنے والا ہوں۔“ وہ اس درمیانی روش پر اس کے تخت سے کچھ فاصلے پر ٹھہر گیا۔ ”پھر یقیناً یہ بھی معلوم ہو گا کہ میری آمد کی وجہ کیا ہے؟“

بنا کسی حیرت اور تعجب کا اظہار کئے وہ اس سے اس طرح سوال کر رہا تھا جیسے اسے بتانا چاہتا ہو کہ اس کی اس حرکت نے اسے بالکل بھی متاثر نہیں کیا ہے۔

"معلوم ہے نا۔" سردار پُر لطف انداز میں بولا۔ "ثقلین صامت کی موت کا راز جاننے چاہتے ہیں آپ۔"

اس کا لہجہ اس کے چہرے کے تاثرات سے ذرا برابر میل نہیں کھاتا تھا۔اور عاز کو یہ بات بہ خوبی سمجھ آ رہی تھی۔

"پھر۔۔۔کتنا وقت لو گے جواب دینے میں؟"

عاز بات کو گھمائے بنا مدعے پر آیا۔

اور مقابل بیٹھے شخص کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے ولی عہد؟ پہلے ہماری مہمان نوازی تو دیکھ لیں۔"

لبوں کا ایک سرا اوپر کو اٹھاتے ایک طنزیہ جملہ اس کی جانب اچھالا اور اپنے دائیں ہاتھ کے اشارے سے ساتھ کھڑے آدمیوں کو حرکت میں آنے کا حکم جاری کیا۔

اور اس حکم پر وہ تمام تیزی سے متحرک ہوتے عاز کی سمت لپکے تھے۔عاز کے لبوں پر بھی ایک طنزیہ مسکان ابھری اور اسی کے ساتھ اس نے اپنے ہاتھ کو بلند کر کے ایک مخصوص

اشارہ ان تمام کی جانب کیا۔اور اس اشارے پر نا صرف اس کی تلوار اس کے ہاتھ میں آن ٹھہری بلکہ اس کی تلوار سے نکلا ایک چیرتا ہوا وار، نیلی ترچھی لکیر کی صورت ان تمام کی جانب لپکا اور پلک جھپکتے میں ان سے ٹکراتا نہیں زمین بوس کر گیا۔

”اگر میں نے اس مہمان نوازی کا جواب حقیقی معنوں میں دیا تو اسٹا تُجین کا نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔اس لئے سیدھی طرح میرے سوال کا جواب دے دو، میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔میری تم سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں۔“

اپنی تلوار کی دھار پر شہادت کی انگلی پھیرتے اس نے وقار کا مظاہرہ کیا تھا۔جبکہ مقابل نے اس جملے پر جبڑے بھینچ لئے تھے۔

Clubb of Quality Content

”تمہاری مجھ سے کوئی دشمنی نہیں ہے عازسلان، مگر اسٹا تُجین کے تمہاری طرف بہت سے حساب نکلتے ہیں۔“

وہ کہتے ساتھ آہستہ سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔انداز ایسا تھا جیسے جانتا ہو کہ بِساط ابھی بھی اسی کے حق میں ہے۔جبکہ مقابل کھڑے عاز کو اسٹا تُجین کے اس ”حساب“ کی وضاحت درکار نہ تھی۔کیوں کہ اسے علم تھا کہ سردار کس واقعے کی بات کر رہا ہے۔

"تمہیں لگتا ہے تم مجھے یہاں روک سکتے ہو؟"

عاز نے تمسخرانہ انداز میں ابرو اچکائے۔اور اس بات پر سردار کے چہرے پر دلچسپ تاثرات پھیلے۔

"میں تمہیں نہیں روک سکتا، جانتا ہوں۔اسی لئے تو اسے لایا ہوں جسے دیکھ کر تم یہاں سے جانا پسند نہیں کرو گے۔"

اس کے لبوں پر شیطانی مسکراہٹ رقصاں تھی۔

عاز کو کسی غلطی کا احساس ہوا۔

اس کی اس مسکراہٹ میں کچھ تو عجیب تھا۔

مگر کیا؟

ابھی عاز سوچ ہی رہا تھا کہ سردار نے یک دم ہی پیچھے کو گھومتے اپنا بایاں ہاتھ ہوا میں جھلایا۔

اور اس کے ہاتھ سے نکلی سرخ روشنی عاز کی نگاہوں کے سامنے سردار کے پیچھے کی طرف ایک منظر سا ابھارتی چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک ایسا منظر جو عاز کے قدموں تلے سے زمین کھینچ لینے کے لئے کافی تھا۔

اس کی آنکھوں کی ہئیت تبدیل ہوئی۔

ہاتھ ڈھیلے ہو کر پہلو میں آن گرے۔

صدمہ ایسا لگا تھا کہ الفاظ نے پل بھر کے لئے ساتھ چھوڑ دیا۔

"شہزادی!"

اس کی ساکت ہو چکی زبان نے بہ مشکل حرکت کی۔اب کے اس کی آنکھوں کے ٹھیک سامنے لینہ یارا ایک سرخ جادوئی زنجیر میں جکڑی، ہوا میں معلق تھی۔اور اس کے ٹھیک نیچے لوہے کی بے حد اونچی اور چوڑی سی دیگ نما چیز میں کسی آتش فشاں کے لاوے کے مترادف بھرا ازر دو نارنجی مائع جوش مار رہا تھا۔

"شہزادی!"

عاز کی رنگت تبدیل ہوئی، صاف رنگت میں سرخی سی گھلی۔

اس نے مٹھیاں بھینچ کر کھولیں۔

سارے بدن سے اس وقت دھواں سا نکلنے لگا تھا۔

آنکھوں سے لہو بہنا شروع ہو چکا تھا۔

اور اسی کیفیت میں اس نے ایک، بس ایک اشارہ سردار کی جانب کیا۔اور اس کے ہاتھ سے نکلی نیلی روشنی سردار کی گردن کے گرد پھندا سا ڈال گئی۔

”جابر عالم (سردار کا نام) اگر انہیں ایک کھروچ بھی آئی تو تمہاری جان لے لوں گا میں۔“

وہ بری طرح دھاڑا تھا۔

مگر دوسری جانب، سردار کے اطراف جمع ہو چکے اسٹا ئجین کے بقیہ کارندے یک بارگی عاز کی سمت لپک کر اس پر چاروں اطراف سے پے در پے جادوئی وار کرنے لگے تھے۔عاز نے ان کے حملوں سے بچنے کی خاطر اپنی توجہ سردار سے ہٹا کر ان کی جانب لگائی۔

اور عاز کی گرفت سے آزاد ہوئے سردار نے تیزی سے لینہ کی جانب اپنا ہاتھ بلند کیا۔اور ہوا میں معلق لینہ نیچے کو لپکی۔اسی پل اس کی تیز چیخ نے عاز کا دل بند کیا تھا۔

”شہزادی!“

وہ جو بقیہ افراد سے نمٹتا مشیر کے جادوئی وار الٹنے میں مصروف تھا۔اب اسے یوں ہی چھوڑتا اپنی اڑنے کی صلاحیت کو استعمال کرتا لینہ کی سمت بڑھنے لگا تھا۔ مگر اس سے پہلے وہ اس تک پہنچتا کہ مشیر نے عقب سے ایک جان لیوا وار اس کی جانب کیا۔اور وہ جو اس حملے کے لئے پہلے سے تیار نہ تھا اپنے کندھے پر آئے اس خنجر نما جادوئی گولے کی تاب نہ لاتا، لہراتا ہوا دوبارہ زمین تک آیا۔اور اب کے اس کا کندھا بری طرح زخمی ہو چکا تھا۔

جبکہ سردار نے لینہ کو اس آتش فشاں کے کافی نزدیک لا کر واپس ہوا میں روک دیا تھا۔

اور اسی پل دوبارہ عاز کی جانب گھوما تھا۔ جس کے کندھے سے رستے خون کے ساتھ منہ سے بھی خون کے چند قطرے باہر آئے تھے۔

''اب کیا کہتے ہو عاز سنانِ؟ چونک گئے نا میری جرأت پر؟''

وہ جسے معلوم تھا کہ بازی اسی کے ہاتھ میں ہے اب مزید پر جوش ہو گیا تھا۔اور عاز نے اس جملے پر اسے یوں دیکھا تھا جیسے زندہ نگلنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

''تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کہ تم نے کیا کیا ہے جابر۔''

Clubb of Quality Content

وہ کسی زخمی شیر کی مانند لہو چھلکاتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ مگر مشیر کا وہ خفیہ وار کافی کڑا ثابت ہوا تھا کیوں کہ اس وار میں کچھ ایسا تھا جس نے اس کی جادوئی طاقتیں وقتی طور پر بے کار کر دی تھیں۔ وہ اپنے جادو کا استعمال نہیں کر پا رہا تھا۔

یوں ہی تو نہیں اِسٹا نُجین کو خفیہ جادوئی ہتھیاروں میں ماہر مانا جاتا تھا۔

"چچ چچ۔۔۔" سردار نے مصنوعی تاسف کے عالم میں نفی میں سر ہلایا۔ "رسی جل گئی مگر بل نہیں گیا۔ بھولو مت، میرا ایک اشارہ اور تمہاری شہزادی (ڈرامائی انداز میں توقف کیا) بھسم!"

وہ استہزائیہ ہنس رہا تھا۔ اس کے نزدیک کھڑے مشیر کے چہرے پر بھی تمسخر تھا۔ اور اس پل عاز کو اپنا آپ بے بس لگا تھا۔ اس نے نظریں گھما کر ہوا میں معلق، جادوئی زنجیر میں جکڑی لینہ کو دیکھا جو خوف کے عالم میں کپکپا رہی تھی۔ پھر دوبارہ ان کی طرف نگاہیں گھمائیں۔ اور کچھ سوچ کر لبوں کو حرکت دی۔

"کیا چاہتے ہو تم مجھ سے؟"

وہ عاجز آ چکا تھا۔ مگر اس کا لہجہ ہنوز ہموار تھا۔

"یہ ہوئی نا بات۔"

سردار اس سوال پر تالی بجاتا، جگہ جگہ زمین پر گرے، درد سے کراہتے لوگوں کے درمیان سے گزرتا، قدم قدم چل کر دوبارہ اپنے تخت پر جا بیٹھا۔

اسٹائجین کے کئی کارندے اب بھی صحیح سالم اس کے ساتھ موجود تھے۔ جبکہ مشیر عاز کے پاس ہی ٹھہرا ہوا تھا۔

"بات بس اتنی ہے عاز سنان۔۔۔" اپنے تخت پر آرام دہ انداز میں ٹکتے اس نے مشیر کی جانب ایک اشارہ کیا اور مشیر نجانے کہاں سے ایک پیالہ برآمد کرتا اسے عاز کے پاس لے آیا۔ "ہاں، تو بات بس اتنی ہے کہ تمہیں یہ زہر کا پیالہ ختم کرنا ہے۔ اس کے بعد تم شہزادی کو یہاں سے لے جا سکتے ہو۔"

اس نے یہ بات اس قدر آرام سے کہی تھی کہ اگر عاز کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اس کا حلق اس بات پر ضرور خشک ہوتا۔

مگر عاز انہی خوں خوار نظروں سے اسے تکتا اپنے طیش کا واضح اظہار کر رہا تھا۔

"بے فکر رہو ولی عہد، اس زہر سے تم فوراً نہیں مرو گے۔" عاز کے خاموش سوال کو سمجھتے اس نے جیسے اسے اطمینان دلانا چاہا تھا۔ "شہزادی کو یہاں سے لے کر جانے کے لئے تمہارے پاس کافی وقت ہو گا۔ کیوں کہ یہ زہر رفتہ رفتہ اثر کرتا ہے۔ یہ پہلے تمہاری طاقتوں کو جڑ سے ختم کرے گا، پھر تمہاری ہڈیوں اور اندرونی اعضا کو گلائے گا، پھر تمہارے جسم سے خون کے ایک ایک قطرے کو نچوڑ لے گا۔ یہاں تک کہ تمہارا جسم تکلیف سے پھٹ پڑے گا۔ اور تم ایک ماہ کے اندر اندر دردناک موت مرو گے۔ یاد رکھنا! تم کتے کی موت مرو گے عاز سنان۔"

وضاحتی انداز میں کہتے ہوئے آخر تک جا کر اس کا لہجہ جارحانہ ہو گیا تھا۔ جبکہ ہوا میں معلق لینہ کی چیخ سی نکلی تھی۔

"عاز۔۔۔ عاز نہیں!"

وہ زار و قطار رونا شروع ہو چکی تھی۔

عاز نے ایک نظر اسے دیکھا، پھر نگاہیں پھیر لیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اسے یوں اذیت میں دیکھنا آسان نہ تھا۔ وہ ایک بار پہلے اسے اذیت کے مرحلے میں تنہا چھوڑ چکا تھا۔ اس بار نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔

"میں کیسے یقین کرلوں کہ اس کے بعد تم مجھے شہزادی کو یہاں سے واپس لے جانے دو گے؟"

عازنے اسے آزمانا چاہا۔

اور مقابل بیٹھے مرد نے متاثر ہوتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"اچھا سوال ہے، مگر کیا تمہیں معلوم ہے عازسنان کے عالمِ طلسمات میں ایک کہاوت مشہور ہے۔" تمہید باندھی، پھر کافی دیر بعد دوبارہ بولا۔" جابر عالم ایک نہایت سفاک انسان ہے، مگر وہ اپنی بات سے کبھی نہیں پھرتا۔ اس لئے۔۔۔ میرا انتقام تم سے ہے، تمہیں تمہارے انجام تک پہنچا کر میں شہزادی کو آزاد کردوں گا۔"

اس نے اس گفتگو میں پہلی بار سنجیدگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ اور اب کے عازسنان نے لینہ کی مسلسل نفی میں ہلتی گردن اور چیخوں کو نظرانداز کرکے وہ پیالہ مشیر کے ہاتھ سے تھام لیا تھا۔

مشیر اور سردار کے لب فاتحانہ مسکرائے۔

"عاز نہیں!"

دوسری جانب، لینہ چلا رہی تھی۔ وہ تڑپ رہی تھی۔ اور عاز سنان کی آنکھوں کے سامنے اس کی زندگی کے حسین ترین لمحات رقص کر رہے تھے۔

اس کی آنکھیں نمی کو مسلسل اندر اتارنے کی کوشش میں سرخ پڑنے لگی تھیں۔

مگر یہ اس کی محبت کا مقامِ عروج تھا۔

اور اس مقامِ عروج پر پیش کیا گیا ایثار اس کی ذات کو زوال مگر اس کی محبت کو دوام بخشنے والا تھا۔

عاز نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔ لینہ کی دردناک چیخیں اس کے کانوں میں صور پھونک رہی تھیں۔ مگر وہ یہ کر سکتا تھا۔ لینہ یارا کی خاطر وہ یہ کر سکتا تھا۔

اس نے ایک سرد آہ بھری اور پھر لینہ کی آواز پر توجہ دیئے بنا زہر کا پیالہ لبوں سے لگا گیا۔

ایک پل، دوسرا پل۔۔۔ پھر کئی ایسے خاموش پل۔

لینہ ان جادوئی زنجیروں سے خود کو آزادی دلانے کی کوشش میں ہلکان ہوتی رہی اور عاز سنان وہ سارا زہریلا مائع اپنے اندر اتار گیا۔

یہاں تک کہ ان تمام کی نگاہوں کے سامنے عاز کے سینے میں درد کی تیز لہر سی اٹھی، زہر کا خالی ہو چکا پیالہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرا اور وہ خود بھی گھٹنوں کے بل زمین سے آن لگا۔ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی زمین پر ٹکائے اب وہ ضبط سے لب بھینچ چکا تھا۔ مگر جیسے جیسے وہ مائع اس کے اندر اترتا جا رہا تھا ویسے ویسے اس کے بدن کی تمام رگیں واضح ہو کر پھڑ پھڑانے لگی تھیں۔ اس کی پیشانی سے گزرتی رگ۔ گردن پر نمودار ہوتی رگ، اس کے ہاتھوں کی رگیں۔ یوں پھڑ پھڑا رہی تھیں جیسے اس کے بدن پر سانپ رینگ رہے ہوں۔

کئی دہشت ناک لمحے یوں ہی گزرے، اور پھر اپنی انتہا بلندی پر پہنچ کر وہ درد رفتہ رفتہ سمٹتا چلا گیا اور عاز کا جسم اپنے اصل کی طرف لوٹ آیا۔ وہ کافی دیر تک یوں ہی جھکا چند گہرے سانس لیتا رہا پھر اپنی تمام ہمت مجتمع کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

اور اب کے وہ ایک بار پھر سردار کے مقابل تھا۔

"شہزادی کو آزاد کرو، تمہارا انتقام پورا ہو چکا ہے۔"

Clubb of Quality Content

اپنی زندگی کے اگلے ایام سے یکسر لاتعلق وہ دوٹوک لہجے میں بولا، یوں جیسے اس وقت واحد ضروری کام لینہ کی حفاظت ہو۔

اور جابر عالم اسے انہی سنجیدہ نظروں سے تکتا ایک بار پھر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔

"آج عازسنان تم نے جرأت کی ایک مثال قائم کی ہے۔ مگر افسوس جس کی خاطر قائم کی ہے وہ تم سے مخلص نہیں۔ کیا تم واقعی اسے بچانا چاہتے ہو؟"

وہ اسے باتوں میں الجھانا چاہتا تھا اور اس بے تکے سوال پر عاز کے کان کی لوئیں سرخ ہوئی تھیں۔

"جتنا کہا ہے اتنا کرو جابر، تم جیسے لوگوں کے معاملے میں ویسے بھی میرا صبر کافی محدود ہے۔"

اس نے چبا چبا کر الفاظ ادا کیے۔

اور سردار کے چہرے کے زاویے بگڑے۔ مگر پھر بھی وہ پیچھے کی جانب پلٹ ہی گیا تھا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"آزاد کروانا چاہتے ہو اپنی شہزادی کو۔" توقف کیا۔ "لو، کر دیتا ہوں تمہاری شہزادی کو بھی آزاد۔"

اس نے عجیب انداز سے کہتے لینہ کی سمت ایک اشارہ کیا۔ اس اشارے پر اس کی جادوئی زنجیر ٹوٹ گئی تھی۔ پھر اس نے ایک دوسرا اشارہ لینہ کی جانب کیا جو اسے رفتہ رفتہ اس دہکتی آگ کے دیگچے سے دور کرتا اوپر اور اوپر بلند کرنے لگا۔

لینہ کافی اوپر کو اٹھ چکی تھی۔ مگر دیگچہ ہنوز اس کے نیچے ہی تھا۔ عاز بے چین سا منتظر نظروں سے اسے تک رہا تھا۔

وہ کب نیچے آئے اور وہ اسے یہاں سے لے کر واپس لوٹے۔

"عاز سنان تم نے میرے استادِ محترم اور اسٹا تجین کے چالیس افراد کو قتل کیا تھا۔" دوسری جانب سردار لینہ کو مزید اوپر بلند کرتا تمہید باندھ رہا تھا۔ عاز کی بے چینی کچھ اور بڑھی۔ "میں نے آج اپنے استادِ محترم کا بدلہ مکمل کیا ہے۔ مگر مجھے اندازہ نہیں تھا کہ شہزادی تمہیں اتنی عزیز ہیں۔" جابر کا انداز کچھ تبدیل ہوا تھا۔ عاز کے دل کو کسی نے مٹھی میں لے کر زور سے بھینچا۔ "پر خیر۔۔۔ آزاد تو میں اسے ضرور کروں گا۔ یہ لو۔۔۔ کر دیا آزاد۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سردار نے اپنا ہاتھ جھٹکے سے پیچھے کیا اور اوپر، بہت اوپر بلند ہوئی لینہ نیچے دیگچے کی جانب آئی۔

”آآآآں!“

لینہ کے لبوں سے چیخ سی برآمد ہوئی تھی۔

”شہزادی!“

اور عاز کا دل کیا تھا کہ وہ پوری دنیا کو آگ لگا دے۔

وہ تیزی سے آگے کو بھاگا۔

لینہ نیچے کی جانب گر رہی تھی۔

اور جابر عالم بھرپور قہقہہ کے ساتھ ہنسنے لگا تھا۔

فتح کا قہقہہ۔

سرشاری کا قہقہہ۔

دشمن کے نامراد ہونے کا قہقہہ۔

”شہزادی!“

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شہزادی!"

البتہ اس پل عاز کی تمام صلاحیتیں مفلوج ہو چکی تھیں۔ وہ اڑ نہیں سکتا تھا۔ وہ جادو کا استعمال نہیں کر سکتا تھا۔

مگر اس کے باوجود وہ دیوانہ وار آگے کو بھاگ رہا تھا۔

لمحے کا کھیل تھا، لینہ یارا اس چنگھاڑتی آگ کے بے حد نزدیک تھی۔ اس کا بدن آگ کی گرمی سے تپنے لگا تھا۔

بس۔۔۔ بس وہ اس ابلتے آتش فشاں میں گرنے کے قریب تھی۔

عاز کو لگا اس نے لینہ کو کھو دیا ہے۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا گھٹنوں کے بل نیچے گرا۔

اس کی آنکھوں کے آگے دھند سی چھانے لگی۔ پسِ منظر میں کہیں سے جابر کے قہقہے سنائی دے رہے تھے۔ فضائیں سوگ وار سی ہو چلی تھیں۔

اور لینہ یارا اس آگ میں مکمل گُم ہوتی جا رہی تھی۔

عاز کی بائیں آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر پھسلا۔ وہ جسے ہمیشہ اپنی جادوئی طاقتوں پر ناز تھا آج اسے بچانے میں ناکام ٹھہرا تھا، جس کی حفاظت وہ سب سے زیادہ کرنا چاہتا تھا۔

ایک لمحے نے ہر چیز بدل دی تھی۔

اُس ایک غیر متوقع لمحے نے۔

اس کی آنکھوں کے آگے چھائی دھند میں اضافہ ہوا۔ سوگوار ہواؤں میں بھی اضافہ ہوا۔

اسے محسوس ہونے لگا تھا کہ ہواؤں میں ایسی شدت آگئی ہے جیسے کوئی طوفان ہو جو سب کچھ اکھاڑ پھینکنا چاہتا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے لیے زمین پر جمار ہنا مشکل ہوا۔

ہوائیں اس کے وجود سے ٹکراتیں اسے اپنی جگہ سے ہلانا چاہ رہی تھیں۔

نجانے یہ طوفان کہاں سے آیا تھا؟

طوفان؟

اور پھر اچانک، بہت اچانک کسی خیال کے تحت عازنے تیزی سے پلکیں جھپکائیں۔اس کی آنکھوں کے آگے چھائی دھند چھٹ گئی تھی۔ مگر مکمل نہیں۔

اور اب کے اس کے سامنے ایک دھندلا سا منظر نمودار ہوا تھا۔

دھندلا، مگر نیا اور منفرد منظر۔

عازنے دیکھا، اس نے دیکھا کہ ایک سیاہ دھویں کا مرغولہ اطراف کی ہر چیز تہس نہس کرتا جا رہا ہے۔

استانجین کے تمام لوگ اس دھویں کی لپیٹ میں تھے۔ان کے جھونپڑی نما گھر اس دھویں کی شدت کے باعث تھر تھرانے لگے تھے۔

مٹی، گرد و غبار اور درختوں کے پتے گول گول اس مرغولے کے ساتھ گردش کر رہے تھے۔یہاں تک کہ وہ مرغولہ ان لوگوں کو اٹھا اٹھا کر زمین پر پٹختا جا رہا تھا۔ان کے گھر ایک ایک کر کے زمین سے اکھڑ کر تباہ و برباد ہونے لگے تھے۔

بس تھوڑی ہی دیر میں اس سیاہ دھویں کے مرغولے نے استانجین کے علاقے میں ایسی تباہی مچا دی تھی کہ سب کچھ اجاڑ ہو گیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

قہقہوں کی آوازیں فنا ہو چکی تھیں اور چیخ و پکار مچ گئی تھی۔

وقت یوں ہی سرکتا جا رہا تھا۔

سردار سمیت اسٹا نجین کے تمام کارندے، بچنے کی خاطر یہاں وہاں بھاگتے ہوئے اب بے بس ہو گئے تھے۔ ان کے مکانات پوری طرح اجڑ گئے تھے۔

اور پھر،

اپنے جوش کی بلندی پر پہنچ چکا وہ سیاہ دھویں کا مرغولہ رفتہ رفتہ فضا میں تحلیل ہونا شروع ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مگر۔۔۔

اس سب سے آگے، شہنشاہ لیتح عوف لوہے کے بڑے سے دیگچے کے نزدیک ہوا میں بلند ان تمام افراد کو اپنی مکمل سرخ آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ ہواؤں کی شدت کے باعث اس کی سیاہ قیمتی قبا پیچھے کو اڑ رہی تھی۔ سر پر سجا بھاری تاج اور چہرے پر چھائے کرخت تاثرات، وہ اس سے حقیقت میں طاقت کا منبع معلوم ہو رہا تھا۔

اس کے ٹھیک برابر میں عین آخری لمحے میں بچالی گئی لینہ یارا بھی اسی طرح فضا میں معلق تھی۔

"جابر عالم۔۔۔تم نے اپنی موت کو خود دعوت دی ہے۔"

اپنی سرخ آنکھوں سے اس نے تمام زمین بوس افراد کو گھورا۔اور آخر میں اسٹا ئجین کے سردار کے وجود پر نظریں گاڑیں۔جو یوں آنکھیں پھاڑے اوپر کی سمت دیکھ رہا تھا جیسے یقین کرنا مشکل ہو کہ اس کے سامنے واقعی شہنشاہ لیتح عوف موجود ہے۔

”شش۔۔۔ شہنشاہ!“

اس کا دم خشک ہوا۔ اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ لییتح عوف یوں اس طرح یہاں وارد ہو سکتا ہے۔

دوسری طرف، لییتح نے برابر موجود، ہوا میں معلق لینہ کو ہاتھ کے اشارے سے نیچے عاز کے برابر میں لا کھڑا کیا۔ پھر اس لوہے کے چوڑے اور بے تحاشا اونچے دیگچے کو بغور دیکھا۔

کئی پل، کئی لمحے۔۔۔

یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی سرخی میں مزید اضافہ ہوا اور اس نے ایک ادا سے اپنی انگلیوں کو گھماتے یک دم ہی انہیں مٹھی صورت بند کیا۔ اور اس کے اس عمل سے وہ دیگچا پھٹ پڑا۔

اور اس میں سے نکلا زرد و نارنجی کھولتا ہوا مائع اس کے دوسرے اشارے پر کئی لکیروں کی صورت ڈولتا ہوا، صرف اور صرف اسٹاغجین کے کارندوں کی سمت لپکا اور ایک ایک کر کے انہیں بری طرح جھلساتا چلا گیا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہاں کہرام برپا ہو گیا تھا۔چند لمحات قبل مدھم پڑی چیخ و پکار دوبارہ جوش پر پہنچ چکی تھی۔لوگ جو ابھی دھویں کے مرغولے کے آسیب سے ڈھنگ سے باہر بھی نہ نکل سکے تھے،اب اس کھولتے مائع کو اپنی طرف آتا دیکھ ایک بار پھر یہاں وہاں بھاگنے لگے تھے۔

لینہ یارا سہم کر عاز کی اوٹ میں ہوئی۔جو اسے صحیح سلامت دیکھ کر ہنوز سحر زدہ تھا۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"

وہ اس دہشت ناک منظر کو فراموش کیے لینہ کی جانب متوجہ ہوا۔اور لینہ نے اثبات میں گردن ہلائی۔

جبکہ فضا میں بلند لیتھ ہوا کے دوش پر اڑ کر نیچے آتا،اپنی قبا پھیلاتا ہوا،اس تخت پر جا کر بیٹھا تھا جہاں کچھ دیر قبل سردار براجمان تھا۔

یہ تخت واحد تھا جو لیتھ کے سیاہ دھویں سے محفوظ رہا تھا۔کیوں کہ وہ اسے محفوظ رکھنا چاہتا تھا۔

وہ پورے کروفر کے ساتھ اس تخت پر آ کر براجمان ہوا۔گاؤں والے عام حلیے کے برعکس شہنشاہ لیتھ عوف والے حلیے میں موجود،اس سمے تخت پر بیٹھا وہ اپنی سرخ آنکھوں میں قہر کا

طوفان لئے، لبوں کا ایک سرا اوپر کی جانب اٹھائے، اپنی مخصوص پراسرار مسکراہٹ کے ساتھ ان لوگوں کی اموات دیکھ رہا تھا، جو لینہ یارا کو نقصان پہنچانے کا سبب بنے تھے۔

اسی پل، اس نے ان تمام یہاں وہاں بھاگتے افراد میں سے ایک کی جانب اشارہ کیا۔ اور اس اشارے پر اس شخص کی گردن میں سیاہ جادوئی پھندہ سا لگا، جس کے باعث وہ کھنچتا ہوا لیتیح کی جانب چلا آیا اور لیتیح نے نزدیک آنے پر اسے سختی سے گردن سے دبوچ لیا۔

اس کے لوہے کے نوک دار دستانے اس کی گردن میں پوری طرح پیوست ہو چکے تھے۔

"اسے مت مارنا لیتیح، ہمیں اس سے کچھ اہم معلومات چاہیئے۔"

عاز، سردار کو لیتیح کی گرفت میں دیکھ کر فوراً سے ان کے نزدیک آیا تھا۔

لیتیح نے گردن گھما کر اسے دیکھا، پھر اس کے ساتھ آئی لینہ کو، جس نے عاز کی تائید میں سر ہلایا تھا۔ اسی پل اس نے لحظ بھر کے لئے سردار کی آنکھوں میں اپنی خون آشام آنکھیں گاڑتے ہوئے چند الفاظ ادا کئے۔ سرگوشی کی مانند۔

پھر جھٹکے سے سردار کو آزاد کر کے دور پھینک دیا۔

البتہ اس کی سرخ آنکھیں ابھی بھی اپنی اصل رنگت میں واپس نہ لوٹی تھیں۔یعنی اس کا طیش ہنوز برقرار تھا۔

"ثقلین صامت کو کس نے مارا تھا جابر عالم؟"

اسے لیتح کی پکڑ سے آزاد دیکھ کر عازنے اس کے نزدیک جاتے جھٹ یہ سوال داغا۔مگر اس کا اب کی بار آیا سوال اُس سردار سے نہیں تھا جو کچھ دیر قبل اپنی فتح کے نشے میں چور تھا بلکہ اُس سردار سے تھا، جو اس سمے اپنے جگہ جگہ سے جھلس چکے بدن کے ساتھ، گردن تھامے، شدت سے کھانستا ہوا کراہ بھی رہا تھا۔

"مم۔۔۔مجھے نہیں معلوم؟"

اس نے کھانسنے کے درمیان ہی کہا۔اور دوسری جانب، عازنے سختی سے لب کاٹے جبکہ لیتح نے اپنی انگلیوں کی پوروں کو آپس میں مسلا اور اس کے اس عمل سے اس کی انگلیوں سے برآمد ہوئے سیاہ دھویں کو دیکھ کر جابر عالم کا دل بند ہونے کے قریب تھا۔

"ب۔۔۔بتاتا ہوں، بتاتا ہوں۔"

وہ فوراً ہی پٹری پر آیا تھا۔

"ثقلین صامت کو مارنے کے لئے میں نے۔۔۔" سردار سچ بتانے کے قریب تھا، وہ سچ جسے تلاش کرنے کے لئے انہوں نے کافی مشقت اٹھائی تھی۔ "میں نے اپنے دو بہترین کارندوں کو کام۔۔۔ کام پر لگایا تھا۔" لینہ سانس روکے اسے سننے لگی۔ "کیوں کہ ثقلین صامت کا جادو کافی۔۔۔ کافی طاقت ور تھا۔ پر پھر بھی، میرے وہ دونوں لوگ اس، اس کام میں کامیاب ٹھہرے تھے۔ ثقلین صامت مر۔۔۔ گیا تھا۔۔۔ اور۔۔۔"

اس نے تمہید باندھی۔ لینہ کی تشویش میں اضافہ ہوا۔

"ثقلین صامت کا حقیقی دشمن کون تھا؟ جس نے تم سے اسے مارنے کا کہا وہ کون تھا؟"

عاز نے اسے ٹال مٹول کرتا دیکھ گریبان سے پکڑ کر جھٹکے سے اوپر اٹھایا۔

"دوست تھا۔۔۔ دوست تھا۔" وہ خوف کی شدت سے کانپتے ہوئے لیتھ کی جانب دیکھنے لگا۔ "ثقلین صامت کا دوست شمشیر تھا۔ جو۔۔۔ جواب مر گیا ہے۔ اسے ثقلین۔۔۔ سے حسد تھا۔ اس لئے اسے۔۔۔ اسے مروا دیا تھا۔"

اس کی خوف زدہ نظریں لیتھ پر جمی تھیں۔ مگر جواب وہ عاز کو دے رہا تھا۔

اور اس جواب کے آتے ہی عاز نے اسے لیتھ ہی کی طرح جھٹکے سے دور پھینک دیا تھا۔

جب کہ لینہ کے اطراف کی پوری دنیا پل بھر کے لئے ساکت ہو گئی تھی۔

یہ جواب غیر متوقع تھا۔

ثروت خاتون کی باتوں کے بعد وہ جس دن اس مہم پر نکلی تھی اسی دن اس نے اختتام پر آنے والے جواب کی خاطر خود کو تیار کر لیا تھی۔

مگر آج جو جواب اسے ملا تھا،اس نے اسے حیرت کے ساتھ اطمینان بھی مہیا کیا تھا۔کیوں کہ بلآخران تمام مشکلوں سے نکل کر اسے یہ بات معلوم ہو ہی گئی تھی کہ اس کے خاندان پر لگا الزام جھوٹا تھا۔

ثقلین صامت کی موت کے پیچھے ان کا ہاتھ نہیں تھا۔

دوسری جانب،اس سب کے دوران سردار پھرتی سے آگے آتا عازکے قدموں سے لپٹ گیا تھا۔

”دیکھو۔۔۔دیکھو میں نے تم لوگوں کی مدد کی ہے،اب مجھے جانے دو۔مجھے۔۔۔“

ابھی وہ اپنی التجا مکمل کرتا کہ اس کے مقابل تخت پر براجمان لیتیح نے اپنی جگہ پر ہی رہ کر ایک گول پتھر نما چیز کو تاک کر نشانہ بنایا اور اسے پوری قوت سے اس کی سمت داغا۔اور شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے بنایہ نشانہ اس قدر پکا ثابت ہوا کہ وہ پتھر اس کی پیشانی پھاڑ کر اندر کو گھستا سر کی پچھلی سمت سے باہر نکلا اور اس کی کھوپڑی میں ایک سراخ سا بن گیا۔اور اب کے ان تینوں کی نظروں کے سامنے وہ سر کے بل زمین پر جا گرا تھا۔

لینہ خوف زدہ سی رخ پھیر گئی۔اس کے بدن میں کپکپی سی طاری ہوئی تھی۔

جو روپ اس نے آج لیتیح کا دیکھا تھا وہ پچھلے تمام سے زیادہ بھیانک تھا۔

جبکہ عاز اس شخص کے لئے معمولی سی بھی ہمدردی محسوس نہ کرتا ہوا ایک نگاہِ غلط اس کی کھوپڑی میں ہو چکے سراخ پر ڈالتا پلٹ گیا۔البتہ اس سب کے دوران لیتیح عوف کی سرخ آنکھیں ایک بار پھر بھوری ہو چکی تھیں۔یعنی اس کا طیش تھم گیا تھا۔

کیوں کہ لینہ یارا کے آخری اور سب سے اہم گناہ گار کو سزا مل گئی تھی۔باقی تمام کارندے اور مشیر پہلے ہی موت کے منہ میں جا چکے تھے۔

اور اب،

بہت جلد عالمِ طلسمات میں یہ خبر پھیلنے والی تھی کہ آلتھس کے شہنشاہ لیتیح عوف نے اپنی دشمن سلطنت آشائن کی شہزادی لینہ یارا کی خاطرِ اسٹا ئجین کی تنظیم کو صفحہ ہستی سے مٹادیا ہے۔

اور کچھ سالوں بعد لوگ اسٹا ئجین کو کچھ اس طرح یاد کرنے والے تھے:

”سالوں قبل عالمِ طلسمات میں قاتلوں کی ایک تنظیم ہوا کرتی تھی۔ جس کا نام اسٹا ئجین تھا۔ اور جس کا زوال شہنشاہ لیتیح عوف لایا تھا۔ اپنی ”عزیز عورت“ کو بچانے کی خاطر۔“

عزیز عورت؟

☆☆☆☆☆☆☆

قرمز کا کھیل:

منظر تھا ایک سرائے کا۔

جہاں مرکزی صحن کے عین وسط میں بنے حوض کے اطراف موجود گول سنگِ مرمر کے چبوترے پر اس سمے ایلِف اور لینہ بیٹھی پانی میں جھانک رہی تھیں۔

جبکہ صحن کے پار گول راہداری میں واقع کمروں میں سے ایک میں اس سمے، طبیب عازسنان کے کندھے کا زخم جانچ رہا تھا۔

”مجھے اندازہ نہ تھا باباجان کے قاتل کوئی اور نہیں بلکہ ان کے سب سے قریبی دوست شمشیر بابا ہیں۔ میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ یہ تفتیش اس نام پر آکر رکے گی۔“

بددلی سے کہتی ایلف حوض کے شفاف پانی میں بنتا اپنا عکس دیکھ رہی تھی۔

اس کی اس بات پر لینہ نے رخ موڑ کر اسے دیکھا۔

”ہمیں بھی۔“

پھر بے حد آہستہ سے یوں کہا کہ ایلِف تک بہ مشکل آواز پہنچی۔

”خیر۔۔۔“ اسی پل ایلِف حوض پر سے نگاہیں ہٹاتی دوبارہ سیدھی ہوئی تھی۔ ”تمہیں اندازہ نہیں ہے میرے کندھے آج کس قسم کے بوجھ سے آزاد ہوئے ہیں۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں جن سے میں تمہارا اور ولی عہد کا شکریہ ادا کر سکوں۔ اگر تم دونوں نہ ہوتے تو شاید آج بھی میں بابا کے قاتلوں کو ڈھونڈ ہی رہی ہوتی۔“

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایلف نے آگے آتے ہوئے گود میں دھرا اس کا دایاں ہاتھ تھاما جبکہ ایلِف کے اس عمل پر لینہ کا حوض کے پانی میں یہاں سے وہاں چلتا بایاں ہاتھ ساکت ہوا تھا۔

”ہمارا اس میں کوئی کمال نہیں، یہ راز اسی وقت افشا ہونا تھا۔“

اس نے مدھم سی مسکان کے ساتھ کہا۔

البتہ حوض میں پڑتے لینہ اور ایلف کے لہراتے ہوئے عکس میں لینہ کا چہرہ سنجیدہ، اور آنکھیں ویران دکھائی دیتی تھیں۔

وہ اس سمے ایلِف کو بتا نہیں سکتی تھی کہ اس راز نے افشا ہونے کی خاطر ان سے کیسی قربانی طلب کی تھی۔

Clubb of Quality Content!

”ایلِف۔۔۔“

کسی خیال کو دور دھکیلتے اب کے اس نے نرمی سے اسے مخاطب کیا۔

”ہمم؟“

ایلِف ہمہ تن گوش تھی۔

"تم ٹھیک ہو نا؟ تمہیں چوٹ آئی تھی۔"

وہ اس کے لئے فکر مند تھی۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔" ایلِف نے اس کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کی۔ "ویسے (توقف کیا) لیتھ عوف اتنا برا نہیں ہے جتنا میں نے اسے سمجھا تھا۔"

اُس روز کے واقعات ذہن میں دہراتے ہوئے، وہ بولی۔ اور لینہ کی آنکھوں میں سایہ سا لہرایا۔

"انہیں تم نے اطلاع دی تھی نا ہمارے اغوا کی؟"

اس کے اس سوال میں عجیب سی وحشت تھی۔

"ہاں۔" ایلِف نے کہتے ساتھ بغور اس کا انداز دیکھا، جو بے دلی سے اپنا بایاں ہاتھ مسلسل حوض میں لہرا رہی تھی۔ "تمہیں کیا ہوا ہے لینہ؟ تم جب سے واپس لوٹی ہو غائب دماغ معلوم ہو رہی ہو۔ ایسا کیا ہوا تھا وہاں؟"

ایلِف نے اس کے بکھرے انداز پر چوٹ کی۔

دوسری جانب، لینہ یوں ہی نظریں پھیرے بیٹھی رہی، بہت دیر تک۔ پھر بے حد آہستہ سے بولی۔

"لیتح عوف نے استاٹجین کے ایک ایک فرد کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ اب اس عالم میں استاٹجین نامی کسی تنظیم کا نشان بھی باقی نہیں۔"

وہ کسی بھیانک خواب کی گرفت میں تھی۔ اور ایلِف کو یہ بات بہ خوبی سمجھ آرہی تھی۔

"یہ تو اچھی بات ہے لینہ، وہ لوگ اسی قابل تھے۔"

اس کے لہجے میں تنفر تھا۔ تنفر استاٹجین کی تنظیم کے لئے۔

"تم یہ کہہ سکتی ہو ایلِف، کیوں کہ تم نے لیتح عوف کا انداز نہیں دیکھا تھا۔ تم نے ان کی وہ آنکھیں نہیں دیکھی تھیں۔ ہم نے دیکھا تھا، ان کا وہ انداز غیر انسانی تھا۔ جیسے وہ پوری دنیا کو تباہ و برباد کرنے آئے ہوں۔ جیسے وہ لوگ ان کے لئے چیونٹیوں کی مثل ہوں، اور اُس دن۔۔۔ ہمیں پہلی بار ان سے خوف محسوس ہوا تھا۔"

اس نے اُس منظر کو سوچ کر جھرجھری سی لی تھی۔

"لینہ، میری جان۔۔۔"

ایلِف نے ہاتھ آگے بڑھا کر اس کا بایاں ہاتھ حوض کے پانی سے نکالا، پھر اس کا دایاں ہاتھ نرمی سے چھوڑ کر اس کے بائیں ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان یوں تھام لیا جیسے اس کی ٹھنڈک مٹانا چاہتی ہو۔ کیوں کہ وہ پانی بے حد ٹھنڈا تھا اور وہ کب سے اس میں ہاتھ ڈالے بیٹھی تھی۔

"کیا تم پر یقین ہو کہ تم اس سے خوف زدہ ہوئی ہو؟ کیوں کہ تمہاری آنکھوں میں مجھے اس وقت خوف سے زیادہ فکر دکھائی دے رہی ہے۔"

ایلِف نے اس کی آنکھوں میں جھانکا، اور لینہ جہاں کی تہاں رہ گئی۔

"اس عالم میں لیتیح عوف سے کوئی بھی خوف زدہ ہو سکتا ہے، پر کم از کم تم نہیں۔ میں نے تمہیں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتا دیکھا ہے لینہ۔ یہ جرأت تو میں بھی نہیں کر سکتی۔" وہ پل بھر کو خاموش ہوئی۔ لینہ بنا پلکیں جھپکائیں یک ٹک اسے تک رہی تھی۔ "دنیا میں ہر جوڑ کا توڑ ہوتا ہے۔ اور لیتیح عوف کا توڑ تم ہو۔"

ایلف کہہ رہی تھی اور وہ دم سادھے سن رہی تھی۔ مگر ابھی ان کے بیچ اس موضوع پر مزید کوئی بات ہوتی کہ دفعتاً عاز کے کمرے کا دروازہ کھلا اور اندر سے ایک معمر شخص باہر آیا۔ جو غالباً طبیب تھا۔

لینہ اور ایلِف دونوں بیک وقت سیدھی ہوئیں اور صحن سے نکل کر راہداری کی طرف آئیں جہاں طبیب ان ہی کا منتظر تھا۔

"پریشانی کی بات نہیں ہے بی بی۔" انہیں نزدیک آتا دیکھ وہ بولا۔ "میں نے صاحب کا زخم صاف کر کے ان کی مرہم پٹی کر دی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ گھاؤ بھر جائے گا۔ باقی ان کا تفصیلی معائنہ بھی ہو گیا ہے۔ اس گھاؤ کے علاوہ انہیں اور کوئی مسئلہ درپیش نہیں۔"

وہ خلوص اور متانت سے بولا۔ البتہ اس کے آخری جملے پر لینہ کچھ الجھ سی گئی تھی۔

"آپ نے واقعی ان کا تفصیلی معائنہ کیا ہے نا؟ ان کی نبض۔۔۔ ملاحظہ کی؟"

وہ سراسیمگی کی کیفیت میں یہ سوال کر رہی تھی۔ ایلِف نے اس کے اس انداز کا بغور جائزہ لیا۔ اسے کہیں کسی غلطی کا احساس ہوا تھا۔

"جی بی بی، ان کی حالت بالکل ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔"

طبیب نے جیسے اسے دلاسا دیا تھا۔ البتہ لینہ اب بھی مطمئن نہیں ہوئی تھی۔

"میں ایک بار انہیں دیکھ لوں ذرا۔"

وہ اسی بدحواسی کے عالم میں کہتی اندر کی طرف بڑھی۔ پیچھے طبیب تو اپنے کام کے پورا ہونے پر وہاں سے چل پڑا تھا، مگر ایلِف حیران پریشان سی وہیں کھڑی رہ گئی تھی۔

اسے لینہ کا رویہ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

دوسری جانب، اندر جا چکی لینہ دروازے سے کچھ آگے آکر ٹھہر گئی تھی۔

اس نے ایک نگاہ اس پورے کمرے پر ڈالی، پتھروں سے بنی دیواروں کے ہر گوشے میں اونچے شمع دان ایستادہ تھے جن میں لگی موم بتیاں تمام ہی روشن تھیں، ایک طرف رکھا پلنگ اور پلنگ کے ساتھ کشادہ کھڑکی، جس پر ڈلا پردہ وقفے وقفے سے آتے ہوا کے جھونکوں پر پھڑ پھڑا رہا تھا۔ اور اسی کھڑکی کے عین سامنے والی دیوار پر نصب آئینہ، جس کے سامنے اس سمے عازس نان کھڑا اپنی قبا درست کر رہا تھا۔

"طبیب کی باتوں پر پریشان ہو گئی ہیں آپ؟"

دروازے کے پاس کھڑی لینہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ کس طرح بات کا آغاز کرے کہ عاز نے رخ موڑ کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔اور وہ گہری سانس بھر کر رہ گئی۔

"آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔آخر آپ۔۔۔؟"

وہ کچھ کہتے کہتے ٹھہری۔اور سختی سے لب کاٹے۔

عاز اس کی ناراضی پر مدھم سا مسکرایا۔پھر بنا کچھ کہے قدم قدم چلتا اس کے نزدیک آیا۔

"آپ کو طبیب کو بتانا چاہیئے تھا۔کوئی حل ہوگا، کوئی تو تریاق ہوگا عاز۔"

اور اس کی اس خاموشی پر لینہ کا گلا رندھ گیا تھا۔آنکھوں میں نمی نے دھند سی طاری کی تھی۔

"شہزادی!" عاز کچھ بے چین ہوا۔"طبیب نے آپ سے کہا ہے کہ میری نبض کی رفتار معتدل تھی۔کیا آپ کو اب بھی کچھ سمجھ نہیں آیا؟"

اس نے پیشانی پر بل ڈالے استفہامیہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔اور لینہ پل بھر کے لئے بالکل ٹھہر گئی۔

"کک۔۔۔کیا مطلب؟"

اس کے اعصاب اس قدر بوجھل تھے کہ وہ عاز کی بات کا مفہوم ہر گز سمجھ نہیں پائی تھی۔

"آپ کو شاہی محل سے دور ہوئے دو ماہ بھی مکمل نہیں ہوئے اور آپ یہ بھول گئیں کہ شاہی گھرانے کے ہر فرد کو کم عمری سے ہی آشائن کے پہاڑی علاقوں میں اُگنے والا نیلا دوریان کھلایا جاتا ہے۔"

وہ جیسے تھک کر وضاحت دے رہا تھا۔اور لینہ کو پل بھر کے لئے اپنی سماعت پر یقین نہ آیا تھا۔

"نیلا دوریان۔۔۔" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔"نیلا دوریان،اس عالم کے ہر زہر کا توڑ۔آہ نیلا دوریان! جسے کھانے والے پر کوئی زہر اثر نہیں کرتا۔آخر ہم کیسے بھول گئے؟"

اس نے سکتے کے عالم میں اپنی پیشانی کو چھوا۔پل بھر کے لئے اسے اپنی دماغی حالت پر شبہ ہونے لگا تھا۔

"اللہ جی،ہم کیسے بھول گئے؟"

وہ باقاعدہ اپنا سر تھام چکی تھی۔

پھر وہ چند پل اسی حالت میں کھڑی رہی۔ عاز اس کی اس غائب دماغی مگر کسی قدر معصومانہ حرکت پر اسے دیکھتا رہ گیا۔

”یعنی۔۔۔“ مگر اب کے اسے یک دم ہی جیسے کچھ اہم چیز یاد آئی تھی۔ ”یعنی آپ بالکل ٹھیک ہیں، آپ کو کچھ نہیں ہوا۔ اوہ عاز! آپ کو کچھ نہیں ہوا۔ پر۔۔۔ پر کہا جاتا ہے کہ اسٹائجین کے زہر کا کوئی تریاق نہیں ہے۔“

وہ جس کے لہجے میں مسرت سی عود کر آئی تھی ایک بار پھر پریشان ہوئی۔

اور اس کی اس بات کے جواب میں عاز کچھ بول نہ پایا۔ جیسے لینہ کے اس وسوسے کو رد کرنے کے لئے درست الفاظ موجود نہ ہوں۔

اور اب کے مقابل کھڑی لینہ کو عاز کی اس خاموشی کا مفہوم پوری طرح سمجھ آیا تھا۔ اس کی مسکان یک دم ہی دم توڑ گئی۔ کچھ دیر قبل فرطِ مسرت کے باعث آئی چہرے کی رونق بھی بجھ سی گئی۔

"آپ کو۔۔۔"اس نے گہری سانس کھینچتے توقف کیا۔"آپ کو زہر کا پیالہ لبوں سے لگاتے وقت یہ معلوم تھا کہ اسٹاٹجین کے زہر کا کوئی تریاق نہیں ہے، پھر بھی آپ نے یہ خطرہ مول لیا۔"

وہ برہم ہوئی۔ جبکہ اس کے سرخ پڑتے چہرے پر عاز کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔

"جان کر اچھا لگا کہ آپ کو آج بھی میری پرواہ ہے۔"

کچھ تھا اس کے لہجے میں۔ کچھ غیر معمولی۔

"آپ بات گھما رہے ہیں عاز۔"

وہ پل بھر کو تھمی تھی، مگر اس نے اپنے لہجے کی سختی کو قائم رکھا۔

"ہاں، میں موضوع تبدیل کر رہا ہوں۔ کیوں کہ جو چیز ہوئی نہیں اُس پر افسوس کرنے کا فائدہ نہیں۔ میں بالکل ٹھیک ہوں، آپ پریشان مت ہوں۔"

اس نے جیسے اسے کچھ سمجھانا چاہا تھا۔

"پر عاز، یہ سب غیر ضروری تھا۔ ہماری خاطر آپ کو اپنی جان جوکھم میں ڈالنے کی ضرورت نہیں تھی۔"

اس کا اشتعال کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔ لینہ یارا ایک ایسی شخصیت تھی جسے غصہ کم ہی آتا تھا، مگر جب آتا تھا کمال آتا تھا۔

"کبھی محبت کی ہے لینہ یارا؟"

اور اب کے مقابل کی جانب سے جو غیر متوقع سوال آیا تھا اُس پر لینہ ساکت ہوئی تھی۔ نا صرف سوال پر، بلکہ اس طرزِ تخاطب پر بھی۔

اسے نہیں یاد تھا کہ عازسنان نے کبھی اسے نام لے کر مخاطب کیا ہو۔

مگر۔۔۔

کیا اپنے نام کی اس پکار نے اس کے دل میں کسی ہلچل کو جنم دیا تھا؟

اس نے اپنے دل کو ٹٹولا۔ وہاں کچھ بھی تو نہیں تھا۔

"اگر اس سب کے بعد میں آپ کو ساتھ چلنے کا کہوں تو آپ کا جواب کیا ہو گا؟"

وہ اسے خاموش دیکھ کر سنجیدگی سے بولا۔

مگر لینہ میں کچھ بھی کہنے کی سکت باقی نہ رہی تھی۔

کچھ روز قبل اگر وہ اس سوال کو دہراتا تو اس کا جواب یقیناً وہی ہوتا جو عاز کے ساتھ اس سفر کا آغاز کرتے وقت اس نے اسے دیا تھا۔ مگر اب۔۔۔ اب اتنا کچھ ہو جانے کے بعد وہ خود میں اتنی ہمت نہیں پا رہی تھی کہ اسے دو ٹوک انداز میں انکار کرتی۔

"ہم۔۔۔" بہت مشکل سے اس نے لبوں کو حرکت دی۔ "ہمیں آپ کی پرواہ ہے عاز، ایک۔۔۔ ایک ایسے دوست کی حیثیت سے جو بچپن سے ہمارے ساتھ رہا ہے۔ پر۔۔۔"

"پر آپ میرے ساتھ نہیں چل سکتیں۔" عاز نے اس کے ادھورے جملے کو مکمل کیا، اور لینہ نے بے ساختہ نظریں چرائیں۔ "کیا آپ واپس آلتھس جانا چاہتی ہیں؟"

وہ پوچھ رہا تھا۔ ایسے لہجے میں جس میں کچھ ٹوٹنے کا کرب تھا۔

اور لینہ یارا خود کو فضا میں معلق محسوس کر رہی تھی۔

وہ بہت دیر تک خالی نظروں سے اسے تکتی رہی۔ پھر کافی ہمت مجتمع کرتی بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

”ہمیں فیصلے کے لئے کچھ وقت درکار ہے عاز۔ ہمیں امید ہے آپ ہمیں سمجھیں گے۔“

عاز کا یہ لہجہ اس کے لئے امتحان بنتا اور وہ اس کا دل رکھنے کی خاطر اپنے دل کو روند دیتی اس سے پہلے ہی وہ تیزی سے کہہ کر پلٹی اور وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

پیچھے عاز بے بسی سے سر جھٹک کر رہ گیا۔

دوسری جانب، باہر نکل چکی لینہ اب گہرے گہرے سانس لے کر اپنے حواس بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اور کب سے اس کے انتظار میں کمرے کے باہر، دیوار سے پشت ٹکائے، خاموش کھڑی ایلِف تاسف سے اسے دیکھ رہی تھی۔

مگر، جب وہ بہت دیر تک اس کی موجودگی سے انجان رہی تو بلآخر اس نے لبوں پر لگے قفل کو توڑا۔

”کیا روک رہا ہے تمہیں؟“

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے اس کی پشت پر نظریں ٹکائے عام سے انداز میں سوال داغا۔ اور دروازے سے کچھ آگے کھڑی لینہ چونک کر مڑی، پھر اپنے پیچھے موجود ایلِف کو دیکھ کر سرد آہ بھر کر رہ گئی۔

نجانے وہ اس کی موجودگی کو محسوس کیوں نہ کر پائی تھی؟

"کیا روک رہا ہے تمہیں لینہ؟" ایلِف قدم قدم چلتی اس کے نزدیک آئی۔ پل بھر کو ٹھہری، پھر اسے جواب کے لئے آمادہ نہ دیکھ کر دوبارہ بولی۔ "کیا تمہیں معلوم ہے کہ ولی عہد تمہیں کہاں لے جانا چاہتے ہیں؟"

وہ اس کے دونوں ہاتھ تھام چکی تھی۔ وہ ہاتھ جن کی کپکپاہٹ پر وہ کافی دیر سے قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

"بابا۔۔۔ کے پاس، شاہی محل۔"

جو بات اسے معلوم تھی وہ اس نے بیان کر دی تھی۔ مگر اس جواب پر ایلِف عجیب انداز سے مسکرائی تھی۔

"کیا تم نے پچھلے کچھ روز سے ولی عہد کی مہر ان کے پاس دیکھی ہے؟ سپہ سالار کی وہ مہر جو وہ کبھی اپنے پاس سے الگ نہیں کرتے تھے۔"

وہ اپنی تاسف بھری نگاہیں اس کی الجھن آمیز نظروں پر گاڑے کھڑی تھی۔اور اس سوال پر لینہ کے قدم بے جان ہوئے تھے۔

ایلف کے اس سوال کے پیچھے جو بات پوشیدہ تھی۔وہ نا بھی کہتی تب بھی لینہ کو بہ خوبی سمجھ آ چکی تھی۔

وہ شاہی محل چھوڑ آیا تھا۔وہ اس کے لئے اپنی سلطنت کو ٹھوکر مار آیا تھا۔

لینہ بے ساختہ لڑکھڑائی،ایلف نے اس کے ہاتھ چھوڑ کر کندھے تھام لئے۔

"وہ تم سے شاہی محل واپس لوٹنے کا نہیں پوچھ رہے لینہ،بلکہ وہ اُس رشتے کے سلسلے میں تمہاری طرف سے کسی امید کے دلائے جانے کے منتظر ہیں جو تم دونوں کے مابین موجود ہے۔"

ایلف نے اسے حقیقت کا آئینہ دکھایا تھا۔اور اس آئینے میں موجود سچائی نے لینہ کے لئے فیصلے کو مزید کٹھن بنا دیا تھا۔

اس نے نم آنکھوں سے ایلف کی جانب دیکھا۔

اس پل اسے وہ قرمزی رنگ یاد آیا تھا جو ایلِف کے بدن سے اسے بچانے کی خاطر بہا تھا۔اسے وہ قرمزی رنگ بھی یاد آیا جو عاز کے زخموں سے رِستا تھا۔

ناصرف اتنا بلکہ زہر کا وہ پیالہ بھی، جس میں موجود مائع کا رنگ بھی قرمزی تھا۔

سرخ رنگ کا کیسا کھیل تھا یہ؟

اس کی بائیں آنکھ سے ایک آنسو چہرے پر پھسلا۔

"ایلف۔۔۔"

اس نے کپکپاتے لبوں سے اس کا نام آزاد کیا۔

"کیا روک رہا ہے تمہیں لینہ؟"

ایلِف کی آنکھوں میں پھیلے تاسف میں اضافہ ہوا۔وہ چاہتی تھی کہ لینہ محسوس کرے کہ وہ کیا چیز ہے جو اسے روک رہی ہے۔مگر لینہ فی الحال کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔

"ایلف۔۔۔"

اس نے ایک بار پھر اس کا نام لیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا ہوا ہے میری جان؟ کچھ تو کہو۔"

ایلِف کو اس کا انداز اب پریشانی میں مبتلا کرنے لگا تھا۔

"ہم۔۔۔" اس نے گیلی سانس کھینچتے کہا۔ "ہم کچھ وقت تنہا رہنا چاہتے ہیں۔"

وہ ایک دم سے پیچھے ہٹی، اور پلٹ کر وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ پیچھے اس کے کندھے تھامے ایلِف کے ہاتھ نیچے آن گرے۔ اور وہ تب تک اس کی پشت کو تکتی رہی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی۔

دوسری جانب، لینہ بنا کہیں ٹھہرے سرائے سے باہر آ چکی تھی۔ اور اسے نہیں معلوم تھا مگر اس کے قدم اب ایک جانی پہچانی راہ پر چل رہے تھے۔ یہاں تک کہ اس راہ نے اسے ایک مکان کے باہر لا کھڑا کیا۔

اور جس وقت وہ اس مکان میں داخل ہوئی، اسی وقت رات کا پہلا پہر پوری طرح ٹوٹا اور دوسرے پہر نے تاریکی کے اژدھے کو آزاد کیا۔

وہ اس مکان کے صحن میں موجود تھی اور صحن کے بائیں جانب کھڑے ایک اونچے عمر رسیدہ پیڑ کے گرد بنی نشست گاہ پر کچھ دیر قبل بیٹھا ضیغم اب حیران پریشان سے اس کے سامنے آن وارد ہوا تھا۔

"شش۔۔۔ شہزادی آپ، یہاں اس وقت؟"

وہ تحیر میں گھرا تھا یا اس کی اچانک آمد پر بوکھلایا تھا۔ اندازہ لگانا مشکل تھا۔ البتہ اس کے چہرے پر ہوائیاں ضرور اڑی ہوئی تھیں۔

"لیتھ کہاں ہے؟"

وہ اپنی عادت کے برخلاف مکمل سنجیدگی سے دوٹوک انداز میں بولی۔ اور ضیغم کی رنگت زرد پڑی۔

"شہنشاہ یہاں نہیں ہیں۔"

اس نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"بہتر۔"لینہ نے بغور اس کا انداز دیکھا۔"خیر، ہمیں آپ سے کام تھا۔ آپ نے ایلف کو جو مرہم فراہم کیا تھا، کیا وہ آپ کے پاس اب بھی موجود ہے؟"

وہ جانتی تھی ضیغم نے کچھ چھپایا ہے اُس سے، مگر اس نے کریدے بغیر اپنے مطلب کا سوال پوچھا اور دوسری جانب، ضیغم نے جھٹ اثبات میں گردن ہلائی۔

"ہاں۔۔۔ہاں میرے پاس ہے۔"

اس نے کہتے ساتھ ہی بنا کوئی تفتیش کئے اپنے کمربند پر لٹکی چھوٹی پوٹلی سے ایک شیشی نکال کر اسے دے دی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"شکریہ!"

لینہ نے اس کے ہاتھ سے وہ شیشی تھامی اور پلٹ گئی۔ پیچھے ضیغم نے جیسے پر سکون سانس خارج کی تھی۔ مگر چند ہی قدم آگے بڑھی لینہ، کسی خیال کے تحت ایک بار پھر ٹھہری تھی۔ ضیغم کچھ بے چین ہوا، اور اس کی اس بے چینی میں اس وقت مزید اضافہ ہوا جب لینہ نے گردن پھیر کر لیتھ کے کمرے کے دروازے کو دیکھا۔

کچھ تو تھا جو اس کے دل کو بے قراری کا احساس بخش رہا تھا۔

کچھ تھا جو اسے اُس سمت بلا رہا تھا۔

مگر کیا؟

"شہزادی آپ۔۔۔"

اسے یوں ہی جماد یکھ ضیغم نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے، مگر اس کے بقیہ الفاظ لبوں پر ہی قید رہ گئے، کیوں کہ لینہ اپنی چھٹی حِس کے اشارے کو سمجھتی، جھٹکے سے واپس گھومتی، اب تیز قدموں سے چل کر اُس کمرے تک جا رہی تھی۔

"شہزادی رک جایئے!"

ضیغم اس کے پیچھے لپکا، مگر وہ اس کی بات ان سنی کرتی قریباً بھاگتی ہوئی آگے آ کر اس کمرے کا دروازہ کھول چکی تھی۔

دروازہ آہستہ سے کھلا تھا۔اور اسی آہستگی کے ساتھ ایک منظر ابھر کر لینہ کی نظروں کے سامنے پھیلا تھا۔

وہ منظر جو لینہ کی زندگی کو تلپٹ کرنے کے لئے کافی تھا۔

گرم ہواؤں کا ایک ریلا سا اس کے چہرے سے ٹکرایا۔

اور اس کے قدم جو آج پیش آئی صورتِ حال کے باعث پہلے ہی سے بے جان تھے اب ان میں معمولی سی بھی کھڑے رہنے کی سکت باقی نہ رہی۔

وہ کمرے کی دہلیز سے لگ کر کھڑی تھی۔اور ممکن تھا کہ کسی بھی وقت گر پڑتی۔

مگر پھر بھی نجانے کون سی ایسی طاقت تھی جس نے اس کے قدموں کو جمائے رکھا تھا۔

اس کمرے کا درجہ حرارت اس قدر گرم تھا کہ اسے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ دہکتی آگ کے شعلوں کی زد میں ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ شعلوں کی زد میں تھی۔اور کمرے کے فرش پر بے آسرا پڑا شخص؟

"شہزادی، آپ یہاں سے چلی جائیے، شہنشاہ کو معلوم ہوا تو وہ مجھ سے خفا ہوں گے۔"

وہ لیتھ عوف کے تڑپتے وجود، اور اس کے لہولہان چہرے کو عجیب غم زدہ نظروں سے تک رہی تھی، جب ضیغم نے اس کے نزدیک آکر یہ بات کہی۔ مگر وہ بنا کوئی حرکت کئے یوں ہی اپنی جگہ جمی رہی۔البتہ اس نے لبوں کو ضرور ہلایا تھا۔

”وہ کنگن کہاں ہے جو ہم لینے کے لئے یہاں چھوڑ گئے تھے؟“

اس کا سوال بے حد آہستگی کے ساتھ آیا تھا۔ جیسے اس میں بات کرنے کی بھی سکت باقی نہ رہی ہو۔

”شہزادی آپ۔۔۔“

”وہ کنگن کہاں ہے ضیغم؟“

اس نے اپنا سوال دہرایا، اور اب کے ضیغم کچھ ڈھیلا پڑا تھا۔

”اُس روز۔۔۔“

اس نے مزید کچھ بھی چھپانے کا ارادہ ترک کرتے بلآخر بات کا آغاز کیا۔ اور اسی پل وقت کا پہیہ الٹے رخ پر پھرا۔ کتاب کے صفحات تیز ہوا سے پھڑ پھڑائے اور پھر یک دم ہی ہوا تھم گئی۔ مگر ہوا سے اڑتے، کتاب کے ملتے صفحات مستقبل دکھانے کے بجائے ماضی کے ایک صفحے پر آکر رک گئے تھے۔ اس صفحے پر جہاں رقم تحریر کچھ یوں تھی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شہنشاہ کیا آپ واقعی شہزادی کو یہ کنگن واپس لوٹا رہے ہیں جبکہ آپ کو اس کنگن میں موجود جادوئی طاقتوں سے کافی افاقہ ہے۔"

یہ اس روز کی صبح کا منظر تھا جس روز لیتھ عوف لینہ کو یہ کہہ کر وہ کنگن واپس لوٹا گیا تھا کہ اس نے "ایک نیا کنگن" بنایا ہے۔

"اسے اس کنگن کی مجھ سے زیادہ ضرورت ہے۔"

اپنے کمرے کی کھلی کھڑکی کے پاس ترچھا ہو کر کھڑا وہ سیدھے ہاتھ میں تھامے کنگن پر وقفے وقفے سے انگوٹھا پھیرتا، صحن میں اُگے عمر رسیدہ درخت پر اچھلتی کودتی چڑیاؤں کو دیکھ رہا تھا۔

جبکہ اس کے ٹھیک پیچھے ہاتھ باندھے کھڑا ضیغم اس کے فیصلے سے ناخوش دکھائی دیتا تھا۔

"آپ شہزادی کے لئے ایک نیا کنگن بھی تو بنا سکتے ہیں۔"

ضیغم نے مشورہ فراہم کیا۔

"ہر جادو کی ایک میعاد ہوتی ہے ضیغم، میں اس کنگن کو بنانے میں اپنی کافی طاقتیں خرچ کر چکا ہوں، اب ایک ماہ سے قبل کوئی دوسرا کنگن ترتیب نہیں دے سکتا۔"

وہ اپنے معمول سے ہٹ کر کافی طویل بات کر رہا تھا۔اور ضیغم اس کی خالی الذہنی کو سمجھ کر بھی کچھ کرنے سے قاصر تھا۔

”کیا شہزادی اتنی اہم ہیں شہنشاہ، کہ ان کے لئے یہ قربانی دی جائے؟“

ضیغم نے ناخوشی سے کہا۔اور عین اسی پل کنگن کو رگڑتا لییتح کا انگوٹھا ساکت ہوا اور اس نے گردن موڑ کر ضیغم کی جانب دیکھا۔اور لییتح عوف کی اس نظر کے بعد ضیغم مزید کوئی سوال پوچھنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔

”جیسا آپ کو بہتر لگے۔“

وہ گردن جھکائے کہتا پیچھے ہٹ گیا تھا۔مگر اس کے چہرے پر پھیلی فکر صاف واضح تھی۔ بالکل اس طرح، جس طرح اس وقت ضیغم کے چہرے پر پھیلی فکر واضح تھی۔

جبکہ اس کی بات مکمل سن چکی لینہ اپنی جگہ جامد ہو گئی تھی۔جیسے ہلنے کی سکت باقی نہ رہی ہو۔

اس نے ایک نظر اپنے ہاتھ میں موجود کنگن پر ڈالی۔پھر کچھ سوچ کر اپنے بے جان ہاتھ اس کنگن کی جانب بڑھائے ہی تھے کہ ضیغم کی آواز نے اسے ایک بار پھر چونکایا۔

''شہنشاہ نے اس کنگن پر ایک جادوئی ڈھال بنادی ہے۔ یہ کنگن اب صرف ایک انسان کو ہی فائدہ دے سکتا ہے۔ اور وہ انسان آپ ہیں۔''

اس نے جیسے اس کی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔ اور لینہ کے ہاتھ ڈھیلے ہو کر پہلو میں آن گرے تھے۔

وہ دہلیز کے ساتھ لگی یوں ہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

اس کے سامنے لیتھ عوف درد کی شدت سے تڑپ رہا تھا۔ اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اس کے ہاتھ پیر باندھ کر اسے اندھے کنویں میں پھینک دیا ہے۔

وہ دھندلی بصارت کے ساتھ اس قرمزی رنگ کو دیکھ رہی تھی جو لیتھ کے چہرے کو داغ دار کر چکا تھا۔

قرمز کا یہ کھیل کافی بھیانک تھا۔

وہ سوچ کر رہ گئی۔

پھر نجانے کتنے پل بیتے، اسے حساب کتاب بھول گیا۔

لیتھ عوف کبھی زمین میں سر پٹختا تو کبھی ایڑھیوں کو رگڑنے لگتا، کبھی اس کی چیخوں میں شدت آتی تو کبھی گلا سوکھ جانے کے باعث کمی۔اور لینہ یار اہونق بنی اسے یک ٹک تکے جاتی، یہاں تک کہ اس کا ضبط جواب دے گیا۔

اب کے وہ مزید اس ہولناک منظر کو ملاحظہ کرتے رہنے کی ہمت اپنے اندر نہ پاتی تھی۔

وہ اپنا بے جان وجود سنبھالتی اٹھی،اور گرتے پڑتے،خود کو گھسیٹتی ہوئی اس مکان سے باہر نکل آئی۔

اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور سانسیں دھونکنی کی مانند چل رہی تھی۔

وہ آشائن کی شہزادی تھی۔

کبھی، جس کی رحم دلی کی مثالیں دی جاتی تھیں۔

کبھی، جس کی زندگی پھولوں کی سیج کے مترادف تھی۔

کبھی، جس کے اطراف کانٹوں کا تصور تک موجود نہ تھا۔

مگر قسمت کی ستم ظریفی تھی جو آج وہ ان خاردار راہوں پر تنہا تھی۔

کبھی ذہن عاز کی قربانیاں دہرانے لگتا تو کبھی لیتیح کی۔

اور قرمزی رنگ میں لپٹی یہ تکرار اس کے دل پر لگی گرہوں کو مزید پختہ کرتی جاتی۔

پر زیادہ تکلیف کس کے زخم دے رہے تھے؟

وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

سست روی سے، اپنی ہی سوچوں میں غلطاں، ویرانیوں میں گھری وہ یوں ہی چلتی جارہی تھی۔ سڑک پر لوگ نہ ہونے کے برابر تھے۔ کہ یک دم ہی پیروں میں آئے کسی بڑے سے پتھر کی ٹھوکر لگنے پر اس کا توازن بگڑا۔ پر ابھی وہ اس افتاد پر نیچے کو لڑھکتی کہ کسی نے اسے دونوں بازوؤں سے تھام کر گرنے سے بچایا تھا۔

"لینہ!"

نووارد کی نسوانی آواز اس کی سماعت میں گونجی، اور اس نے نگاہیں اٹھا کر مقابل کو دیکھا۔

اور سامنے کھڑی ایلِف کو دیکھ کر وہ بنا کچھ سوچے، بلاارادہ ہی اس کے کندھے سے جا لگی تھی۔

Clubb of Quality Content

اوراس سے اس کی کافی دیر سے غیر موجودگی کی وجہ پوچھنے کی خاطر لب کھولتی ایلِف تھم سی گئی تھی۔اس نے لینہ کو ایسی حالت میں آج سے پہلے کبھی نہیں پایا تھا۔

وہ اس کے کندھے سے لگی سسک رہی تھی۔اور ایلِف نے اب کے بنا کوئی سوال کئے،اس کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے،آہستہ سے اس کے بال سہلانا شروع کر دیئے تھے۔

جیسے اسے راحت پہنچانا چاہتی ہو۔

پھر بہت دیر بیتی،وہ اس کے کندھے سے لگی روتی رہی،اور ایلِف اسے روکے بنا اس کی پیٹھ اور بال نرمی سے سہلاتی رہی۔

''ایلف۔۔۔''کافی پل یوں ہی روتے رہنے کے بعد اس نے اسی حالت میں اسے پکارا تھا۔

ایلِف نے کوئی جواب نہ دیا،ناہی اسے ٹوکا،وہ بس اسے سننا چاہتی تھی۔''تم نے۔۔۔ہمارے لئے جو چوٹ کھائی تھی اس چوٹ سے نکلے قرمزی مائع میں گہری دوستی اور انسیت کی جھلک تھی۔''وہ آہستہ سے اس سے علیحدہ ہوئی،اور اس کے چہرے پر نظریں ٹکائے کہنے لگی۔''عاز کو ہماری وجہ سے آئے زخم سے نکلے قرمزی مائع میں محبت اور ایثار کی جھلک تھی۔

مگر۔۔۔" وہ شدتِ جذبات سے سرخ پڑتی آنکھوں کے ساتھ اسے تکتی تمہید باندھنے کی خاطر رکی۔

"مگر؟"

ایلِف نے اسے کسی احساس کی قید میں پا کر سوالیہ ابرو اچکائے۔

"لیتیح۔۔۔ لیتیح کے قرمزی رنگ میں ایسا کون ساجذبہ ہے؟ وہ کون ساجذبہ ہے جس نے، جس نے ہمیں یوں بے قرار کر دیا ہے ایلِف؟"

وہ آنکھوں میں ڈھیروں بے بسی لئے، بچوں کی طرح سوال کر رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

اور ایلِف سمجھنے سے قاصر تھی کہ لینہ کو کس طرح سنبھالے۔

"کیا لیتیح عوف زخمی ہے؟"

یہ سوال پوچھتے سمے ایلِف جانتی تھی کہ لیتیح عوف کو آسانی سے زخمی کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ وہ جانتی تھی کہ کچھ تو ایسا ہے جو لینہ اسے کھل کر بتا نہیں پا رہی۔ مگر اس نے کریدنا بہتر نہیں سمجھا۔

(اگر لینہ چاہے گی تو خود بتا دے گی۔)

"ہاں وہ زخمی ہیں۔ ہمارا قصور ہے۔ سب ہماری وجہ سے ہوا ہے۔"

لینہ نے خود کو قصوروار ٹھہراتے تیزی سے اثبات میں گردن ہلائی۔ اور ایلِف اس کی آنکھوں میں برپا ہیجان کو بغور دیکھنے لگی۔

"تم فکر مند ہو اس کے لئے؟"

ایلف نے کچھ جاننے کی کوشش کرتے تحمل سے پوچھا۔

"ہاں، ہم۔۔۔ ہم پریشان ہیں ان کے لئے، ان کی تکلیف پر ہمارا دل پھٹنے لگتا ہے۔ ان کے جسم سے بہتے قرمزی رنگ میں ہمیں اپنا عکس دکھائی دیتا ہے۔ وہ جب، جب ہم سے کہتے ہیں مجھ سے دور رہو، ہمیں ہر اس وقت ان کی آنکھوں میں ایک ہی تحریر دکھائی دیتی ہے کہ:
"میرے ساتھ رہو لینہ" ہمیں بتاؤ، ہمیں بتاؤ ایلِف ہم کس بات کو سچ مانیں؟ وہ جو وہ کہتے ہیں یا وہ جو ان کی ذات کے اندر پوشیدہ ہے۔"

وہ اپنے حواس میں نہیں تھی۔ یہ ممکن ہی نہ تھا کہ وہ حواس میں ہوتی اور ایلِف سے یہ سب کہہ پاتی۔

ایلف کی آنکھوں میں کوئی تاثر ابھر کر ڈوبا۔اسے وہ ضرورت سے زیادہ بے حال لگی تھی۔

مگر اسے اس کیفیت سے نکالنے کی خاطر اسے لینہ یارا کو درست فیصلہ کرنے میں مدد دینی تھی۔اور اسی مدد کی خاطر اب کے اس نے سنجیدگی سے کہنا شروع کیا تھا۔

"ولی عہد۔۔۔وہ اس سب میں کہاں کھڑے ہیں لینہ؟ تم ایک بار انہیں انکار کر چکی ہو، تب وہ تمہیں محل لے جانا چاہتے تھے۔اور اب، اب جب وہ تمہارے لئے پوری دنیا چھوڑ آئے ہیں تو تمہارا فیصلہ کیا ہو گا؟"

ایلِف نے اسے حالات کی سنگینی کا احساس دلایا تھا اور لینہ اپنی جگہ چپ سی ہو گئی تھی۔

"تم چاہتی ہو ہم عاز کا ہاتھ دوبارہ تھام لیں؟"

اس نے تکلیف سے اسے دیکھا۔

"میں چاہتی ہوں تم اپنے دل کی سنو لینہ۔تمہارا دل کیا کہتا ہے؟"

ایلف نے صاف گوئی سے کہا۔

"دل۔۔۔؟"

اور لینہ کے لئے یہ بات جیسے نئی اور انوکھی تھی۔ اس سب میں دل کا بھی عمل دخل تھا۔ یہ بات تو اس نے پہلے کبھی سوچی ہی نہ تھی۔

"ہاں دل۔۔۔" ایلف نے دہرایا۔ "دل کیا چاہتا ہے لینہ؟"

ایلف نے دہرایا۔

اور لینہ بہت دیر تک جیسے اپنے دل کو ٹٹولنے لگی۔

"دل کہتا ہے ایلف۔۔۔" اس نے اپنے اندر، بہت اندر پنہاں سوچوں کو راستہ دیا تھا۔ "دل کہتا ہے اُس قرمزی رنگ پر اپنا سب کچھ نثار کر دو جس میں تمہارا عکس ہے۔ کیا دل درست کہتا ہے؟"

اس نے ہذیانی کیفیت میں ایلف کے دونوں ہاتھ تھام لئے تھے۔

اور ایلف کو اس کا جواب مل گیا تھا۔ اس نے ایک بار پھر بے حد آہستہ سے اسے اپنے ساتھ لگایا۔ اور اپنائیت سے کہا۔

"دل درست کہتا ہے۔ خود کو اور مت تھکاؤ، اپنے دل کی مان لو۔"

Clubb of Quality Content!

اور ایلف کی اس بات پر لینہ کو اپنے پورے وجود میں جیسے سکون سا اترتا محسوس ہوا تھا۔

”ہم ہمیشہ سے جانتے تھے کہ ہمیں اس سب کے اختتام پر عاز کو کیا جواب دینا ہے ایلِف، مگر جو قربانی انہوں نے ہماری خاطر دی تھی اس نے ہمیں الجھن میں ڈال دیا تھا۔ مگر تم ٹھیک کہتی ہو، ہمیں دل کی سننی چاہیئے۔ دل درست کہتا ہے۔“

اس پوری گفتگو میں پہلی بار اس کے لہجے سے اطمینان چھلکا تھا۔

دوسری جانب، ایلف نے اس سے عاز کی قربانی کا پسِ منظر نہیں پوچھا۔ فی الحال لینہ کا مطمئن انداز اس کے لئے بہت تھا۔

”ہاں، دل درست کہتا ہے۔“

اس کے گرد پھیلے اپنے بازوؤں کی گرفت مضبوط کرتے اس نے یہ جملہ دہرایا۔ اور اسی پل اس کی بائیں آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر اس کے چہرے پر پھسلا۔

مگر اس آنسو پر وہ مسکان بھاری تھی جو لینہ کو سکون میں دیکھ کر اس کے لبوں پر نمودار ہوئی تھی۔

(تمہارا دل درست کہتا ہے لینہ، اور میرا بھی۔ جو جانتا ہے کہ لیتھ عوف کا توڑ صرف ایک ہے۔ اور وہ تم ہو۔)

اس نے دل میں یہ بات سوچی تھی۔ مگر کہا کچھ نہیں۔

کیوں کہ اس موضوع پر اس کی خاموشی ہی کافی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آخری فیصلہ:

نئی صبح طلوع ہوئی، حزن انگیز صبح۔

شمس مغلوب تھا اور بادل غالب۔

اور سیاہ بادلوں کے اسی غلبے نے صبح کے وقت بھی شام کا سا سماں باندھ رکھا تھا۔

ہر شے جل تھل تھی۔

اور پانی سے لدے بادل اپنا بوجھ مزید ہلکا کرنا چاہتے تھے۔

ایسے میں۔۔۔

موسمِ باراں کے اس منظر کو مکمل کرتی ٹھنڈی ہواؤں کے رقص میں سوگ واریت پنہاں تھی۔

وہ سوگ واریت جو اس پل ایک سرائے کے صحن میں بنے حوض کے نزدیک کھڑے شخص کے دل پر بھی اتر رہی تھی۔

اپنے مقابل کھڑی عورت کو خاموش نظروں سے تکتا وہ بارش کی تیز بوچھاڑ پر مکمل بھیگ چکا تھا۔اور اس کے تر چہرے سے پھسلتا پانی، ٹھوڑی تک آکر، بوند کی ہیئت اختیار کرتا ٹپک ٹپک نیچے گر رہا تھا۔

دائیں طرف بنے حوض میں بھی بارش کے پانی نے ہل چل سی مچا رکھی تھی۔

البتہ اس کے مقابل کھڑی عورت کے ہاتھ میں ایک نیم کروی شکل کی چھتری تھی، جو اس کے سر کے اوپر جھکی، باآسانی بارش کے پانی کو آگے پھسلا رہی تھی۔

اگر اس منظر سے نکل کر ان کی گفتگو پر غور کریں تو لینہ یارا جو باتیں کر رہی تھیں انہیں عاز سنان دم سادھے سن رہا تھا۔

''ہم جب تک آپ کے ساتھ تھے آپ سے مخلص تھے عاز۔''اس کا لہجہ ہموار اور مضبوط تھا۔''ہم نے کبھی خواب میں بھی خود کو اس رشتے سے الگ کرنے کے متعلق نہ سوچا تھا۔ مگر۔۔۔''وہ ٹھہری، جبکہ عاز لبوں پر قفل لگائے یوں ہی کھڑا رہا۔''مگر اب، اس سب کے بعد، آپ کے ساتھ کو پہلے کی طرح قبول کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے۔''عاز کی آنکھوں میں کرچیاں سی بکھریں۔''ہم نے کبھی آپ کو دغا نہیں دیا، لوگ چاہے ہمارے متعلق جو بھی باتیں کریں ہمیں ان سے فرق نہیں پڑتا۔ کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ ہم نے آپ کو کسی اور کے لئے نہیں چھوڑا۔''وہ کرچیاں اب آنکھوں میں چبھنے لگی تھیں۔''آپ نے ماضی میں ہمارا ساتھ دیا یا نہیں، یہ باتیں اب ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ کیوں کہ ہم اس سب سے کافی آگے نکل آئیں ہیں، اور واپس پیچھے مڑ کر نہیں دیکھنا چاہتے۔''عاز کو لگا کوئی اس کے دل کو خنجر سے چیر رہا ہے، مگر وہ کسی مورت کی مانند اپنی جگہ جما رہا۔''ہم آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں ان تمام چیزوں کے لئے جو آپ نے ہمارے لئے کیں، ہم آپ کی عزت کرتے ہیں، اور آپ ہمیں واقعی عزیز ہیں، لیکن صرف بچپن کے ایک ساتھی کی حیثیت سے۔ کیوں کہ ہمارے مابین جو رشتہ تھا اس کی ڈور اسی دن ٹوٹ گئی تھی جس دن ہمیں، ہمارے گھر اور سرزمین سے ذلت کے ساتھ بے دخل کیا گیا تھا۔''

اب کے لینہ یارا کا لہجہ پہلی بار لڑکھڑایا تھا۔اور عازسنان نے دکھتی آنکھوں کو آرام پہنچانے کی خاطر پلکیں جھپکی تھیں۔ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر چہرے پر پھسلا۔

مگر اطراف میں گرتے بارش کے قطروں نے اسی پل اس کے چہرے کو ڈھانپ کر اس آنسو کو پانی کی صورت میں ڈھال دیا۔

"آپ۔۔۔"اس نے بے تحاشا ہمت اپنے اندر جمع کرتے ہوئے لبوں پر لگا قفل توڑا تھا۔"آپ واپس آلتھس جانا چاہتی ہیں؟"

اس سوال میں خدشات تھے،اس سوال میں خوف تھا۔مگر سب سے بڑھ، کر اس سوال میں رقابت کا رنگ تھا۔

Clubb of Quality Content!

اور لینہ یارا نے عازسنان کا ایک ایک جذبہ بہ خوبی سمجھا تھا۔

وہ چند پل یوں ہی اپنی چھتری کی ساخت سے ٹپکتی بوندوں کے پار اس کا نم چہرہ دیکھتی رہی، پھر بولی۔

"ہم آلتھس واپس جا رہے ہیں عاز،اس لئے نہیں کہ ہم نے آپ پر لیتھ عوف کو ترجیح دی ہے۔"یہ جملہ عاز کے لئے غیر متوقع تھا،اسے لینہ سے اس قدر صاف گوئی کی توقع نہ

تھی۔ ”بلکہ اس لئے کہ آلتھس کے شہنشاہ کا ہمارے اوپر ایک قرض ہے، جسے ہمیں ہر قیمت پر ادا کرنا ہے۔“

اس کا لہجہ پُر عزم اور اٹل تھا۔

”کیسا قرض؟“ عاز کے لبوں نے تیزی سے حرکت کی۔ ”کیا آپ کو سلطان کے قہر سے بچانے کا قرض؟“

اس کی آنکھوں میں سوال تھا اور لہجے میں الجھن۔

اور دوسری جانب، اس سوال پر لینہ کے لب اداسی بھری مسکان میں ڈھلے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جیسے اس سوال نے بہت سے زخم تازہ کئے ہوں۔

”عازسنان۔“ اس نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ”لیتیح عوف کے ہمارے اوپر اتنے قرض ہیں کہ اب تو ٹھیک سے یاد بھی نہیں کہ ہم کون سا قرض اتارنا چاہتے ہیں۔“

اور ایسا کہتے ہوئے اس کا لہجہ خود کے لئے شکایتی تھا۔ عاز اس کی آنکھوں میں موجود اس حسرت کو سمجھنے کی کوشش کرنے کی خاطر اسے دیکھتا رہ گیا۔ مگر لینہ کا یہ انداز اس کے لئے اجنبی ثابت ہوا تھا۔

"شہزادی۔۔۔" عاز نے اس کے اس طرزِ عمل پر کب سے ذہن میں گردش کرتے سوال کو زبان پر لانے کا ارادہ کیا۔ "لیتیح عوف (کچھ سوچ کر تمہید باندھی) آپ کی زندگی میں کیا حیثیت رکھتا ہے؟ صرف ایک مسیحا، ایک خیر خواہ کی؟"

اس کے لہجے میں کچھ جاننے کا تجسس پوشیدہ تھا جبکہ اس سوال کا جواب اس کے لئے زندگی اور موت کی حیثیت رکھتا تھا۔

Clubb of Quality Content

مقابل کھڑی لینہ چند پل اسے دیکھتی رہی، پھر آہستہ سے گردن موڑ کر حوض کے پانی کو تکنے لگی، جس میں ہر نئے قطرے پر دائرے سے بن رہے تھے، عین اسی پل اس کے چہرے پر ایک منفرد سی مسکان نے جگہ بنائی۔

عاز ناسمجھی سے اس کے پل پل بدلتے تاثرات ملاحظہ کر رہا تھا۔

"شہزادی۔۔۔"

اسے خاموش دیکھ وہ اپنا سوال دہرانا چاہتا تھا جب۔۔۔

''بے فکر رہیں عاز، ہمیں اب تک ان سے محبت نہیں ہوئی ہے۔'' عاز بری طرح چونکا، وہ آج ضرورت سے زیادہ صاف گوئی کا مظاہرہ کر رہی تھی۔ ''لیکن۔۔۔'' عاز کا سانس اٹکا۔ ''لیکن مستقبل کے بارے میں ہمیں کچھ نہیں معلوم۔''

اور اب کے عاز کو لگا تھا کہ وہ کبھی ہل نہیں پائے گا۔ کچھ ایسی ہی بے یقینی بھری صورتِ حال میں گھر چکا تھا وہ اس پل۔

جبکہ لینہ اب پوری طرح حوض کی جانب گھوم چکی تھی۔ یہ اشارہ تھا کہ وہ مزید اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔

Clubb of Quality Content

خیر، اگر وہ یہ ظاہر نہ کرتی تب بھی عاز سنان کے پاس اب مزید کچھ اور باقی نہ رہا تھا۔

اس کا دل خالی ہو چکا تھا۔ اور اسے لگنے لگا تھا کہ آج، اس لمحے میں پوری کائنات خالی ہو گئی ہے۔

ارمانوں کا جنازہ کچھ اس طرح نکلا تھا کہ اس کے لب سل گئے تھے۔

کبھی نہ کھلنے کے لئے۔

قلب پر لگا یہ گھاؤ کچھ اتنا ہی جان لیوا تھا۔

کسی ناسور کی مانند۔

اور کیا کبھی تم نے دیکھا ہے محبت کے تخت سے دھتکار کر اتارا گیا شخص، جو ایک وقت میں شہرِ محبت پر راج کرتا تھا؟

☆☆☆☆☆☆☆

غیر متوقع مہمان:

علی الصبح شروع ہوئی بارش ہنوز جاری تھی۔

بادلوں کی سیاہی بھی اسی طرح قائم تھی۔شاید آج وہ دل کھول کر برسنے کا ارادہ لئے آئے تھے۔

ایسے میں وہ اپنی وقتی رہائش گاہ کے صحن میں تکون شکل کے سایہ بان کے اندر رکھی اونچی پشت والی نشست پر براجمان تھا۔سایہ بان کے کناروں سے بارش کا پانی ٹپ ٹپ نیچے گر رہا تھا۔ بالکل اس طرح جس طرح اس صحن میں لگے پیڑ کے پتوں سے پھسلتا پانی زمین کا رخ کر رہا تھا۔

اور لیتھ عوف ان ٹپ ٹپ گرتی بوندوں پر نظریں ٹکائے،اس منظر کی خوبصورتی کو محسوس کرنے کی تگ ودو میں لگا تھا۔

ایک وقت تھا جب ایسے مناظر اس کے دل کی دنیا کو سکون کا احساس بخشتے تھے، مگر آج وہ کافی کوششوں کے بعد بھی اپنے اندر اس منظر کے حسن کو سما نہیں پا رہا تھا۔

جیسے اس بات سے انجان ہو کہ اسے اس لمحے میں کیسا محسوس کرنا چاہیئے۔

دوسری جانب،اس کے ساتھ موجود ضیغم میز پر رکھی چائے کی پیالی میں چینک سے چائے ڈالنے میں مصروف تھا۔

اس نے پیالی میں چائے نکالی اور دوبارہ سیدھے ہوتے ہوئے وہ پیالی لیتھ کی جانب بڑھائی، جس نے بنا اسے دیکھے وہ پیالی اس کے ہاتھ سے تھام لی تھی۔

اور اب اسے لبوں سے لگا رہا تھا۔

وہ چائے کی پیالی لبوں تک لے کر گیا۔

سایہ بان کے کناروں سے پانی کی کئی بوندیں زمین تک آئیں۔

ضیغم نے نگاہیں گھما کر اسے چائے کا گھونٹ بھرتا دیکھا۔

اور اسی اثنا میں اچانک، بہت اچانک ان دونوں کے اطراف، سایہ بان کے اندر ہی ایک نیلی روشنی سی پھوٹی۔

تیز چمک دار روشنی۔

ضیغم تیزی سے حرکت میں آیا، جبکہ لیتھ عوف اپنی جگہ یوں ہی اطمینان سے جما رہا۔

جیسے اس روشنی کے نمودار ہونے کے بعد بھی اس کے لئے چائے پینے سے زیادہ ضروری اور کوئی کام نہ ہو۔

البتہ ضیغم اس کے اطمینان کو ملاحظہ کئے بغیر اپنی تلوار برآمد کرتا اس روشنی کی جانب بڑھ چکا تھا۔ جو پوری طرح پھیل کر اب سمٹ رہی تھی، اور اس کے سمٹتے ہی اندر سے برآمد ہوا تھا عازسنان۔

ایک پل کے لئے تو ضیغم اسے وہاں پا کر ٹھٹھک کر رکا، مگر دوسرے ہی پل اپنی تلوار پر گرفت مضبوط کرتا اس کے نزدیک چلا آیا۔

"تم۔۔۔"

"ضیغم!"

ابھی ضیغم شہنشاہ لبیتح کے اس کٹر دشمن سے سوال وجواب کا سلسلہ شروع کرتا کہ لبیتح کی آواز پر ٹھہر کر اسے دیکھنے لگا جس نے چائے کی خالی پیالی درمیانی میز پر رکھتے، اسے ہاتھ کے اشارے سے پیچھے ہٹنے کا حکم صادر کیا تھا۔

"آنے دو اسے!"

وہ سنجیدہ تھا، ہمیشہ کی طرح۔ مگر کچھ تو تھا اس کے لہجے میں جس پر ضیغم حیران ہوا تھا۔ مگر کم از کم وہ اس حکم کی تعمیل میں کوتاہی نہیں برت سکتا تھا سو فوراً ہی اپنی تلوار غائب کرتا پیچھے

ہٹ گیا۔ جبکہ عازسنان اب ایک نگاہِ غلط ضیغم پر ڈالتا، مضبوط قدموں سے چلتا، آگے آکر لیتھ کے مقابل رکھی کرسی پر براجمان ہوا تھا۔

لیتھ نے اس کے بیٹھتے ہی چینک کا سرپوش ہٹایا، گرم چائے سے نکلتی بھاپ اوپر کو اٹھی۔

چندپل وہ اس بھاپ کو یوں ہی دیکھتا رہا، پھر نجانے کہاں سے چند جامنی رنگ کے پتے اپنی ہتھیلی پر لا کر انہیں اس چینک میں ڈالنے لگا۔

عاز سنان بغور اس کی ایک ایک حرکت ملاحظہ کر رہا تھا۔

جبکہ لیتھ اس کے تاثرات یکسر فراموش کیئے، سرپوش واپس ڈھکنے کے بعد چندپل ٹھہر کر اب دوبارہ اپنی چائے کی پیالی بھرنے لگا تھا۔ اپنی پیالی بھر کر اسے نے چینک اور ساتھ رکھی دوسری پیالی عاز کی سمت بڑھادی۔

اس عالم میں مہمان کو چائے پیش کرنا ایک روایت تھی۔ ہاں یہ روایت مہمان کے لئے پیالی میں چائے نکالنے کے بعد مکمل ہوتی تھی، پر کم از کم لیتھ عوف کسی اور کے لئے چائے کی پیالی نہیں بھر سکتا تھا۔ یہ اس کی شان کے خلاف تھا۔

عازچندپل جانچتی نظروں سے اس چینک کو دیکھتا رہا جس میں لیتیح نے جامنی رنگ کے پتے شامل کیئے تھے۔اس پل اسے اچھے سے معلوم تھا وہ چائے کے پتے نہیں تھے۔

دوسری جانب، لیتیح اس کے شکوک وشبہات پر بنا کوئی وضاحت دیئے اپنی پیالی دوبارہ لبوں سے لگا چکا تھا۔

عاز نے اسے وہی چائے پیتے دیکھا جو اس نے عاز کو پیش کی تھی، پھر تمام ابہام ایک طرف کرتا بلآخر ہاتھ آگے بڑھا کر خود بھی پیالی بھرنے لگا۔

اور اسے پیالی بھر کر لبوں سے لگاتا دیکھ لیتیح کے ہونٹوں کا ایک سرا اوپر کی جانب اٹھا تھا۔

جیسے عاز کی حرکات نے اسے محظوظ کیا ہو۔

وہ چائے کی پیالی کچھ ہی پلوں میں خالی کر چکا تھا۔لیتیح کی دوسری پیالی بھی خالی ہو کر درمیانی میز پر واپس آچکی تھی۔اور اب کے وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل تھے۔

ایک طرف آلتھس کا شہنشاہ اور دوسری طرف آشائن کا سابق ولی عہد۔

اس پورے عالم کے دو طاقتور ترین انسان اور ایک دوسرے کے سخت حریف۔

جو اگر آمنے سامنے ہوں تو ماحول بنا کسی وجہ کے بھی کشیدہ ہو جاتا تھا۔

لیتح کی بھوری آنکھیں عاز کی سیاہ آنکھوں پر ٹکی تھیں۔

اطراف میں بارش کی گرتی دھار سے مخصوص آواز پیدا ہو رہی تھی۔

اور اس سایہ بان کے اندر کی طرف تناؤ بھری فضا پھیلنا شروع ہو گئی تھی۔

یہ منظر بہت دیر تک ایسا رہا، اور یہ منظر مزید ایسا ہی رہتا اگر ضیغم نے کھنکھار کر ان دونوں کو خیالات کی وادی سے واپس نہ کھینچا ہوتا۔

عاز چونک کر سیدھا ہوا، لیتح نے بھی نگاہیں پھیریں۔

پھر دونوں کے درمیان چند پل یوں ہی خاموشی چھائی رہی، جسے عاز کی آواز نے توڑا۔

"ثقلین صامت کا اصل قاتل کون ہے لیتح عوف؟"

عاز کے لبوں سے ایک سوال آزاد ہوا تھا۔ خدشات اور تجسس کی فراوانی اپنے اندر سمائے آیا سوال۔ جس نے پل بھر کے لئے ان کے گرد گردش کرتی فضا کو ٹھٹھکنے پر مجبور کیا تھا۔

یہ کیا پوچھ رہا تھا عاز سنان؟

البتہ مقابل بیٹھے شخص کے تاثرات میں اس سوال پر معمولی سی بھی تبدیلی نہیں آئی تھی جیسے اسے اسی سوال کی توقع ہو۔

وہ چند پل عازسنان کو دیکھتا رہا، اور دیکھتا رہا پھر اس کی آنکھیں دلچسپی سے مسکرائیں۔ ٹھہر چکی ہوائیں بھی واپس جوش میں آئیں۔

"اگر آج تم یہ سوال نہ کرتے عازسنان تو مجھے کافی مایوسی ہوتی۔"

لیتھ نے کہا۔اور عاز نے اس کے انداز پر نظریں گھمائیں۔

"تم نے جابر عالم کے کان میں دھمکی بھری سرگوشی کر کے اسے سچ بتانے سے باز رکھا، تا کہ شہزادی اس معاملے کو مزید طول نہ دیں اور ایک طرف ہو جائیں۔ کیوں کہ آگے آنے والا خطرہ پچھلے سے بڑا ہے۔ کیا ایسا ہی ہے؟"

عاز کے ذہن نے اس سمے وہ منظر دہرایا تھا جب لیتھ نے جابر عالم کو گردن سے دبوچ رکھا تھا اور عاز کے اسے چھوڑنے کا کہنے پر اس نے جابر کو چھوڑنے سے قبل اس کے کان میں سرگوشی کے انداز میں کچھ کہا تھا۔

"تمہیں کیوں لگتا ہے عازسنان کہ میں تمہارے ان مفروضات کا جواب تمہیں دوں گا؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لیتھ نے کرسی سے پشت ٹکاتے پیر پر پیر جمائے، اور ایک ابرو استفہامیہ انداز میں اچکایا۔

جبکہ عازسنان کے چہرے کے زاویے، اس کے اس مغرورانہ انداز پر فوراً ہی بگڑے تھے۔

"ذہن پڑھنے کی طاقت میرے پاس بھی ہے لیتھ عوف (اس جادو کا استعمال ہر ایک پر نہیں کیا جاسکتا تھا، یہ جادو صرف ان دشمنوں کے لئے خاص تھا جو اس جادو کو رکھنے والے شخص کی گرفت میں ہوں) میں جانتا ہوں کہ ثقلین صامت کی موت کے پیچھے اسٹا ئجین کا ہاتھ نہیں، جابر نے اپنے دو کارندے ضرور بھیجے تھے، مگر وہ کامیاب ہونے کے بجائے خود بھی مارے گئے تھے۔ جابر عالم کو تو یہ بھی نہیں معلوم کہ ثقلین صامت کو مروانا کون چاہتا تھا۔ اس نے کبھی اس شخص کا چہرہ دیکھا ہی نہ تھا۔"

عاز نے جیسے اس کی معلومات میں اضافہ کرنے اور اپنی برتری جتانے کی خاطر اسے جابر عالم کے ذہن میں پوچھ گچھ کے دوران چلتی باتیں بتائی تھیں۔ وہ باتیں جنہیں لیتھ عوف جانتا تھا مگر عاز کو بتانے کے لئے آمادہ نہ تھا۔

"بہت خوب۔" عاز کی اس تفصیلی معلومات پر لیتھ کے چہرے پر مصنوعی داد دینے والے تاثرات ابھرے۔ "جب تمہیں سب کچھ معلوم ہے تو پھر یہاں آنے کی وجہ؟"

وہ اپنے دائرے سے باہر نکلنے کے لئے تیار نہ تھا نا ہی عاز کو اپنے دائرے میں داخل ہونے کی اجازت دے رہا تھا۔

"کیا تمہیں نہیں لگتا ہمیں جاننے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ اٹھائیس سال قبل پیش آئے اس واقعے کے پیچھے اصل چہرہ کس کا تھا؟"

اور ایسا کہتے ہوئے عازسنان کا ذہن ایک بار پھر ماضی کا سفر کر کے دو ماہ پیچھے گیا تھا اس لمحے میں جب کسی سیاہ دھویں کی مانند گردش کرتی شیطانی طاقت نے اسے لییتح عوف کے لینہ کی رہائش گاہ پر موجود ہونے کی اطلاع پہنچائی تھی۔

نجانے کیوں عازسنان کا دل کہتا تھا کہ یہ دونوں واقعات آپس میں جڑے ہوئے تھے۔ پر آخر ان دونوں واقعات میں اتنا طویل فاصلہ کیوں تھا؟ بس یہیں آ کر وہ الجھ گیا تھا۔

"ہم؟"

لییتح کی آنکھیں سکڑ کر پھیلیں، وہ عازسنان کے پچھلے جملے میں موجود اس ایک لفظ پر اٹکا تھا۔ اور اس کا یہ سوال اس عجیب انداز میں آیا تھا کہ عازسنان ماضی کے اُس لمحے سے جھٹکے سے باہر نکلا تھا۔

"اس خطرے کی لپیٹ میں مستقبل میں آلتھس اور آشائن دونوں آسکتے ہیں لیتیح عوف۔"

عاز نے ایک ایک لفظ پر زور دیا۔

"آلتھس کو کیسے سنبھالنا ہے مجھے اچھے سے معلوم ہے۔باقی آشائن کی تباہی (توقف کیا) میرے لئے مہنگا سودا نہیں۔"

اس کا انداز للکارتا ہوا تھا۔عاز نے سختی سے مٹھیاں بھینچ کر کھولیں۔

"لیتیح عوف۔۔۔" پھر وہ دونوں ہاتھ درمیانی میز پر جماتا آگے کو ہوا اور اس کی آنکھوں میں جھانکا۔"شہزادی تمہارا کوئی احسان اتارنے کی خاطر آلتھس ضرور آرہی ہیں، مگر انہیں اپنی سرزمین بہت عزیز ہے۔ایسا کچھ مت کرنا جس سے انہیں تکلیف پہنچے۔"

یہ کہتے ہوئے عاز کا لہجہ تنبیہی تھا۔اور اب کے طیش میں آنے کی باری لیتیح کی تھی۔

اس کی پرسکون آنکھوں میں یک دم ہی جیسے تلاطم سا برپا ہوا۔

"تم نے کیسے سوچ لیا کہ لینہ یارا کی خاطر میں آشائن سے بدلے کا ارادہ ترک کردوں گا (اس کا لہجہ پراسرار تھا) لگتا ہے تم ابھی لیتیح عوف سے ٹھیک سے واقف نہیں ہو عاز سنان۔" وہ پیر

سے پیر ہٹاتا سیدھا ہوا، اور جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا۔ ”مجھے اپنی سلطنت اور رعایا کے لئے کیا کرنا ہے میں اچھے سے جانتا ہوں۔ تم اپنی سلطنت کو سنبھالو۔“ کہہ کر وہ عادتاً اپنی قبا جھٹکتا آگے بڑھا، پھر کچھ سوچ کر دوبارہ ٹھہرا اور پلٹ کر ایک تمسخرانہ نگاہ اس کے اوپر ڈالی۔ ”میں تو بھول گیا (تمہید باندھی) تم تو لینہ یارا کی خاطر اپنی سلطنت چھوڑ آئے ہو۔“

اس کے انداز میں استہزاء کی وہ کیفیت تھی کہ عاز کو اپنا پورا وجود نشانے کی زد پر محسوس ہوا تھا۔ وہ شکن زدہ پیشانی کے ساتھ، لب بھینچتا ہوا اپنی نشست سے اٹھا۔

اب کے وہ دونوں ایک بار پھر ایک دوسرے کے مقابل تھے۔

درمیان میں ایک گول میز حائل تھی۔

اور ان کی شعلہ بنی نظریں ایک دوسرے پر ٹکی تھیں۔

”تمہارے انتقام کے اس عمل میں۔“ عاز نے پہل کرتے چبا چبا کر الفاظ ادا کیئے۔ ”شہزادی کو ایک کھروچ بھی آئی تو تمہارے تابوت میں آخری کیل میں ٹھونکوں گا لیتج عوف، ویسے بھی آج نہیں تو کل تمہیں مذاکرات کی میز پر آنا پڑے گا۔ اور تمہیں اس میز پر ”وہ“ ہی لائیں گی۔“

وہ کہہ کر ایک قدم پیچھے ہٹا، اور لیتیح کی آنکھیں سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں سرخ ہوئیں۔

”تمہاری اتنی جرأت!“

اس نے دھاڑ کر کہتے، درمیانی میز کی سمت ایک اشارہ کیا اور وہ میز کسی سوکھے پتے کی طرح لہراتی ہوئی دور دیوار میں جا کر لگی۔ البتہ لیتیح کے جادو کی زیادتی کے باعث دیوار میں لگنے سے قبل ہی اس کے دو ٹکڑے ہو چکے تھے، چینک اور پیالیاں بھی بہت پہلے ہی زمین بوس ہو تیں کرچی کرچی ہو کر یہاں وہاں بکھر گئی تھیں۔

دوسری جانب، لیتیح کے اس طیش کے جواب میں عازنے بھی اپنا ہاتھ بلند کرتے، ان کے سروں پر پھیلے سایہ بان کی سمت اشارہ کیا تھا۔ اور اس کے اس عمل سے وہ سایہ بان ٹکڑوں میں بٹ کر یوں اڑا تھا جیسے کوئی چھوٹا سا دھماکہ ان کے اطراف ہوا ہو۔

اور اب کے سایہ بان کے غائب ہو جانے پر بارش کی تیز بوچھاڑ انہیں بھگانے لگی تھی۔ ضیغم تیزی سے سیدھا ہو کر لیتیح کے لئے چھتری لانے کی خاطر اندر کو بھاگا، جبکہ عاز اور لیتیح اپنی اپنی طاقت کا مظاہرہ دکھا دینے کے بعد اب ایک دوسرے پر اپنی خون آشام نظریں گاڑے کھڑے تھے۔

چند پل یوں ہی ان دونوں کی جارحیت کی بو اطراف میں پھیلتی رہی۔

اور پھر۔۔۔

ضیغم لیتھ کے لئے نیم کروی شکل کی چھتری لے آیا اور اس کے سر پر تانے کھڑا ہو گیا۔ جبکہ عاز اب ایک نگاہِ غلط اس پر ڈالتا اپنی نیلی روشنی پیچھے چھوڑتا وہاں سے غائب ہوا تھا۔

پیچھے تڑاتڑ برستی بارش کے باعث بھیگ چکا لیتھ عوف گویا انگاروں پر لوٹا تھا۔ جبکہ اس کی سرخ آنکھیں اس کے غصے کی شدت کا پتہ دینے کے لئے کافی تھیں۔

اور پھر،

دو حریفوں کی ملاقات کو ایسا ہی تو ہونا چاہیئے تھا۔

نہیں؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس پل جب لیتیح کی رہائش گاہ پر کشیدگی بھری فضا چھائی تھی وہیں دوسری جانب اس مکان سے دور، بہت دور، کئی میلوں کے فاصلے پر کسی پتھریلے پہاڑ کے اندر بنی غار کے تاریک منظر میں ایک انجان شخص داخل ہوا تھا۔

اپنی اعلیٰ قبا کے اوپر سرمئی چغہ پہنے، وہ غار کے اس مقام پر آکر ٹھہرا، جہاں اس غار کا حکمران اپنے مخصوص چکور چبوترے پر کھڑا، اپنے سر کے اوپر گول گول گردش کرتے شیطانی سائے کے سیاہ و سرخ دھویں کی مانند دکھائی دیتے جسم سے نکلتی آوازوں میں چھپے پیغامات سن رہا تھا۔

کہ دفعتاً اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اور عین اسی پل اس کے لبوں پر ایک شیطانی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔

”خوش آمدید ساتھی!“

اس نے بنا پیچھے مڑے آنے والے کا استقبال کیا تھا۔ اور نووارد کے چغے سے ڈھکے چہرے پر بھی ایک خوش گوار مسکراہٹ نے جگہ بنائی تھی۔

وہ چند پل اسے اپنے شیطانی سائے سے بات کرتا دیکھتا رہا، پھر مزید آگے آیا۔

"تمہاری طاقتوں کا کیا حال ہے؟"

اب کے منظر کچھ یوں تھا کہ آنے والا شخص چبوترے کے نیچے کھڑا تھا اور اس غار کا حکمران چبوترے کے وسط میں۔

"میری طاقتوں کو استحکام چاہیئے۔" وہ بنا پلٹے ہی بولا۔ "تمہارا جنگ کا منصوبہ کہاں تک پہنچا؟ عاز اور لیتیح کو کسی غیر طاقت کے اس کھیل میں ملوث ہونے کا علم ہو چکا ہے۔ ہمیں منصوبے میں تیزی لانے کی ضرورت ہے۔"

اس کے خوش گوار تاثرات میں فکر سی گھلی۔

اور نو وارد نے اس کی بے تابی پر ٹھنڈی آہ بھری۔

"بے وجہ کسی جنگ کا آغاز کرنا قریباً ناممکن ہے، ویسے بھی لیتیح عوف اب آسان ہدف نہیں۔"

اس نے اپنی الجھن بیان کی تھی۔ اور چبوترے کے وسط میں کھڑا شخص تیزی سے گھوما تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

”دس سال قبل بھی تو تم نے معمولی سی وجہ کی بنا پر آلتھس پر چڑھائی کر دی تھی۔اب۔۔۔اب کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ کیا تم بھول گئے کہ کس طرح تمہاری خاطر میں نے ثقلین صامت کو راستے سے ہٹایا تھا۔“

اس غار کے حاکم نے حزام سماک (آشائن کا سلطان،لینہ یارا کا باپ) کو گھیرنا چاہا۔اور اس بات پر حزام کے چہرے کے زاویے بگڑے۔

”ثقلین صامت کی کتاب میں تمہارے بارے میں بھی معلومات موجود تھی۔اس لئے یہ مت کہو کہ اسے تم نے میری خاطر مارا تھا۔“

حزام بگڑا تھا۔

کیوں کہ،وہ دبنے والوں میں سے نہ تھا اور یہ بات اس نے اپنے اس جملے سے واضح کر دی تھی۔

جبکہ حزام کے اس دوٹوک جواب پر مقابل کی آنکھوں میں ناگواری ابھری،اور وہ ایک بار پھر رخ موڑ گیا۔

ساٹھ سال بیت گئے تھے اسے اس غار میں رہتے ہوئے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ باہر کی دنیا دیکھنے کے لئے بے تاب تھا۔

وہ ہر منفی طاقت کو اپنے اندر سمانے کے لئے بے تاب تھا۔

''ایسی ہی بات ہے حزام تو پھر اس وعدے کا کیا جس کی آس پر میں زندہ ہوں۔'' دوبارہ رخ موڑ چکا وہ اپنے سر پر منڈلاتے سرخ و سیاہ دھویں کو دیکھتا خواب کی سی کیفیت میں بولا۔ ''دس سال قبل جو جنگ ہوئی تھی اس میں خون ریزی نہ ہوئی تھی۔ اس میں زیادہ جانوں کا ضیانہ ہوا تھا۔ لوگ بھوکے نہیں مرے تھے۔ خاندان کے خاندان نہیں اجڑے تھے۔" ایسا کہتے ہوئے اس کی آواز میں غیر انسانی پن تھا۔'' میدانِ جنگ میں لہو کے کھیل کے شدت اختیار کرنے سے قبل ہی لیتح عوف نے اپنے دس ساتھیوں کو بچانے کی خاطر خود کو آشائن کی قید میں دے دیا تھا۔ تم نے لیتح کی حراست کے بعد ان دس لوگوں کو مارا، مگر بس دس۔۔۔'' وہ پاگل پن کی حد تک سفاک تھا۔ ''اس کے سپہ سالار بھائی سے گٹھ جوڑ کے بعد تم نے اسے فوجی دستے کو جنگ کے میدان میں وقت پر نالانے کا کہہ کر جو لائحہ عمل ترتیب دیا تھا اس کے باعث لیتح عوف تو حراست میں آگیا، مگر لاکھوں لوگوں کی آہ و بقا، ان کے گھروں کا اجڑنا، ایک پوری سلطنت کے زوال پر اس کی عوام میں افراتفری اور خوف و

ہر اس کا پروان چڑھنا۔ اور اس سب کے بعد منفی طاقتوں کا غلبہ قائم ہونا۔ ایسا کچھ بھی تو نہ ہو سکا تھا۔" اس کی آنکھوں میں درندگی کا رنگ نمایاں تھا۔ "اگر پچھلے دس سالوں میں آلتھس میں خانہ جنگی نا چلی ہوتی تو میری طاقتوں کا کیا بنتا؟ تم نے اٹھائیس سال قبل جب مجھے اس غار میں دریافت کیا تھا۔ تب میری طاقتوں کو نئے سرے سے پروان چڑھانے کا جو عہد مجھ سے کیا تھا وہ کب پورا ہو گا؟ میں نے اپنی طاقتوں کے سب سے کم درجے پر بھی تمہاری مدد کی تھی حزام، اور تم ان اٹھائیس سالوں میں میری خاطر ایک عظیم جنگ تک اس عالم میں نہ کروا سکے۔"

وہ اب کے اپنی بے رحم آنکھیں حزام سماک کے چہرے پر گاڑے خود کو جیسے مظلومیت کی چادر میں لپٹا ثابت کر رہا تھا۔ البتہ حزام نے اس کے اس انداز پر بے زاریت سے آنکھیں گھمائی تھیں۔

شاید وہ اس کے اس ناٹک کا عادی تھا۔

"ساٹھ سال سے تم یہاں پھنسے ہوئے ہو، میں نے اٹھائیس سال قبل تمہیں یہاں دریافت کیا تھا۔ اور اُس سمے بتیس سال کے طویل عرصے کے باوجود تم چاک و چوبند تھے اور تمہاری

طاقتیں عروج پر نا سہی، مگر زوال پر بھی ہرگز نہ تھیں۔اس لئے اس ڈھونگ کی ضرورت نہیں ہے۔ تھوڑا اور صبر کرو، تمہارا اور میرا مقصد جلد پورا ہو گا۔"

حزام سماک کا لہجہ بھی اس غار کے حاکم سے کچھ زیادہ مختلف نہ تھا۔وہ دونوں طاقت و منصب کے حریص لوگ ایک ہی مقام پر جمع ہو چکے تھے۔

"صبر۔۔۔"البتہ مقابل کو یہ مشورہ زیادہ نہ بھایا تھا۔"اور کتنا انتظار کرنا ہے مجھے؟"وہ چلا اٹھا۔"تمہیں آلتھس پر چڑھائی کرنے سے کیا چیز روک رہی ہے آخر؟"

وہ بے چین تھا۔طاقت حاصل کرنے کی ہوس اس کے سر پر سوار تھی۔

"دھیرج!"حزام سماک نے ہاتھ اٹھا کر اسے خود پر قابو پانے کا اشارہ کیا تھا۔"دس سال قبل آشائن کی رعایا میرے ہر فیصلے پر آنکھ بند کر کے بھروسہ کرتی تھی۔ مگر اب وقت بدل گیا ہے۔تمہاری جلد بازی میں کی گئی ایک غلطی کے باعث پچھلے دو ماہ سے جو کچھ شاہی محل میں چل رہا ہے اس نے کئی وزرا کو شکوک و شبہات میں ڈال دیا ہے۔ایسی صورتِ حال میں ان کا اعتماد واپس حاصل کرنا زیادہ اہم ہے۔اس موقع پر میرا ایک غلط فیصلہ میرا تخت چھین سکتا

ہے۔اور اگر ایسا ہوا تو نقصان تمہیں بھی اٹھانا پڑے گا۔اس لئے سوچ لو کہ تمہیں مزید انتظار کرنا ہے یا تاریخ کی سب سے عظیم جنگ کو دیکھنے کا موقع گنوانا ہے؟"

حزام کو معلوم تھا کہ اسے مقابل کو کیسے قابو کرنا ہے اور اس نے اس سے وہی حربہ آزمایا تھا۔

اور یہ حربہ واقعی کارگر ثابت ہوا تھا۔کیوں کہ مقابل بلآخر شانت ہو گیا تھا۔

"خیر۔۔۔"حزام سماک نے دوبارہ آغاز کیا۔"لیتح عوف اب پہلے سے زیادہ خبر دار اور محتاط ہے۔دس سال قبل اس کے پاس طاقت تو تھی مگر اس کی کم عمری اور ناتجربہ کاری اس کی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ بن گئی تھی۔مگر اب ایسا نہیں ہے۔اس لئے ہمیں ایک پختہ لائحہ عمل کی ضرورت ہے۔مگر۔۔۔"

وہ ٹھہرا، پھر کچھ سوچ کر اس کے چہرے پر ایک چمک سی ابھری۔

"مگر فی الحال میں مخالف قوتوں کا لائحہ عمل جاننے کے لئے بے تاب ہوں۔اس مرتبہ چال ہم نہیں چلیں گے بلکہ ان کے چال چلنے کا انتظار کریں گے۔کسی اور کی بچھائی گئی بساط پر اسے مات دینے کا مزہ ہی الگ ہے۔"

اس کے چہرے پر پھیلی چمک میں اضافہ ہوا۔اور مقابل اس چمک کو بغور دیکھنے لگا۔

”تم اپنے حصے کا کام سنبھالو حزام، اور میں اپنے شیطانی چیلوں کو کام پر لگاتا ہوں۔ آخر عالمِ طلسمات میں تھوڑا بہت فساد تو پیدا ہونا چاہیے۔ ویسے بھی اب وہ وقت دور نہیں جب میری طاقتیں اس عالم کی ہر جادوئی طاقت کو پیچھے چھوڑ دیں گی۔“

اس نے اٹھی گردن کے ساتھ کہتے فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔ اور اب کے حزام کی آنکھوں میں بھی مستقبل کی فتح کا سوچ کر ایک عزم سا جاگا تھا۔

مخالف قوتوں کو خاک کی نذر کرنے کا عزم۔

اپنے شیطانی منصوبوں کی جیت کا عزم۔

اور نجانے ان دو افراد کا یہ عزم کتنے ہی لوگوں کو پاتال میں دھکیلنے والا تھا؟

☆☆☆☆☆☆☆

روانگی:

وہ ایلِف کے مکان کے باہر اپنے گھوڑے کے نزدیک کھڑا تھا۔اور لینہ یارا اس وقت اس کے مقابل موجود تھی۔

کچھ گم سم، کچھ اداس۔

دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں مروڑتی ہوئی، وہ عازسنان کی باتیں خالی الذہنی کے عالم میں سن رہی تھی۔

جو کہہ رہا تھا کہ۔۔۔

"اُس روز آپ کی باتوں کا جواب نہ دے سکا تھا۔ذہن کچھ اتنا ہی بوجھل تھا۔" وہ بے وجہ مسکرایا۔ "مگر آج۔۔۔آج آپ کو ایک بات کی یقین دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ مجھے آپ کا ہر فیصلہ منظور ہے۔" اس کے لہجے میں معمولی سی بھی لغزش نہ تھی۔ "آپ کا اور آپ کے فیصلوں کا احترام مجھ پر لازم ہے۔اور میں کبھی ان فیصلوں کے خلاف نہیں جاؤں گا۔ مگر۔۔۔" اس نے تمہید باندھی۔لینہ کچھ بے چین ہوئی۔ "مستقبل میں اگر مجھے لگا کہ آپ

کو آلتھس میں کسی بھی قسم کا خطرہ ہے تو آپ کو وہاں سے نکالنے کی خاطر میں اپنے سامنے آنے والے ہر شخص سے لڑوں گا۔ پھر چاہے وہ شخص لیتیح عوف ہی کیوں نہ ہو۔"

وہ مضبوط لہجے میں کہتا اسے یہ باور کروانا چاہتا تھا کہ وہ اکیلی نہیں ہے۔اور اسے جب بھی مدد کی ضرورت پڑے گی وہ حاضر ہو گا۔

لینہ کی آنکھوں میں تاسف ابھرا۔وہ جانتی تھی کہ مقابل کھڑا شخص تکلیف میں ہے۔ مگر وہ اس تکلیف کی وجہ جانتے ہوئے بھی اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

"آپ۔۔۔کہاں جارہے ہیں؟"

اس کے لہجے میں اداسی کا غلبہ تھا۔عازنے بغور اس کی فکر مند آنکھوں کو دیکھا۔

پھر ایک گہری سانس کھینچتا ہوا بولا۔

"کچھ ضروری کام نمٹانے ہیں مجھے پہلے،اس کے بعد ایک طویل سفر میرا منتظر ہے۔"

وہ کہہ کر ایک پر خلوص مسکان اس کی جانب اچھالتا، جست لگا کر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا تھا۔

"الوداع شہزادی، اپنا خیال رکھئے گا۔ اگر خدا نے چاہا تو کبھی کسی سفر میں دوبارہ ملاقات ہو گی۔"

اس نے کہتے ساتھ اپنے گھوڑے کا رخ موڑ لیا تھا۔ یہ روانگی اتنی بھی آسان نہ تھی۔

پیچھے لینہ کی آنکھوں میں نمی جمع ہوئی۔

"الوداع عاز، ہو سکے تو ہمیں معاف کر دیجئے گا۔"

وہ عقب سے کہتی ٹھہری نہیں تھی، بلکہ اس سے اپنی نم آنکھیں چھپانے کی خاطر فوراً ہی پلٹ گئی تھی۔ جبکہ اپنے گھوڑے کی باگ تھامے واپسی کی منزل کو تکتے عاز کی آنکھوں میں بھی کچھ دیر قبل چھایا اطمینان اب رخصت ہوا تھا۔ اور اس کی جگہ ایک زخمی سا تاثر ابھرا تھا۔

"کاش کہ میں نے آپ کو اُس دن روک لیا ہوتا تو ہمارا رشتہ وقت کی دھول میں لپٹ کر خاک نہ ہوا ہوتا۔"

اور ایسا کہتے ہوئے اس کی آنکھوں کی ساخت پر سرخی اتری تھی۔

"الوداع شہزادی، کچھ غلطیوں کا واقعی کوئی مداوا نہیں ہوتا۔"

وہ گردن گھما کر اسے مکان کے اندر داخل ہوتا دیکھتا رہا۔

ایک حسرت سی تھی اس کی آنکھوں میں۔

وہ اب کبھی اس کی زندگی کا حصہ بن کر اس کے قلب کو سکون کا احساس نہیں بخش سکتی تھی۔

یہ سوچ ہی روح پر ضرب سی لگانے کے لئے کافی تھی۔

صرف دو ماہ، ان دو ماہ میں اس کی زندگی پوری طرح تلپٹ ہو گئی تھی۔

اور ستم یہ تھا کہ وہ کسی سے شکوہ کرنے کی حالت میں بھی نہ تھا۔

وہ اسے مکان کے اندر گم ہونے تک تکتا رہا، پھر یہ یقین ہو جانے پر کہ وہ حقیقتاً اُس کی نظروں اور زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دور ہو گئی ہے گردن پھر موڑ کر بے جان نظریں واپسی کی راہ پر ٹکاتا، گھوڑے کی باگ پر گرفت مضبوط کر کے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

جبکہ پیچھے چھوٹ گئے مکان کی کھڑکی سے لینہ یارا نے اس کے گھوڑے کو وہاں سے نکلتا دیکھ لینے کے بعد اپنی مایوس نگاہیں پھیر لی تھیں۔

دل اُس کی اداسی پر غمگیں ہو چکا تھا۔

جو بھی تھا، ایک وقت میں وہ اس کا سب سے قریبی ساتھی رہا تھا۔

"کیا سوچ رہی ہو؟"

ابھی وہ کھڑکی کے پٹ بند کرتی پلٹی ہی تھی کہ مقابل کھڑی ایلف کو دیکھ کر ٹھہر گئی۔ پھر سر جھٹکتی، بھاری قدموں کے ساتھ آہستہ سے چلتی مسہری پر جا بیٹھی۔

"ہم نے عاز کو کافی تکلیف پہنچائی ہے ایلف۔"

مسہری پر بیٹھتے ہی وہ دونوں ہاتھ گود میں رکھتی نظریں جھکا چکی تھیں۔

ایلف نے پل بھر کو نفی میں سر ہلایا۔ پھر قدم قدم چلتی اس کے نزدیک آکر بیٹھی۔ اور ہاتھ آگے بڑھا کر اس کی ٹھوڑی کو اونچا کیا۔

"کیا تم ولی عہد کا ساتھ چاہتی ہو، پہلے کی طرح؟"

اس نے لینہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے یہ سوال ادا کیا تھا۔ اور اس سوال پر اس کی آنکھوں میں سایہ سا لہرایا تھا۔

وہ بہت دیر تک کچھ کہہ نہ سکی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا وہ ایسا چاہتی تھی؟

اس نے اپنے دل سے پوچھا۔ مگر دل خالی تھا۔ کوئی جواب موصول نہ ہوا۔

"یاد ہے لینہ میں نے ایک دفعہ تم سے سوال کیا تھا کہ اگر کبھی آشائن اور عازدونوں نے تمہیں منتخب نہ کیا تو تم کیا کرو گی؟"

ایلف نے سوالیہ ابرو اچکائے، اور لینہ کا ذہن ماضی کے کسی واقعے سے زور سے جا کر ٹکرایا۔ مگر اب کی بار اس کی گردن اثبات میں ضرور ہلی تھی۔

"تمہیں یہ بھی یاد ہو گا کہ جب آشائن اور عاز نے تمہیں چھوڑ دیا تھا تب تم نے کیا فیصلہ لیا تھا؟"

Clubb of Quality Content!

ایلِف کی جانب سے ایک اور سوال آیا۔ اور لینہ نے ایک بار پھر گردن کو خم دیا۔

"کیا فیصلہ لیا تھا تم نے؟"

ایلف پوچھ رہی تھی اور اب کی بار لینہ کو سوچنے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔ اسے اس کا فیصلہ از بر تھا۔

"ہم نے فیصلہ لیا تھا کہ جس نے ہمیں چھوڑ دیا، اب ہم پلٹ کر دوبارہ اس کی طرف کبھی نہیں جائیں گے۔"

اس نے اپنے عزم کو دہرایا اور پل بھر میں اس کی الجھن کا جواب اس کے سامنے تھا۔

"بہت خوب۔" ایلِف کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔ "اس لئے صرف ہمدردی اور ایک اچھے دوست کے غم سے مغلوب ہو کر کوئی غلط فیصلہ مت لینا۔ تم نے کسی کا دل نہیں دکھایا، بس اپنے لئے وہ راہ چنی ہے جو تمہارے دل کی آواز تھی۔ اب خود کو قصوروار سمجھنا چھوڑ دو، تمہارا فیصلہ غلط نہیں ہے۔"

اس نے گود میں دھرے اس کے دونوں ہاتھ تھامے، اور لینہ کے کندھوں سے جیسے منوں بوجھ سرکا۔ کچھ دنوں سے طبیعت پر چھائی کثافت دور ہوئی اور وہ کھل کر مسکرادی۔

"ہم سوچتے ہیں ایلف۔" وہ شکر گزاری کے رنگ آنکھوں میں سمائے اسے تک رہی تھی۔ "ہم سوچتے ہیں کہ ہر لینہ یارا کے پاس ایک ایلِف ہونی چاہیئے۔ جو اس کی ہر بات بنا کہے یوں ہی سمجھ لے، جس طرح ہماری ایلف ہمیں سمجھتی ہے۔"

اپنے آخری جملے پر وہ اٹھی گردن کے ساتھ کہتی مغرورانہ انداز اختیار کر گئی تھی۔

ایلف کے لبوں پر پھیلی مسکان گہری ہوئی۔ پھر اس مسکراہٹ نے شرارت کا رنگ اوڑھ لیا۔

"بات تو سہی ہے۔ مگر کیا ہے نا کہ ہر لینہ یارا، میری لینہ جتنی معصوم اور نرم دل نہیں ہوتی۔"

وہ کھل کر ہنسی تھی۔ لینہ بھی ہنس پڑی۔

پھر چند لمحات ان کی ہنسی یوں ہی فضا میں رس گھولتی رہی کہ یک دم ہی۔۔۔

"میں تمہیں بہت یاد کرنے والی ہوں لینہ۔"

ایلف کے جملے نے لینہ کی ہنسی کو آہستہ سے سمیٹا۔ وہ تھم گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم ہمارے ساتھ آلتھس نہیں چل رہی؟"

اس کی آنکھوں میں کوئی اندیشہ جاگا تھا۔

"لینہ۔۔۔"

ایلف نے اس کے ہاتھوں پر گرفت مضبوط کی۔

"کچھ مت کہنا ایلِف تم ہمارے ساتھ نہیں چل رہی، ہے نا؟"

لینہ نے اس کی کسی بھی وضاحت کو سنے بغیر ہی بے یقینی سے کہتے درمیان میں اس کی بات کاٹی۔

”میری بات سنو۔“ ایلف نے اسے تھمنے کا اشارہ کیا تھا۔اور وہ بہت کچھ کہنے کی چاہ کے باوجود اب کے رک گئی تھی۔البتہ اس کی آنکھوں کی چمک ماند پڑ چکی تھی۔”بابا کے قاتل کا پتہ چل چکا ہے لینہ،اور وہ قاتل اب اس دنیا میں نہیں۔سو،میری سب سے بڑی ذمہ داری مکمل ہو گئی ہے۔مگر کچھ کام ہیں، بابا کے چھوڑے گئے کچھ ادھورے کام جنہیں میں پورا کرنا چاہتی ہوں۔“

وہ خاموش ہوئی اور لینہ نے لبوں کو حرکت دی۔

”تم تمہارے بابا کی کتاب کا مواد دوبارہ ڈھونڈ کر اسے مکمل کرنا چاہتی ہو؟“

لینہ نے مقابل کا جواب جانتے ہوئے بھی سوال داغا تھا۔

اور ایلِف نے اثبات میں گردن ہلائی تھی۔

”ایسا ہی ہے۔“

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایلیف بولی اوراب کے لینہ گہری سانس بھر کر رہ گئی۔

"یہ کام تم آلتھس میں رہ کر بھی تو کر سکتی ہو، ہم لیتیج سے کہیں گے وہ اس مواد کو ڈھونڈنے میں تمہاری مدد۔۔۔"

"لینہ۔۔۔" ابھی لینہ اپنی بات مکمل کرتی کہ ایلف نے نرمی سے اسے ٹوکا۔ "میں یہ کام خود اپنے بل پر کرنا چاہتی ہوں، کسی کی بھی مدد کے بغیر۔"

اس کی آواز مدھم ہوئی۔ مگر لینہ اب بھی مطمئن نہ ہوئی تھی۔

"مگر یہ سب بہت خطرناک ہے۔ تمہارے بابا نے اُس کتاب کی وجہ سے کئی دشمن بنا لئے تھے ایلف۔ ساٹھ سال پہلے جو کچھ ہو چکا ہے، اسے ماضی ہی رہنے دو۔ کیوں اسے کرید کر خود کو خطرے میں ڈال رہی ہو؟"

لینہ بضد تھی۔ ایلف اس کی فکر پر مسکرا کر رہ گئی۔

"تم بھی تو ماضی کے صفحات پلٹنے کی خاطر ہی اس سفر پر آئی تھی لینہ۔ اور آج بھی تو تم ان صفحات کو کھول کر واپس پڑھنے کا ارادہ رکھتی ہو۔"

ایلف نے اپنے لفظوں پر زور دیا اور لینہ مجسم ہو گئی۔ جیسے ہلنے کی سکت باقی نہ رہی ہو۔

"کیا تم نہیں جاننا چاہتی تھی کہ اصل سیاہی کا گڑھ آلتھس ہے یا آشائن؟"

ایلف نے مزید کہا اور لینہ نے نظریں چرائیں۔ وہ واقعی ایلف سے کچھ چھپانے کی اہلیت نہیں رکھتی تھی۔

"میں ہمیشہ سے تم سے پوچھنا چاہتی تھی کہ یوں اچانک تم اس سفر پر کیوں آئی۔ مگر پھر میں نے از خود اندازہ لگا لیا کہ تمہیں یقیناً آلتھس میں کچھ ایسا پتہ چلا تھا جس کے بعد تم شاہی گھرانے کی طرف سے شک میں پڑ گئی تھی۔ اور اسی باعث تم یہاں آئی تھی۔ کیا ایسا ہی ہے؟"

ایلف کی نظروں میں سوال تھا اور اب لینہ مزید خاموش نہیں رہ سکتی تھی۔ اس نے گہری سانس بھرتے اثبات میں سر ہلایا، پھر بولی۔

"جو راز تمہیں کھوجنے ہیں، وہی ہمیں کھوجنے ہیں۔ بہتر نہیں ہے ہم ساتھ کام کریں۔ تم میرے ساتھ آلتھس چلو۔"

Clubb of Quality Content!

اور آخر کار اس نے ایلف کے جملوں ہی میں اپنے مطلب کی بات ڈھونڈ لی تھی۔ایلف سر تھام کر رہ گئی۔

”تم کافی چالاک ہوتی جارہی ہو لینہ۔“

اس نے تھک کر کہا تھا۔

”تو پھر اسے ہاں سمجھوں؟“

لینہ کے چہرے کی ماند جوت پھر جل اٹھی۔وہ کچھ پر جوش ہوئی تھی۔

”مجھے کچھ وقت دو، گاؤں کے چند معاملات ہیں جو حل کرنے ہیں۔اس کے بعد اگر تمہارے شہنشاہ نے اجازت دی تو میں تمہاری طرف آجاؤں گی۔“

ایلف نے اسے اطمینان دلانا چاہا۔

”تم ہماری دوست ہو ایلف، آلتھس میں آنے کے لئے تمہیں لیتھ کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔“

لینہ نے برا منایا۔

”میں تمہاری دوست ضرور ہوں، مگر تعلق تو میر آشائن سے ہے نا۔“

ایلف نے جیسے اسے کچھ یاد دلایا تھا۔

اور لینہ اپنی جگہ خاموش ہو گئی تھی۔ کیوں کہ اسے علم تھا کہ ایلف غلط ہر گز نہیں کہہ رہی۔

مگر یہ خاموشی ایک پل کی ہی تھی۔ کیوں کہ اگلے ہی لمحے وہ پھر اپنی جون میں واپس لوٹی تھی۔

”خیر، ہم لینچ سے بات کریں گے۔ تم آلتھس ضرور آؤ گی۔ ہم زیادہ وقت تم سے دور نہیں رہ سکتے۔“

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے انداز میں مان سا تھا۔

ایلف کے لبوں کو بے اختیار مسکراہٹ نے چھوا۔

”فی الحال تم اپنے سفر کی تیاری کرو، اور میری طرف سے بے فکر رہنا۔ اس گاؤں میں تمام لوگ میرے اپنے ہی ہیں۔“

اس کے ہاتھ نرمی سے چھوڑتے ہوئے اسے جیسے باور کروایا تھا کہ کچھ دیر میں اس کا سفر شروع ہونے والا ہے۔

اور لینہ بھی یک دم ہی کسی خواب سے جاگی تھی۔

"ایک نیا سفر!"

اس نے بے ساختہ طویل سانس کھینچتے ہوئے کہا۔اور یہ بات کہتے سمے اس کے لہجے میں برسوں کی تھکان تھی۔

ایلف اس کے انداز پر کچھ محتاط ہوئی۔

"تم ٹھیک ہو نا؟ مجھے کیوں ایسا لگتا ہے جیسے تم تنہا کسی محاذ پر لڑ رہی ہو؟"

وہ تشویش سے پوچھ رہی تھی۔اور لینہ نے اسے مطمئن کرنے کی خاطر زبردستی کی مسکان چہرے پر سجائی تھی۔

"ایسا نہیں ہے۔ہم بالکل ٹھیک ہیں۔تم بس اپنا خیال رکھنا۔"

اس کا کندھا تھپکتی وہ اس گفتگو کو مزید طول نہ دینے کی خاطر اٹھ کھڑی ہوئی۔

البتہ ایلف کی نظریں ہنوز اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔ مگر وہ بولی کچھ نہیں۔

اور پھر اگلے چند لمحے الوداعی کلمات کہنے میں صرف ہوئے اور بلا آخر لینہ یارا اس مکان سے رخصت ہوئی۔

ایک بار پھر اس سرزمین پر جانے کے لئے جہاں اس کے دشمن بستے تھے۔

ہاں، یہ اور بات تھی کہ وہ دشمن اپنوں سے زیادہ اپنے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سرزمینِ آلتھس:

تا حدِ نگاہ سبزہ ہی سبزہ، جیسے زمین نے سبزے کی نرم و ملائم چادر اوڑھ لی ہو۔

اور اسی سبزہ زار کے دامن میں واقع گھنا جنگل۔

یہ منظر تھا لبیتح عوف کے مخصوص سبزہ زار مسحورِ خواب کا۔ جو سلطنتِ آلتھس کی پیشانی پر جگمگاتا ہوا پہلا مسحور کن مقام تھا۔

اسی مقام پر اس سمے لینہ یار اسحر زدہ سی یہاں وہاں پھر رہی تھی۔اور اس کے ساتھ موجود لیتیح عوف اس کے خوشی کے مارے دمکتے چہرے کو خاموش نظروں سے تک رہا تھا۔

وہ کافی دیر تک اس سبزہ زار کی خوبصورتی کو سراہتی لینہ کے آس پاس موجود رہا۔پھر نگاہیں اسی پر ٹکائے اس سبزہ میں اُگے اُس واحد درخت کے پاس آن رکا جس سے اس کا واسطہ ٹوٹے پندرہ برس بیت گئے تھے۔

واسطہ ٹوٹنے کی وجہ بھی وہی عورت بنی تھی۔اور آج ایک بار پھر اس ٹوٹی ڈور کے جڑنے کے پیچھے بھی اسی کا ہاتھ تھا۔

وہ بے حد خاموشی سے دور تک پھیلی شاخوں والے درخت کی آغوش میں جا بیٹھا تھا۔

اس کی سرخ وسیاہ زمین کو چھوتی قبا اطراف میں پھیل سی گئی تھی۔

جبکہ ہمیشہ کی طرح سبزے کے حسن پر نچھاور ہوتے درخت کے نازک گلابی پھول اس سمے سبزے کو بھول کر لیتیح عوف پر نچھاور ہونے لگے تھے۔

جیسے پچھلے پندرہ برس سے اس کی آمد کے منتظر ہوں۔

تنے سے پشت ٹکائے، چہرے پر ہوتی پھولوں کی بارش کے باعث وقفے وقفے سے آنکھیں بند کر کے کھولتا، وہ اس منظر کے حسن میں گرفتار ہوتا جا رہا تھا۔

مگر اس گرفتگی کی وجہ اس سبزہ کا حسن نہ تھا۔ بلکہ وہ حسین چہرہ تھا جو پندرہ برس قبل دل کی دنیا کو بہار کا احساس بخشنے کے بعد آج تک دل کے تخت پر پوری شان سے براجمان تھا۔

البتہ دل اس خاص شخص کی موجودگی سے ہنوز ناآشنا تھا۔

وہ دیکھ رہا تھا اس چہرے کو، کھلکھلاتا ہوا، سبزہ میں منڈلاتی تتلیوں کے پیچھے بھاگتا ہوا۔

اور اس پل، بس اسی پل کیسے، نجانے کیسے ایک بلا ارادہ سی مسکان نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا تھا۔

دل کی دہکتی وادی پر ٹھنڈی پھوار سی پڑی تھی۔ کسی احساس کا پھول قلب کے سوکھے پیڑ پر چپکے سے کھلا تھا۔

احساس؟

ہاں، ایک خوبصورت احساس۔

پندرہ برس قبل موت کے سمندر میں بہہ کر تہوں میں دفن ہو چکا وہ احساس جو کسی تیز لہر کے ساتھ بہتا ہوا ایک بار پھر ساحل پر آن نکلا تھا۔

مگر اس احساس کو مکمل طور پر پروان چڑھنے میں ابھی بھی وقت درکار تھا۔

کیوں کہ یہ احساس اجاگر تو ہو رہا تھا۔ مگر لاشعور سے شعور کا سفر کرنا ابھی بھی اس کے لئے محال تھا۔

البتہ۔۔۔

آغاز ہو چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

قرمز کے نئے کھیل کا آغاز۔

لینہ یارا ایک تتلی کے پیچھے یوں ہی کھلکھلاتی ہوئی یہاں وہاں بھاگ رہی تھی۔اور لیتیح عوف اپنی آنکھوں کو کسی نرم تاثر سے مانوس کرنے کی جستجو کے درمیان معلق اسے تک رہا تھا۔

جیسے آنکھیں اس منظر کی نرمی کو خود میں سمانا چاہتی ہوں،

مگر قلب اجازت دینے کے لئے تیار نہ ہو۔

وہ قلب، جو خود بھی علم اور لاعلمی کے درمیان ڈول رہا تھا۔

وہ قلب جو خود کو اس لمحے کے حوالے کرنا چاہتا تو تھا۔ مگر ابھی اس احساس سے مکمل طور پر آشنا ہونے کے پہلے درجے ہی پر موجود تھا۔

اسی سکون اور الجھن کے درمیان کہیں سے وارد ہوئی مسکان کے ساتھ اپنی اس متاعِ حیات کو تکتے، جس کے متاعِ حیات ہونے سے وہ ناواقف تھا اس کا ذہن نجانے کب نیند کی وادی میں اترا اسے احساس ہی نہ ہو سکا۔

ہر تکلیف سے آزاد، ہر فکر سے بے پرواہ، ہر ذمہ داری سے بے گانہ۔

ایک دہائی سے زائد وقت بیت گیا تھا ایسے کسی آرام دہ لمحے کو جیے۔

اس کی آنکھیں بند رہیں کافی پل۔

ذہن خواب کی صورت کچھ حسین لمحات ترتیب دینے لگا تھا۔

لینہ یارا تھی اور وہ تھا۔

کسی خوبصورت وادی میں،

یوں ہی کسی حسین پیڑ کی چھاؤں میں،

وہ نیم دراز تھا۔

اور دور ایک ندی کنارے بیٹھی لینہ اسے پکار رہی تھی۔

"لیتح!"

اس کی پکار میں اپنائیت کا ہر رنگ تھا۔

"لیتح!"

وہ اسے اشارے سے اپنے پاس آنے کا کہہ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لیتح عوف!"

اب کے وہ پیڑ کی چھاؤں سے نکل کر اس کی سمت بڑھا تھا۔

خواب کی سی کیفیت میں۔وہ قدم قدم چلتا اس کے نزدیک جا رہا تھا۔

اور قریب تھا کہ وہ اس کے پاس پہنچ جاتا کہ یک دم، بہت اچانک لینہ کے عقب سے ایک سرخ و سیاہ دھواں سا نمودار ہوا اور لیتح کی نظروں کے سامنے لینہ کو نگلتا چلا گیا۔

"لینہ!"

وہ خواب میں چلایا تھا۔

"لینہ یارا!"

اس کی آنکھیں جھٹکے سے کھلیں، وہ حقیقت میں بھی چونک کر بیدار ہوا تھا۔

اس نے یہاں وہاں دیکھا۔

لینہ یارا کہیں نہیں تھی۔

وہ کہاں تھی؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیتح جھٹکے سے اٹھتا گلابی پھولوں کی بارش کے درمیان سے نکلا۔اور آگے کو آیا۔

"لینہ!"

اس کی پیشانی پر بل تھے۔اور لبوں سے اس کا نام پکار صورت ادا ہوا تھا۔

اور آج برسوں بعد لیتح عوف کے زنجیروں میں جکڑے دل نے خود کو آزادی دلانے کی خاطر زور لگایا تھا۔اسے نہیں یاد تھا کہ پچھلے پندرہ برس میں اس نے کبھی کوئی خواب دیکھا ہو۔

"لینہ!"

وہ اسے پکارتا ہوا سبزہ کے دامن میں بنے جنگل کی جانب بڑھا تھا۔اس کی زمین کو چھوتی قبا ہلکے نم سبزہ زار پر پھسلتی اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔

کئی پل، کئی لمحے۔

وقت نے کافی چکر مکمل کئے۔اور وہ اس گھنے جنگل میں نکل آیا۔

کوئی آواز تھی،

اندر کہیں دبی آواز، جو کہہ رہی تھی کہ وہ یہیں موجود ہے۔

اور اس سے پہلے لیتج عوف کی فکر طیش میں تبدیل ہوتی۔اور اس کا ازلی غصہ عود کر آتا،اسے دور کہیں سے ایک مخصوص آواز سنائی دی تھی۔

اور وہ لمحے کی دیر کئے بنا اس سمت دوڑا تھا۔

اب اگر اس منظر کو یہیں روک کر دوسری طرف جائیں تو خاردار جھاڑیوں اور اونچے سایہ دار درختوں کے درمیان سے چار مرد گزر رہے تھے۔سوکھے پتوں کو قدموں تلے روندتے،

زوردار قہقہے لگاتے۔اس طرح کہ ان میں سے ایک شخص کسی نوعمر لڑکی کو پیر سے گھسیٹتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا جبکہ بقیہ چار اپنے اپنے ہتھیار کندھوں پر ٹکائے غلاظت سے بھرپور جملے ادا کر رہے تھے۔

اور اسی منظر میں جھاڑیوں کے پیچھے چھپی لینہ ان کے قدموں کے ساتھ ساتھ جھاڑیوں کی اوٹ ہی میں آگے بڑھتی جا رہی تھی۔

"ہمیں لیتھ کو بنا بتائے یہاں نہیں آنا چاہیئے تھا۔ہم تنہا ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔"

جھاڑیوں کے ساتھ ساتھ قدم اٹھاتی وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی۔

ذہن فی الحال ماؤف تھا۔وہ جنگل کی سمت کسی ہلچل کو محسوس کر کے تجسس کے مارے وہاں آ تو گئی تھی مگر اب سمجھنے سے قاصر تھی کہ اگلا قدم کیا اٹھائے۔

البتہ زمین پر گھسٹتی اُس لڑکی کا درد سے کراہنا اسے شدید اضطراب میں مبتلا کر رہا تھا۔

اور اس پر مصداق ان مردوں کے جملے۔

اس لڑکی کے ساتھ مستقبل میں پیش آنے والے واقعے کا سوچ کر اس کی روح تک کانپ اٹھی تھی۔

”ہم۔۔۔ ہمیں۔۔۔ کیا کرنا چاہیئے؟“

اس نے خود سے سوال کیا۔ مگر ذہن ابھی کوئی جواب اس تک پہنچاتا کہ دوسری جانب سے اسے ان مردوں میں سے کسی کی آواز سنائی دی۔

”جنگل کے اس حصے میں لوگوں کی آمدورفت ناممکن ہے۔ سپاہیوں کا پہرہ بھی یہاں نہیں لگتا۔ یہ جگہ بہترین ہے۔“

اُس لڑکی کو کسی بے جان شے کی طرح ایک طرف پٹختے اس نے اپنے جملے سے ٹپکتی خباثت اپنے ساتھیوں تک واضح پہنچائی تھی۔

لینہ کا دل سوکھے پتے کی مانند لرزا۔

البتہ وہ لڑکی شاید اب اپنے حواس کھو چکی تھی۔

”اللہ جی!“

اس نے اپنے لباس کو مٹھیوں میں جکڑتے شدت سے ایک التجا کی تھی۔

"بجا فرمایا۔"

دوسری جانب اپنے نحوست ٹپکاتے چہرے کے ساتھ اس کے دوسرے ساتھی نے اس کی تائید کی۔اور بے بسی کے مارے لینہ کی آنکھوں میں آنسو جمع ہوئے۔

اب کے وہ چاروں مرد اپنے خبیث ارادوں کے ساتھ اس لڑکی کی سمت بڑھے تھے۔لینہ کی آنکھوں میں جمع ہوئی نمی نے چہرے کا رخ کیا۔اس کا دل اس بری طرح دھڑک رہا تھا کہ لگتا تھا پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا۔

اسی اثنا میں اس کی ہچکی سی بندھی۔اور اس ہچکی کا گلا گھوٹنے کی خاطر اس نے تیزی سے لبوں پر ہاتھ رکھا۔ مگر اس چھوٹے سے عمل میں اسے چھپاتی جھاڑیاں سرسرائی تھیں۔اور اس خاموش جنگل میں یہ معمولی سی آواز بھی بہت تھی۔

وہ چاروں مرد بری طرح چونک کر اس سمت گھومے، جہاں وہ موجود تھی۔

"کون ہے وہاں؟"

پھر ایک نے غراتی آواز میں کہتے اپنے قدم اس جانب بڑھائے۔

لینہ کی رگوں میں دوڑتا مائع تھم گیا۔

دوسری طرف، وہ مرد محتاط مگر مضبوط قدموں سے چلتا آگے آرہا تھا۔اور قریب تھا کہ وہ اس جگہ تک پہنچ کر ان جھاڑیوں کو سرکاتا کہ۔۔۔

عین اسی پل، نجانے کہاں سے ایک تلوار ہوا کے دوش پر اڑ کر آتی اس کے سینے کے آر پار ہو گئی۔

ایک لمحے کا، بس ایک لمحے کا عمل اور وہ سر کے بل زمین تک آیا۔ جبکہ اس کے ساتھیوں کے قدموں تلے زمین لرز کر رہ گئی۔

"کک۔۔۔کون ہے؟"

یک بارگی ان کے لبوں سے ایک ہی سوال برآمد ہوا۔ جبکہ اس تلوار کو پہچانتی لینہ اپنے ٹھنڈے پڑ چکے بدن کو مزید نہ سنبھال پاتی ہوئی نیچے گری تھی۔ تنفس تیز تھا۔اور وہ گہرے گہرے سانس لے کر اپنے حواس بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

مگر کچھ تھا جو اس لمحے تبدیل ہوا تھا۔

بے بسی کے اس مقام پر آج پہلی مرتبہ اسے خود کے جادو میں ماہر نہ ہونے کا افسوس ہوا تھا۔

"کیا ہوتا اگر جو آج، لیتیح وقت پر نہ پہنچے ہوتے؟"

"کیا ہوتا جو ہم جادو میں اتنے کمزور نہ ہوتے؟"

یہ سوالات پھن پھیلائے اس کے آس پاس منڈلانے لگے اور اس نے خود کو زندگی میں پہلی بار مایوسی کی بلندیوں پر پایا۔

اب اگر لینہ یارا کو یوں ہی چھوڑ کر دوسری طرف کا حال دیکھیں تو لیتیح کی تلوار دوا اور مردوں کو موت کے گھاٹ اتارتی آخری فرد کی سمت بڑھی تھی۔

"کک۔۔۔کون ہو تم؟ مم۔۔۔مجھے معاف کر دو؟"

وہ ہوا میں نظریں دوڑاتا اس شخص کو ڈھونڈنے کی سعی کر رہا تھا جس کی صرف تلوار ہی ان تمام کے لئے کافی ثابت ہوئی تھی۔

"مم۔۔۔مجھے معاف کردو، میں۔۔۔میں اس لڑکی کو وہیں چھوڑ آؤں گا جہاں سے لایا ہوں۔"

بے ہوش پڑی اس لڑکی پر نگاہ ڈالتے اس نے منت کی تھی۔

اور اب کے اس کے سر پر یہاں وہاں ڈولتی تلوار اس کے عین مقابل فضا میں ٹھہر گئی تھی۔

اور اس تلوار کے ٹھہرتے ہی اس کی نظروں کے سامنے نمودار ہوا تھا، شہنشاہ لیتھ عوف۔

اپنے پورے جاہ و جلال کے ساتھ۔

اپنے مخصوص قہر کے ساتھ۔

زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر گڑگڑاتا شخص اسے نہیں پہچانتا تھا۔تاہم اس کے بدن سے نکلتے سیاہ دھویں نے اس کا حلق ضرور خشک کیا تھا۔کیوں کہ وہ اس دھویں کو پہچانتا تھا۔

اور اس سیاہ دھویں کو کون نہیں پہچانتا تھا؟

لیتھ عوف کا مخصوص سیاہ دھواں،

طوفانِ سیاہ!

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

”شش۔۔۔شہنشاہ!“

وہ زیرِلب منمنایا تھا۔

”مم۔۔۔معاف کردیں۔“

اس نے ایک بار پھر التجا کی تھی۔

اور لیتیح کے لبوں نے بھی اسی پل حرکت کی تھی۔

اس کا ایک پُراثر جملہ اس کی زبان سے آزادی حاصل کر کے باہر نکلا،اور اس جنگل کی فضاؤں میں امر ہوتا چلا گیا۔

”عورتوں کی بے حرمتی کرنے والے شخص کے لئے میرے پاس کوئی نرمی نہیں۔“

سرد اور گرم کا امتزاج،اس کے اس لہجے میں کیا نہیں تھا۔

مقابل کے گلے میں گلٹی سی ابھری، مگر اسے ڈوبنے کا وقت نا مل سکا کیوں کہ لیتیح کے اگلے ہی اشارے پر وہ تلوار اس کی گردن کے آر پار ہو گئی تھی۔

اور اسی کے ساتھ۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گھٹنوں کے بل بیٹھا وہ یوں ہی آہستہ سے پیچھے کی جانب گرتا چلا گیا تھا۔ جبکہ لییتح کی تلوار دوبارہ لییتح کے ہاتھ میں آن ٹھہری تھی۔

دوسری جانب، لینہ یارالییتح عوف کے اس جملے پر پتھر ہو چکی تھی۔ مگر لییتح کا اگلا جملہ اس پتھر میں جونک لگانے کے لئے کافی تھا۔ کیوں کہ وہ جملہ اسی کے لئے آیا تھا۔

"باہر آؤ!"

اور اب کے وہ اپنی تلوار پر لگے خون کو تکتا اسے حکم جاری کر رہا تھا، جس کی یہاں موجودگی سے وہ بہ خوبی واقف تھا۔

لینہ اپنا بے جان وجود سنبھالتی اٹھی اور جھاڑیوں کے پیچھے سے آہستہ سے نکل آئی۔ البتہ باہر آتے ہی لییتح کے تاثرات دیکھ کر اسے اندازہ ہوا تھا کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر چکی ہے۔

وہ جن نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ لینہ کا سانس ساکن کرنے کے لئے کافی تھیں۔

"ہم۔۔۔ہم۔۔۔"

"کیا یہاں آتے وقت میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ جب تک میں نہ کہوں میری نظروں سے دور مت ہونا؟"

وہ قدم قدم اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔اور لینہ کو اس کی آنکھوں میں اپنی موت دکھائی دے رہی تھی۔

اس نے بنا کچھ کہے اثبات میں سر ہلایا۔

”تو پھر میری اجازت کے بغیر یہاں آنے کا مقصد؟“

دو قدموں کے فاصلے پر ٹھہرتے اس کی سیاہ آنکھوں میں اپنی بھوری آنکھیں گاڑیں اور لینہ یارا نے بہت سا تھوک نگلا۔

پھر اپنی تمام ہمت جمع کرتے اس نے لبوں کو ہلانے کا فیصلہ کیا۔

”ہم نہیں جانتے تھے یہاں کیا پیش آنے والا ہے۔ہم بس کسی ہلچل کو محسوس کر کے یہاں نکل آئے تھے۔“

وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں مروڑ رہی تھی اور مقابل بغور اس کا ایک ایک تاثر جانچ رہا تھا۔

”اگر تمہیں کچھ۔۔۔“

وہ کچھ کہنا چاہتا تھا، مگر یک دم ہی اس کی زبان ساکت ہوئی تھی۔

ایسے جیسے کسی شے نے اس کی زبان کو جکڑ لیا ہو۔اور اب اسے چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو۔

لینہ نے جھٹکے سے گردن اٹھائی۔وہ جملہ مکمل نہ کر سکا تھا مگر لینہ کو اندازہ تھا وہ کیا کہنا چاہتا تھا۔

”آپ۔۔۔“

”اس لڑکی کو ہوش میں لانے کی کوشش کرو،اور اسے لے کر واپس چلو۔“

اس سے پہلے لینہ اس ادھورے جملے پر کوئی سوال کر کے اسے مشکل میں ڈالتی وہ تیزی سے کہہ کر پلٹ گیا تھا۔

مگر۔۔۔

”لیتح عوف!“

لینہ کی اگلی پکار نے اس کے قدم منجمد کیئے۔

وہ ٹھہر گیا، مگر پلٹا نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پیچھے وہ مزید کچھ کہہ رہی تھی۔

”جانتے ہیں آپ کی سب سے اچھی بات کیا لگتی ہے ہمیں؟“

یہ سوال تھا مگر یہ سوال نہ تھا۔

لیتھ کے چہرے پر سایہ سا لہرایا۔ مگر وہ مجسم سایوں ہی رخ پھیرے کھڑا رہا۔ اور اسے پلٹنے پر آمادہ نہ دیکھ لینہ نے دوبارہ خود ہی پہل کی۔

”آپ کا مضبوط کردار۔“ وہ بے حد نرمی سے کہہ رہی تھی۔ اور لیتھ کی رنگت بدلتی جا رہی تھی۔ ”آپ خود کو جتنا بھی بے حس ثابت کر لیں، مگر آپ کی شخصیت سے ہوس کی بو نہیں آتی۔ آپ کی آنکھیں کسی عورت کی گستاخی اور بے حرمتی نہیں کرتیں۔" وہ پل بھر کو ٹھہری، پھر قدم قدم چل کر اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی، اور اس کی آنکھوں میں جھانکا۔ مقابل کھڑے لیتھ کی ہلنے کی صلاحیت اس پل مفلوج ہو گئی تھی، یا شاید وہ ہلنا چاہتا ہی نہ تھا۔ ”ہمیں آپ کی آنکھوں میں اپنا عکس تک محفوظ لگتا ہے لیتھ۔ ایک مرد کو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔“

وہ اپنے الفاظ سے اسے اعزاز بخش رہی تھی۔اور پندرہ سالوں میں، بلکہ پوری زندگی میں پہلی بار لیتیح عوف کے پاس الفاظ کا ذخیرہ ختم ہوا تھا۔

جبکہ لینہ یارا کہتے ساتھ ایک نرم مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتی اب پلٹ گئی تھی۔

پیچھے،

اطراف میں صف باندھے کھڑے درختوں کے پتے زمین پر لہراتے ہوئے گرے تھے۔

دور ایک جھرنے کا پانی دھاڑ کی آواز کے ساتھ ایک پتھریلی چٹان سے ٹکرایا تھا۔

پیڑوں پر بنے گھونسلوں میں سے کئی پرندوں کے جوڑوں نے جھانک کر لیتیح عوف کو دیکھا تھا۔

کیا ہی زوردار ضرب لگی تھی اس کے مردہ جذبات پر!

البتہ۔۔۔

اس سب کے درمیان، وقت رکا نہیں تھا۔

یوں ہی گردش کرتا رہا تھا۔

فضا نے چند لمحے حال سے ماضی کے سپرد کئے تھے۔

اور اگلے ابھرنے والے منظر میں وہ نو عمر لڑکی مسحورِ خواب میں اُگے واحد پیڑ کے تنے سے پشت ٹکائے بیٹھی اپنے ساتھ موجود لینہ سے کچھ کہہ رہی تھی اور لیتیح عوف ان کے سر پر کھڑا پوری طرح ان کی جانب متوجہ تھا۔

"میں "کنول" ہوں۔ شہر "خُرنامی" کے حاکم (گورنر) کی دختر۔"

وہ کبھی لینہ کو دیکھتی تو کبھی لیتیح کو۔

کچھ دیر قبل ہی لیتیح نے کسی گہرے زخم کے باعث متاثر ہوئی اس کی اندرونی جادوئی طاقتوں کو ایک خاص دوا کے محلول کے ذریعے آرام پہنچایا تھا۔اور اب کے وہ زخمی ہونے کے باوجود پہلے سے بہتر دکھائی دے رہی تھی۔

"دراصل خُرنامی شہر میں پچھلے چند دنوں سے کچھ عجیب واقعات وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔ ایک ہی روز میں شہر کے ناظم (فوجی معاملات سنبھالنے والا شخص) قاضی (عدالتی امور کا سربراہ) اور میرے بابا کے مشیر کے فرزند اغوا ہو گئے ہیں۔ بابا میری حفاظت کی خاطر پریشان تھے، اس لئے انہوں نے مجھے میری والدہ کے شہر روانہ کر دیا تھا، مگر راستے میں

ہماری بگھی کو روک کر کوچوان اور ساتھ موجود سپاہی کو قتل کرنے کے بعد وہ چار افراد۔۔۔"

وہ پریشان سی لڑکی روانی میں کہتی ہوئی ٹھہری۔اور بے اختیار نظریں جھکا گئی۔لینہ اور لیتیح نے اس کی کیفیت کو سمجھتے آپس میں خاموش نظروں کا تبادلہ کیا، پھر لینہ نے آگے بڑھ کر اسے حوصلہ دینے کی خاطر اس کے ہاتھوں کو نرمی سے تھاما۔

"آپ اب بالکل محفوظ ہیں کنول، بھروسہ رکھئے!"

اپنے ازلی پر خلوص لہجے میں کہتے اسے اطمینان دلانا چاہا تھا۔

"آپ دونوں کا بے حد شکریہ، مجھے نہیں معلوم میں یہ احسان کس طرح اتار سکوں گی۔"

کنول کچھ روہانسی ہوئی۔لینہ کے چہرے پر تاسف کی کیفیت ابھری مگر ابھی وہ جواباً مزید کچھ کہتی کہ لیتیح نے شکن آلود پیشانی کے ساتھ بات کا آغاز کیا۔

"شکریہ کی ضرورت نہیں ہے کنول خاتون، آپ شہر خُر نامی کا احوال سنائیے۔" عادتاً دونوں ہاتھ باندھے کھڑا وہ ضرورت سے زیادہ سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔"آخر شہر میں پیدا ہوئی اس افراتفری کی اطلاع اب تک شاہی محل کیوں نہیں پہنچی؟"

آلتھس میں داخلے کے ساتھ ہی وہ ایسی کسی صورتِ حال سے سامنا ہونے کی توقع نہیں رکھتا تھا۔ یہ سب اس کے لئے غیر متوقع تھا۔

”بابا نے دو روز قبل قاصد روانہ کیا تھا۔ غالباً آج شاہی محل تک یہ اطلاع پہنچ جائے گی۔ مجھے یقین ہے شہنشاہ کے پاس اس صورتِ حال سے نمٹنے کا کوئی طریقہ ہو گا۔“

کنول کو اپنے شہنشاہ کی قابلیت پر پورا اعتماد تھا۔ اور کنول کے اس جملے پر لینہ کی نگاہیں بے ساختہ لیتیح کی جانب اٹھی تھیں جو کوئی وضاحت دیئے بنا خاموش ہو گیا تھا۔

لینہ چند پل اسے دیکھتی رہی، جیسے چاہتی ہو کہ وہ کنول کو اپنی شناخت بتائے، مگر وہ لاپرواہ سا اپنی جگہ جما رہا۔ سو بلآخر لینہ نے گہری سانس بھرتے خود ہی اس حقیقت کو آشکار کرنے کا فیصلہ کیا۔

”آپ پریشان نہ ہوں کنول، شہنشاہ تک یہ اطلاع پہنچ چکی ہے۔ اب اس معاملے کا ضرور کوئی حل نکل آئے گا۔“

اس نے جس انداز میں یہ بات کہی تھی وہ کنول کو چونکانے کے لئے کافی تھی۔ وہ چند لمحے ہونق بنی لینہ کو تکتی رہی۔ پھر جیسے ہی اس کی بات کا مفہوم سمجھ آیا۔ وہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"شہنشاہ!"

لینہ اس کی جلد بازی پر کچھ حیران وپریشان سی پیچھے ہٹی تھی۔ جبکہ کنول اب سینے پر ہاتھ دھرے نظریں جھکائے لیتھ کو تعظیم پیش کر رہی تھی۔

اور لیتھ نے لینہ کی جانب ان نظروں سے دیکھا تھا جیسے اسے بتانا چاہتا ہو کہ وہ کیوں اپنی شناخت بتانے کے لئے آمادہ نہ تھا۔

لینہ کی آنکھوں میں پھیلے تحیر میں اضافہ ہوا۔ اُس نے آشائن کے ہر فرد کو اپنے بابا کو تعظیم پیش کرتے دیکھا تھا۔ مگر اُس تعظیم میں احترام سے زیادہ خوف کا غلبہ ہوتا تھا۔

مگر آلتھس کے افراد کی لیتھ عوف کو پیش کی جانے والی تعظیم مختلف تھی۔ اس تعظیم میں خوف وخطر نہیں تھا۔ بلکہ تکریم کا ہر رنگ تھا۔

"اس تکلف کی فی الحال ضرورت نہیں ہے (توقف کیا) آپ آرام کیجئے!"

وہ کہتے ساتھ پلٹ گیا۔ لہجہ ہمیشہ کی طرح سنجیدہ تھا مگر وہ اکھڑ پن لہجے سے مفقود تھا جو کسی عام شخص سے بات کرتے سمے اس کے لہجے میں دکھائی دیتا تھا۔ شاید وہ اپنے لوگوں کے معاملے میں ایسا ہی تھا۔

لینہ نے نظریں اٹھا کر دیکھا، وہ قدم قدم چلتا آگے جا رہا تھا۔ شاید وہ ضیغم کی آمد کا منتظر تھا۔

دوسری جانب، اب کے وہ کنول سے چند باتیں کرنے کے بعد اسے وہیں چھوڑ کر اس کے پیچھے آئی تھی۔

"لیتھ!"

اس کے نزدیک پہنچ کر عقب سے اسے پکارتی ہوئی وہ اس کے سامنے آن ٹھہری۔ لیتھ کے چلتے قدم تھمے، نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

مگر ابھی وہ کسی بات کا آغاز کرتی کہ لیتھ نے اس کے ارادے کو بھانپ کر پہلے ہی اس کی اس کوشش کو ناکام بنا دیا۔

"ضیغم سپاہیوں کو لے کر یہاں پہنچنے والا ہوگا۔ کنول خاتون اپنی والدہ کے شہر روانہ ہوں گی اور تم دار الخلافہ۔"

اس کا لہجہ دو ٹوک تھا۔ کچھ دیر قبل غائب کرخت تاثرات پھر چہرے پر نمودار ہوئے تھے۔

”ہم خُرنامی جانا چاہتے ہیں۔“

اور لینہ نے جیسے اس کی بات کو مکمل نظر انداز کرتے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا۔

”میں نے کہا تم دارالخلافہ روانہ ہو رہی ہو۔“

لیتح نے لفظوں پر زور دیتے دہرایا۔

”اور ہم نے کہا ہم خُرنامی جانا چاہتے ہیں۔“

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہٹ دھرمی سے بولی۔

اس سمے نگاہوں کو خیرہ کرتے اس نم سبزہ زار پر وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل تھے۔ اوپر نیلا آسمان ان کے سر پر چھت کی مانند کھڑا تھا۔ اور دور درخت سے پشت ٹکائے بیٹھی کنول شہنشاہ کے ساتھ موجود اس عورت کو بغور تک رہی تھی۔ جیسے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو کہ وہ کون ہے۔

جبکہ اس سب کے دوران لیتح عوف نے لینہ یارا کے جملے پر مٹھیاں بھینچ کر کھولی تھیں۔

وہ عورت اس پورے عالم میں واحد تھی جو اس کے حکم کو ٹالنے کی جرأت کرسکتی تھی۔

"میں۔۔۔ لیتح عوف۔۔۔ تمہیں خُرنامی جانے کی اجازت نہیں دے رہا لینہ یارا۔"

اس کی پیشانی شکن آلود ہوئی۔ایک قدم آگے آتے ہوئے وہ تقریباً غرایا تھا۔

اور اب کے مقابل کھڑی لینہ یارا خوف زدہ ہونے کے بجائے، نجانے کیوں مگر پراسرار سی مسکرائی تھی۔

"آپ ہمیں خُرنامی لے کر جائیں گے لیتح عوف۔"

اس کے لہجے میں موجود اعتماد دیکھنے لائق تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم۔۔۔"

وہ غصے کے عالم میں کچھ کہتے کہتے ٹھہرا، پھر مزید بحث کا ارادہ ترک کر کے پلٹ گیا۔ جیسے جانتا ہو کہ وہ اپنے فیصلے سے انچ بھی نہیں ہلے گا۔

البتہ پیچھے لینہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"لیتح عوف۔۔۔"

اس نے آہستہ سے اسے پکارا، مگر وہ رکے بنا آگے بڑھتا رہا۔ لینہ کے چہرے پر پھیری دلچسپی میں اضافہ ہوا، اور اس نے دوبارہ کچھ کہنے کے لئے لب کھولے۔

"آپ دارالخلافہ میں موجود نہیں ہوں گے۔ اگر پیچھے، آشائن سے۔۔۔ کوئی پھر ہمیں لینے آ گیا تو؟"

اب کی بار اس نے ترپ کا پتہ پھینک کر، مقابل کے ردِ عمل کا انتظار کرنا چاہا تھا۔ مگر اس کا یہ انتظار طویل ثابت نہ ہوا تھا۔ کیوں کہ بے پرواہ سے لیتیح عوف کے چلتے قدم رک گئے تھے۔

وہ اس کی سمت پلٹا نہیں تھا۔ پھر بھی لینہ یارا جانتی تھی کہ وہ بازی جیت گئی ہے۔ اس نے اٹھے کندھوں کے ساتھ گردن کو فاتحانہ انداز میں اکڑایا۔

اور پھر تھوڑی ہی دیر میں دو شاہی سواریاں مسحورِ خواب تک پہنچی تھیں۔ جن میں سے ایک میں کنول کو کئی سپاہیوں کی معیت میں اس کی ماں کے شہر، اس کے ننھیال روانہ کیا گیا تھا۔ اور دوسری بگھی میں لیتیح، ضیغم اور لینہ یارا سوار ہو کر خُرنامی کی جانب نکلے تھے۔

اس بات سے انجان کے اس سفر کی منزل پر تباہی کا ایک اژدھا انہیں نگلنے کے لئے بے تاب ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

کھوج:

کسی بازار میں بنا یہ ایک چھوٹا سا مطعم (ریستوران) تھا۔ جس کے باہر کی طرف لگی کرسیوں میں سے ایک سنبھالے بیٹھا عازسنان ساتھ رکھی میز پر موجود دوات میں قلم ڈبوتا ایک چھوٹی پرچی پر کوئی تحریر لکھتا جا رہا تھا۔

اطراف میں لوگوں کا جمِ غفیر سا موجود تھا۔

مختلف ریڑھی بانوں کی آوازیں اور دکانوں پر اشیائے صَرف خریدتے، اپنے آپ میں مگن لوگ۔

جن کے درمیان وہ اس طرح موجود تھا جیسے اطراف کی چہل پہل سے کوئی واسطہ ہی نہ ہو۔

جبکہ پرچی پر تحریر کئے گئے، اس کے الفاظ کچھ یوں تھے:

”دو ماہ قبل میرا اسامنا شاہی محل میں جس شیطانی طاقت سے ہوا تھا۔اس کا احوال میں آپ کو پہلے سنا چکا ہوں۔اب کی بار مجھے اس طاقت کی تلاش ہے۔عالمِ طلسمات میں جہاں کہیں آپ کو اُس طاقت کی موجودگی کی اطلاع ملے مجھ سے فوراً رابطہ کیجئے گا۔آپ کا معاوضہ آپ کو وقت پر مل جائے گا۔“

عازسنان

یہ تحریر رقم کرنے کے بعد اس نے وہ پرچی گولائی صورت لپیٹی اور اپنی میز پر ایک طرف پڑے دانے میں منہ مارتے کبوتر کو آہستہ سے اٹھا کر اس کے پیر میں باندھ دی۔پھر اسی آہستگی کے ساتھ اسے آزاد کیا۔

Clubb of Quality Content!

اور اب کے وہ کبوتر اپنے پنکھ پھڑ پھڑاتا، ہوا میں پرواز کرنے لگا تھا۔

وہ کبوتر پرواز کرتا رہا، اور کرتا رہا۔

آسمان کی رنگت بھی اس کی پرواز کے بڑھتے لمحات کے ساتھ بدلتی رہی۔

نیلے پن سے نارنجی،

نارنجی سے سرخی مائل سنہری،

اور سرخی مائل سنہری سے سیاہی کے دور میں داخل۔

یہاں تک کہ سیاہی کے پوری طرح غالب آتے ہی وہ پیغام رساں کبوتر ایک عمارت کی طرف آن نکلا۔

اگر کچھ دیر ٹھہر کر اس عمارت کے مرکزی کمرے تک آئیں تو کمرے میں لگی ایک مستطیل میز کے ساتھ رکھی اونچی پشت والی نشست پر ایک جاذب نظر خاتون کو براجمان پائیں گے۔

جس کی نگاہیں اپنے سامنے موجود کاغذات کے پلندے پر تھیں۔

ابھی ہم اس کے نقوش کو بغور تکتے اسے پہچاننے کی کوشش ہی کر رہے تھے کہ اس کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نو عمر لڑکا اندر داخل ہوا۔ جس نے آتے ساتھ ہی میز کے عین سامنے رکتے مؤدب انداز میں اس عورت سے کچھ عرض کیا تھا۔

"ولی عہد کا پیغام موصول ہوا ہے۔" وہ لڑکا کہہ رہا تھا اور اس عورت کی نگاہیں جھٹکے سے اوپر اٹھی تھیں۔ "وہ چاہتے ہیں کہ ہم محل میں دو ماہ قبل دکھائی دینے والی شیطانی طاقت کے بارے میں کھوج لگائیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ معاوضہ جلد ادا کر دیں گے۔"

اس لڑکے نے بات مکمل کی اور عورت نے گہری سانس بھرتے لبوں کو ہلایا۔

"اطلسِ خُفا (جمانہ کے ادارے کا نام) کے بہترین جاسوسوں کو کام پر لگاؤ، اس معاملے کی چھان بین جلد شروع ہو جانی چاہیئے۔ اور۔۔۔" وہ کچھ کہتے کہتے ٹھہری، پھر آواز کو بے حد آہستہ کرتی ہوئی بولی۔ "رقعہ موصول ہو جانے کی اطلاع میں انہیں ولی عہد مت لکھنا، انہیں پسند نہیں آئے گا۔"

کہتے ساتھ اس نے ہاتھ جھلا کر اس لڑکے کو واپس جانے کا اشارہ کیا تھا۔ اس لڑکے نے نگاہیں اٹھا کر جائزہ لیتی نظروں سے اسے دیکھا، پھر بنا کچھ کہے الٹے قدموں پیچھے ہٹتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

پیچھے، اُس عورت نے تھکان زدہ انداز میں گردن کرسی کی پشت پر گرا دی تھی۔

"آپ کبھی جمانہ کے زخموں کو بھرنے نہیں دیں گے ولی عہد۔"

اس کے ذہن میں اس پل یہ جملہ گونجا تھا۔ البتہ لب ساکن تھے۔

اور۔۔۔

یک طرفہ محبت کی آگ اپنے اسیر کو کچھ اسی طرح تو جلاتی ہے۔

جاری ہے!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842